حسن و جمال کا چاند

سورۂ یوسف کی منفرد تفسیر

www.pdfbooksfree.pk

حافظ محمد عبدالاعلیٰ

پبلی کیشنز الممتاز

www.KitaboSunnat.com

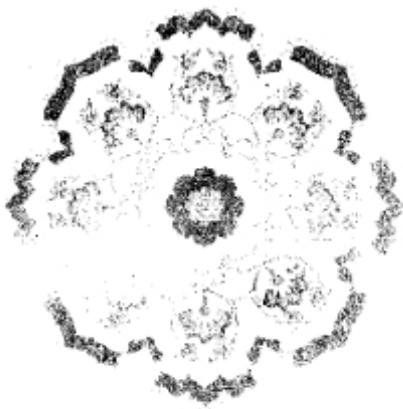

حسن و جمال کا چاند

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب ..... حسن و جمال کا چاند

تالیف ..... حافظ محمد عبدالاعلیٰ

صفحات 240

ناشر ..... المُمتاز پبلی کیشنز

سال طباعت ..... دسمبر 2001ء

قیمت ..... 100 روپے

ملنے کے پتے

دفتر جمعیت اہلحدیث ۱۰۶ اراوی روڈ لاہور ☆ مکتبہ نعمانیہ اردو بازار لاہور۔ گوجرانوالہ

☆ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ ممتاز شمع کالونی لاہور

☆ ماہنامہ صراط مستقیم گرین لین برمنگھم ☆ سنٹرل جامع مسجد ساؤتھ فیلڈ روڈ مڈلز برا

(1) MARKAZI JAMIAT AHL-E-HADITH 20 GREEN LANE SMALL HEATH BIRMINGHMAM B5-UK
(2) JAMIA MUHAMMADI MASJID 5 CAMDEN TERRACE BRADFORD BD 8 7HX UK
(3) CENTRAL MOSQUE 30 SOUTHFIELD Rd MIDDLBSBROUGH TS13EX UK
(4) 177 POUL KRUGHER LANE DEN HEAG

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن و جمال کا چاند

حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال و کمال،
سیرت اور پیغمبرانہ شان کی ترجمان سورۂ یوسف
کی منفرد تفسیر

حافظ محمد عبدالاعلیٰ

الممتاز پبلی کیشنز ○ لاہور، پاکستان

www.pdfbooksfree.pk

www.KitaboSunnat.com

238/6

فہرست مضامین

سبب تالیف	7
ابتدائیہ	9
دیباچہ ثانیہ	12
قصہ حضرت یوسف علیہ السلام کی انفرادیتیں	13
قصہ یوسفؑ سے دلچسپی کے مختلف انداز	14
سورہ یوسف کی تلاوت کی اثر آفرینی	14
قراء حضرات کی قرأت میں سوز و گداز	14
خطیب حضرات کی نکتہ آفرینیاں	15
علاقائی ادب میں واقعہ یوسف سے دلچسپی	16
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور وارث شاہ	17
سورہ یوسف کا سبب نزول	18
سورہ یوسف کی فضیلت	18
سورہ یوسف کا زمانہ نزول	19
اہداف و مقاصد نزول	20
حضرت یعقوبؑ کے احوال	24
اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام	25
محل وقوع اور خاندان یعقوبؑ کا ایک منظر	26
یوسفؑ سے باپ کی محبت	27
بھائیوں کے حسد کی وجہ؟	27
تفسیر سورہ یوسف	
احسن القصص کی تشریح	29
یوسف علیہ السلام کا خواب	31
خوابوں کی حقیقت	33
قصہ یوسفؑ میں سائلین کے لیے سبق	36
بھائیوں کی میٹنگ یوسفؑ کے بارے میں	37
قتل یوسفؑ کا مشورہ	38
اک گناہ اور سہی کا فلسفہ	39
واللہ غالب علی امرہ	40
باپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں	41
جناب یعقوب یوسف کو رخصت کرتے ہیں	43
چاہ کنعان جمال یوسف سے روشن ہوتا ہے	44
تاریخ کا پہلا ماتمی جلوس اور شام غریباں	47
حضرت یعقوب کا طرز عمل	50
غم یعقوب کی ناہموار تصویر کشی	52
کنوئیں میں یوسفؑ کی رہائی کا انتظام	53
یوسف علیہ السلام کی خرید و فروخت	55
یوسفؑ بازار مصر میں	56
یوسفؑ عزیز مصر کے گھر	57
عہد یوسفؑ میں مصر کا تمدن	60
حضرت یوسفؑ پر ایک نئی افتاد	61
زلیخا کی وارفتگی کی انتہاء	64
زلیخا کا اصرار معصیت	65
یوسف علیہ السلام کی دستگیری ہوتی ہے	68
همت به وهم بها کا مفہوم	71
انه ربی کا مفہوم	71
حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا	72
زلیخا کا تعاقب	73
اچانک ماحول بدل جاتا ہے	74
شهد شاهد من اهلها کا اعلان حق	77

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کے بولنے کی روایات ثابت نہیں ہیں	79
تحقیق کی برکات	80
عورتوں کی مکاریوں کی حقیقت	81
عمل کے لحاظ سے مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں	82
عزیز مصر کے اس قول کا ہدف.....؟	85
راز افشا ہو جاتا ہے	87
کچھ تو بہر تقریب ملاقات چاہیے	88
مجلس جلوہ نمائی کی آراستگی	89
سب مخلوقات سے افضل بشر ہے	93
حضرت کے کردار کی مزید پختگی مطلوب تھی	96
ایک صرف زلیخا ہی تو ہوش میں تھی	97
معصوم کو مجرم قرار دینا	100
یوسف علیہ السلام کی دعائے عصمت	101
ایک صحیح تعبیر کی نامناسب تشریح	102
مصری تہذیب میں اخلاق باختگی کا درجہ	105
مادیت پر روحانیت کا غلبہ	106
خوشبو کو پابند بنانے کا فیصلہ	108
بیویوں کی خوشنودی اور ظلم و تعدی کی راہ	109
نبوت کی خوشبو جب پھیلی	112
دو قیدیوں کا خواب اور توحید کا یوسفی وعظ	113
خوابوں کی تعبیر بتائی گئی	121
حضرت یوسفؑ کی گفتگو پر ایک نظر	122
ساقی کو حضرت یوسف کی تلقین	129
سیدنا یوسف کی رہائی کا ربانی سبب	131
بادشاہ مصر کا خواب	132
عزیز مصر یا.....فرعون؟	133
حضرت یوسف تعبیر اور تدبیر بتلاتے ہیں	135
قرآن کی نظر میں اہل علم کون ہیں؟	138
تعبیر و تدبیر سے معاملہ کی تحقیق تک	139
حضرت یوسفؑ رہا ہونے سے انکار	140
احسان شناسی کا بے مثال مظاہرہ	141
حسین مجرموں کا اجتماع اور اعتراف جرم	143
عصمت کی لاجواب گواہی	146
حضرت یوسف کی باعزت رہائی عمل میں آتی ہے	147
حضرت یوسف کی فتح کا اعلان عام	150
منصب یوسف کی اصل حیثیت	154
حضرت یوسف کی زلیخا سے شادی کا افسانہ	154
جمہوریت اور بادشاہت کا مسئلہ	156
قدرت ربانی کی بوقلمونی	157
حضرت یوسفؑ ایک حکمران کی حیثیت سے	159
کنعانی قافلہ سوئے مصر روانہ ہوتا ہے	160
بنیامین کے ہمراہ قافلے کی مصر روانگی	166
احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی وجہ	167
تدبیر و توکل کا صحیح مفہوم	169
یہ سب اللہ کے عطا کردہ علم کے باعث تھا	170
بنیامین کی بھائی سے ملاقات کے خوشگوار لمحات	171
ایک اور آزمائش دونوں پر	172
حضرت یوسفؑ پر بھائیوں کا ایک بے بنیاد الزام	176
حضرت یوسفؑ کا کمال صبر و ضبط	177
لینے کے دینے پڑ گئے	179
برادران کی شقاوت قلبی کی انتہاء	180
حضرت یعقوبؑ پر نئی آزمائش	181
فراق یوسفؑ کی غم انگیزی	183
غم یعقوب کی کیفیت	183
صبر جمیل کیا ہے؟	185
برادران یوسفؑ کی جھنجلاہٹ	189
حضرت یعقوبؑ کا عزیز مصر کے نام خط	191
دربار یوسفؑ میں بھائیوں کی دلدوز فریاد	192
قرآن کا ایک پرسوز مقام	193
حضرت یعقوبؑ کا خط پیش کیا جاتا ہے	194
میں وہی ہوں مومن بنتا تمہیں یاد ہو.....	194
کیا تمہی یوسف ہو؟	196

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں کا اظہار عجز و ندامت 198
سیرت یوسفی و سیرت محمدی میں مماثلت 199
پیراہن یوسفؑ کی خوشبو 201
مسئلہ علم غیب اور انبیاء 202
حضرت یعقوبؑ کو یوسفؑ کے بارے میں فکر 203
پیراہن یوسف اور خوابوں کی تعبیر کا کردار 206
برادران یوسف کی الحاح وزاری 207
عفو و درگزر نبوت کے امتیازات ہے 208
حضرت یعقوب کی شام غم ختم ہوتی ہے 208
آج مصر تو وہی ہے مگر.....؟ 209
حضرت یعقوب کی دو آرزوؤں کی تکمیل 210
سورج، چاند اور ستاروں کا سجدہ 210
بنیامین کے ہمراہ قافلے کی مصر روانگی 212
سجدہ تعظیمی کی تشریح 214
تاویل الاحادیث کا مفہوم 218
حضرت یوسف علیہ السلام کی آخری دعا 219
قرآن اور بائبل کے بیان میں فرق 224
بنی اسرائیل کی مصر میں آبادکاری 224
حضرت یعقوب اور یوسف کی وفات اور تدفین 224
دور یوسفی کے بعد بنی اسرائیل کی تاریخ 225
قصہ یوسفؑ کا اختتام 226
سورہ یوسف کا تکملہ 227
عقیدہ توحید عقل و بصیرت کا حامل ہے 228
کیا حق چار مذاہب میں محصور ہے؟ 228
قرآن کریم اس دعوے کے خلاف ہے 228
نبی ﷺ کا طریقہ کون سا ہے؟ 228
شدائد و مصائب کا ورود حکمت سے خالی نہیں 228
کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے؟ 229

قصہ یوسف کے کرداروں پر ایک نظر

حضرت یعقوب علیہ السلام کا کردار 232
حضرت یوسفؑ کا کردار 234
برادران یوسفؑ کا کردار 236
عزیز کی بیوی زلیخا اور دیگر بیگمات کا کردار 238
ساقی کا کردار 238
شاہ مصر کا کردار 239
شاہ مصر اور دیگر اصحاب بصیرت 239
خاتمہ 240

☆☆☆☆

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید

یوں تو ہر اہل دل مسلمان کی طرح خاکسار کو بھی بدوِ شعور ہی سے سورہ یوسف سے روح کی گہرائی سے تعلق ہے، تبلیغی زندگی میں پاکستان، سعودی عرب اور برطانیہ میں بارہا اس کی تفسیر بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کئی دفعہ اسے کتابی شکل میں مرتب کرنے کا ارادہ بھی ہوا لیکن جم کر کام نہ ہوسکا، آخر اللہ تعالیٰ نے اس کا سبب بھی پیدا فرمادیا، وہ یوں کہ ۱۹۹۵ء کی بات ہے شمالی انگلستان کے معروف ہفت روزہ ''راوی بریڈفورڈ'' کے مدیر، ہمارے دوست محترم مقصود الٰہی شیخ نے قصہ یوسف علیہ السلام قصص الانبیاء نامی کتاب سے لیکر قسط وار چھاپنا شروع کردیا، جس میں وہی بے سروپا حکایات، غیر مستند اور غیر معقول واقعات تھے جو اس قسم کی کتابوں کا امتیاز ہیں۔ پہلی قسط پر ہی تعلیمیافتہ حضرات ناپسندیدگی کا اظہار کرنے لگے، تیسری قسط مجھے پڑھنے کا موقع ملا تو واقعات کی غلط تعبیر پر بہت دکھ ہوا۔ کیونکہ حالات اب کافی بدل چکے ہیں، علم و عقل کی روشنی پھیل گئی ہے۔ عام لوگ دینی علوم میں رسوخ نہ رکھنے کے باوجود معقول اور نامعقول میں پرکھ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس طرف شیخ صاحب کو توجہ دلائی گئی تو کہنے لگے حافظ صاحب کیا کروں جو مواد کتاب میں ہے اسے ہی شائع کررہا ہوں۔ اگرچہ اس طرح کی باتیں کھٹکتی ہیں، لیکن میرے پاس اتنا علم تو ہے نہیں کہ انہیں پرکھ سکوں۔ اور اگر آپ اس بوجھ کو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھالیں تو .....

اس طرح یہ قصہ ہفت روزہ ''راوی بریڈفورڈ'' میں ہر ہفتے تسلسل کے ساتھ شائع ہونا شروع ہوا، ملک و بیرون ملک سے قارئین نے اس پر اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور بڑی گرمجوشی سے اسے ایک مناسب اور پیغمبرانہ شان کے مطابق تفسیر قرار دیا۔ اب تک اس کی بیس قسطیں شائع ہوچکی ہیں ،خیال ہے کہ اتنی مزید تیار ہوجائیں گی۔ اس کی کمپوزنگ چونکہ میں خود اپنے کمپیوٹر پر کررہا تھا۔ اس لئے ترتیب وتسوید کا کام بہت آسان تھا، اخباری کالموں کا انداز کتابوں سے مختلف ہوتا ہے، اخبار میں قرآنی الفاظ کم سے کم شائع کئے جاتے ہیں۔ کئی مباحث مختلف وجوہات کی بنا پر تفصیل سے اخبار میں جان بوجھ کر نہیں اٹھائی جاتیں۔ اس لئے میں نے اسے کتابی شکل میں بھی ترتیب دینے کا کام بھی ساتھ ساتھ جاری رکھا۔ تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تکمیل کی توفیق نصیب فرمائی اور یہ ایک مکمل کتابی شکل میں تیار ہوسکی۔

یاد رہے کہ یہاں برطانیہ میں حوالے کی کتابوں کا حصول بہت مشکل ہوتا ہے۔ اکثر کتابیں پاکستان میں ہیں جب پاکستان جاتا ہوں تو کچھ کتابیں ساتھ لے آتا ہوں۔جن کا بعض دفعہ کرایہ ہی کتاب کی اصل قیمت سے کئی گنا زیادہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے چند میسر کتب کے علاوہ زیادہ تر کام حافظے سے ہی لینا پڑتا ہے۔

واللہ الموفق وھو یھدی الی سواء السبیل۔

خاکسار محمد عبدالاعلیٰ ۴ جنوری ۱۹۹۷ شعبان ۱۴۱۷ھ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المصطفی وعلی آلہ

وصحبہ و علی من والاہ امابعد

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو قرآن نے احسن القصص کے طور پر بیان کیا ہے، جو اپنے مضامین کی جامعیت، موضوع کی انفرادیت، نفس واقعہ کی حلاوت و شیرینی، نتائج وعواقب کے لحاظ سے بے نظیر اور ترنم و اثر آفرینی میں اپنی مثال آپ ہونے کی وجہ سے بجا طور پر احسن القصص ہے۔ نزول قرآن سے پہلے یہود کے ہاں بائبل اور تلمود میں اسے تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے ان کتابوں میں جو کمی بیشی کی گئی ہے، اس سے اس واقعہ پر بھی اثر پڑا ہے اور بہت سی غلط سلط روایات داخل کردی گئی ہیں۔ قرآن کریم جو آسمانی کتابوں کیلئے (مھیمن) نگران بنا کر نازل کیا گیا ہے۔ اس نے سابقہ احوال وقصص کو ٹھیک ٹھیک انداز میں بیان بھی کیا اور بائبل کی تحریفات کی اصلاح بھی کی ہے۔ نزول قرآن کے بعد سے لیکر اب تک ہر دور اور ہر زبان کے مسلم علماء و ادباء نے اس واقعہ کو موضوع سخن بنا کر اپنے اپنے ذوق کے مطابق نظم یا نثر میں لکھا ہے۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ لیکن چند پہلو سے اس کا انداز آپ کو مختلف محسوس ہوگا مثلاً!

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ یہ محض واقعہ نگاری نہیں ہے، بلکہ قرآن کریم کی سورہ یوسف کی تفسیر ہے ، اس لئے صرف انہی باتوں کو نمایاں کیا گیا ہے ، جنہیں قرآن کریم نے نمایاں کیا ہے ، اور جو موضوعات و مباحث اور تفسیری روایات اپنے اندر کوئی عبرت و موعظت یا پیغمبرانہ اخلاق و کردار سے مطابقت نہیں رکھتیں ، انہیں بیان کرنے سے گریز کیا گیا ہے ۔ بعض دفعہ مناسب انداز میں ان کی وضاحت یا تردید کردی گئی ہے ۔

☆ اس موضوع پر لکھی جانے والی اکثر کتابیں واقعات میں رنگینی پیدا کرنے کیلئے اسرائیلی روایات سے پُر ہیں ، مگر ہم نے کوشش کی ہے کہ صرف انہی روایات کو درج کیا جائے ، جو قرآن کی ثقاہت اور پیغمبرانہ وقار کے مطابق ہوں اور عقل و نقل سے ان کی تائید ہوتی ہو ۔

☆ قرآنی نکات و موعظت ، عبرتوں اور فوائد و اسباق کو اجاگر کیا گیا ہے اور توحید خالص اور قرآنی عقائد کی بھرپور ترجمانی کی گئی ہے ۔

☆ تحریر میں سلاست ، بیان میں فصاحت ، اسلوب عام فہم ، انداز بیان تکلف و اغلاق سے مبرّا ، تراکیب آسان اور اردو ادب کے قواعد و ضوابط کا لحاظ رکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قاری کہیں بھی بوریت محسوس نہ کرے ۔ اور سورہ یوسف کی یہ تفسیر پڑھنے والوں کے دلوں میں نور اور روح میں سرور پیدا کرے ۔ اور ان کے علم و مطالعہ میں اضافہ کا سبب بھی ہو اور جو سبق اس واقعہ سے قرآن دینا چاہتا ہے ، اسے عملی زندگی میں اپنانے کی ہم سب کو توفیق نصیب ہو ، جو ہمارے لئے سفر آخرت کیلئے زاد راہ بن جائے ۔

☆ تمام قابل قدر ہستیوں اور اشیاء کا غایت درجہ احترام تحریر میں آپ کو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملیگا ۔ اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی کے ساتھ سبحانہ و تعالیٰ یا اس طرح کے محترم الفاظ آپ کو ملیں گے ۔ نبی ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کرتے ہوئے مصنف کے دلی جذبات پڑھے جاسکتے ہیں ۔ قرآن کے ساتھ مجید یا کریم کا لفظ بھی استعمال کیا گیا ہے ۔ اسی طرح بزرگان دین کا ذکر بھی بڑے مؤدب لب و لہجے میں کیا گیا ہے ، تاکہ قاری کے دل میں علم کے ساتھ ساتھ حفظ مراتب کا احساس بھی جاگزیں ہوجائے ۔

کلام ربانی کی کتابت بھی باعث اجر و ثواب ہے اس لئے قرآنی آیات کی کتابت کارخیر سمجھ کر کی گئی ہے ، حالانکہ آسان طریقے بھی دستیاب تھے، اس لئے آیات اوراعراب کے ضبط میں کافی احتیاط کی گئی ہے ۔ پھر بھی انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اگر کہیں کوتاہی یا کمی نظر آئے ، تو اسے خطا و سہو میں شمار کیا جائے ۔

☆ قرآنی آیات کے ضبط کے ساتھ ساتھ اعراب بھی کمپیوٹر پر ہی لگائے گئے ہیں ۔ بعض دفعہ کچھ علامات نہیں مل سکیں اس لئے انہیں چھوڑ دیا گیا ہے قارئین نوٹ فرمالیں ۔

☆☆☆☆☆☆

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ ثانی

پہلا افتتاحیہ ۴ جنوری ۱۹۹۷ء بریڈفورڈ برطانیہ میں لکھا تھا اور کتاب مکمل کر کے تصحیح و مرا جعہ کیلئے پاکستان بھیج دی تھی ۱۰ جنوری کو ایک ماہ کیلئے امریکہ چلا گیا ۲۲ ،اپریل کو حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد پاکستان آیا تو گھریلو مصروفیتوں کے باعث اس کتاب کو طباعت کے قابل نہ بنا سکا ۔ سالہا سال تک اس کی طباعت ملتوی ہوتی رہی کبھی برطانیہ اپنی ذمہ داریوں کے سلسلے میں جانا پڑتا اور کبھی کہیں ، اس دوران میں کمپیوٹر کے جس پروگرام پہ اس کو لکھا تھا وہ متروک ہوگیا اس کا فقل Dongale خراب ہوگیا بڑی کوشش کی کہ اس فائل کو دوبارہ کھول سکوں لیکن کامیابی نہ ہوئی ۔اس تفسیر کے علاوہ اور بھی آٹھ نو ضخیم کتابیں بھی اس تبدیلی کی نذر ہوگئیں ۔انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا ایک مصنف کیلئے اس قسم کے صدمات بہت تلخ ہوتے ہیں ، اس کا طبیعت پر انقباض ایسا ہوا کہ سالہا سال تک دوبارہ لکھنے پر دل جم نہیں سکا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس کتاب کی فوٹو موجود تھی ورنہ نئے سرے سے تالیف تو بہت ہی مشکل تھی ،کبھی موقعہ ملتا تو چند صفحات تحریر کر لیتا دو تین کاپیاں لکھ چکا تھا کہ گزشتہ رمضان المبارک میں برطانیہ جاتے ہوئے ساری فائلیں سی ڈی پر منتقل کروائیں جو ایک بار پھر کسی ٹیکنیکل خرابی کا شکار ہوگئیں ۔ تا آنکہ اللہ نے کرم فرمایا اور ہمشیرہ کے تعاون سے اسے صرف چند ہفتوں میں دوبارہ کمپیوٹر پر اتار لیا گیا۔ اس کے بعد پھر کئی ماہ اس کی نئی ترتیب ، تحقیق اور تسوید میں لگ گئے ۔اب الحمد للہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے سامنے ہے ۔یہ محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا احسان ہے ۔ دعا ہے کہ وہ اسے شرف قبولیت سے نوازے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصہ حضرت یوسفؑ کی انفراد یتیں

واقعہ یوسف علیہ السلام کئی لحاظ سے دیگر واقعات کی نسبت منفرد ہے ،مثلاً پورا قصہ ایک ہی سورت میں بیان کر دیا گیا ہے ۔ اس قدر عبرتیں ،حکمتیں اور مواعظ و نصائح ایک ہی مقام پر تسلسل کے ساتھ جمع ہیں ، جو دوسرے کسی واقعہ میں یکجا میسر نہیں ہیں ۔عبرت و موعظت ، شگفتگی مضامین ، اعلیٰ کردار کی تشکیل کے لحاظ سے بھی یہ لاجواب کہانی ہے ۔ یہ واقعہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ، عجیب ، دلکش اور زمانہ کے عروج و زوال کی لازوال دستان ہے۔ یہ ایک فرد کے ذریعے قوموں کے بننے ، بگڑنے ، گرنے اور ابھرنے کی زندہ و جاوید تصویر ہے ۔ یہ بدوی اور خانہ بدوش قبیلہ کے ایک ایسے فرد یگانہ اور انمول موتی کی حیرت انگیز تاریخ ہے، جس کو اللہ تعالی کی قدرت کاملہ کے اعجاز سے اس زمانہ کی سب سے بڑی متمدّن قوم کی رہنمائی اور ان پر حاکمانہ اقتدار کیلئے چن لیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ شرف نبوت سے بھی نوازا گیا تھا ، اس لحاظ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی ذات میں یہ دونوں خوبیاں بیک وقت جمع تھیں ۔

قصہ یوسف میں رشد و ہدایت کی اہمیت ، ابتلاء و آزمائش پر صبر و استقامت اور تسلیم و رضا کے بے نظیر مظاہرے ، افراد و اقوام کے عروج و اقبال کے وقائع ، اللہ تعالیٰ کے عدل و رحم کی کرشمہ سازیاں ، انسانی اور بشری لغزشوں اور ان کے انجام و مآل ،عصمت اور ضبط نفس کی ایسی ایسی عجوبہ کاریاں ہیں کہ عقل انسانی محو حیرت ہوجاتی ہے ۔ یہ قصہ کتاب ماضی کا وہ حسین ورق ہے جو اپنی شانِ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیبائی میں یکتا و منفرد کہلانے کا مستحق ہے۔ امتیاز و اعجاز میں منفرد ہونے کی بنا پر ہر مزاج و طبیعت کے لوگوں کیلئے یہ قصہ بلاشبہ احسن القصص ہے۔

قصہ یوسف علیہ السلام سے دلچسپی کے مختلف انداز

سورہ یوسف اور واقعہ یوسف کچھ اس قدر پرتاثیر ہیں کہ شاید ہی کوئی اور واقعہ اتنا اثر آفرین ہوگا۔ اس سے دلچسپی اور والہانہ وابستگی آپ کو ہر ایک طبقے میں پوری طرح ملے گی۔ قاری حضرات کو دیکھ لیں یا خطباء کو، آفاقی ادب کو دیکھ لیں یا علاقائی ادب کو۔ ہر حیثیت میں احسن القصص کی انفرادیتیں آپ کو جگمگاتی نظر آئیں گی۔

(الف) نماز میں سورہ یوسف کی تلاوت کی اثر آفرینی

ویسے تو قرآن کے کسی حصے کو دوسرے حصے پر فوقیت نہیں دی جاسکتی۔ لیکن طبائع کے اختلاف کے باعث ہر چیز کا اثر بھی مختلف ہوتا ہے۔ قرآن کے کچھ مقامات ایسے ہیں کہ جب انہیں صبح کی نماز میں تلاوت کیا جاتا ہے، تو ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے یہ آج اور ابھی نازل ہو رہے ہیں۔ وہاں پہنچ کر ترنم کے ساتھ ساتھ سوز و گداز بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ ان خاص مقامات میں سے ایک سورہ یوسف بھی ہے۔ اگر پڑھنے اور سننے والے کو کچھ مفہوم بھی سمجھ آتا ہو تو لطف دو چند ہوجاتا ہے۔

(ب) قراء حضرات کی قرات میں سوز و گداز

واقعہ سیدنا یوسف علیہ السلام میں کچھ ایسی رعنائی و دلبری ہے کہ لفظوں میں اس کی تعبیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جتنے بھی نامور قراء کرام کو آپ دیکھیں گے، خاص

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر مصری قراء، سب اسی کی تلاوت سے اپنی "مشق" کی ابتدا کرینگے، اسی سے اپنے ذوق تلاوت کا اظہار کریں گے، اپنے حسن صوت کو نکھاریں گے اور اپنے فن کو عروج تک پہنچائیں گے۔

ایک دفعہ لطیفہ ہوا، مدینہ یونیورسٹی کے کلیۃ القرآن کا طالب علم ہونے کی وجہ سے قراء اور قراءات سے درسی و تعلیمی تعلق تھا۔ ایک بار ایک دوست نے پوچھا کہ جتنے بھی مصری قاری ہیں وہ سورہ یوسف کی تلاوت ہی کثرت سے کیوں کرتے ہیں، میں نے کہا شاید اسلئے کہ اس میں ان کے اپنے علاقے کی ایک عورت کی رنگین داستان بیان ہوئی ہے۔ صرف اتنی ہی بات نہیں بلکہ یہ بھی ہے کہ زیادہ تر ان کی تلاوت سورہ یوسف کے ابتدائی چار رکوع تک ہی ہوتی ہے۔ کہنے کو یہ ایک لطیفہ تھا مگر حقیقت یہی ہے بلکہ مصری قراء کی دیکھا دیکھی دیگر ملکوں کے قاری حضرات بھی بالعموم سورہ یوسف کی تلاوت بہت سوز و اہتمام سے کرتے ہیں، کیونکہ اس میں حلاوت و شیرینی کا اپنا ایک تاثر ہے۔

(ج) خطیب حضرات کی نکتہ آفرینیاں

ان کے علاوہ جتنے بڑے بڑے خطیب آپ سنیں گے وہ سب کثرت سے سورہ یوسف کے واقعات و نکات کو بڑے دلچسپ انداز میں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً پاکستان کے سب سے ذہین خطیب مولانا محمد حسین شیخوپوری ہیں ہم بچپن سے ان کی تقاریر بڑی دلچسپی سے سنتے آئے ہیں انہوں نے سورہ یوسف کی جتنی دلچسپ نکتہ آفرینی کے ساتھ تشریح کی ہے اگر اسے جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔ اسی طرح قرآن کے خطیب مولانا سید عبدالمجید ندیم نے بھی اس سورہ کی تفسیر اپنے مخصوص خداداد لب و لہجے میں کی ہے۔ ایک بار میں نے شاہ صاحب سے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کہ واقعہ یوسف کی روشنی میں آپ کی وضاحتیں اور مولانا شیخوپوری کی نکتہ آفرینیاں بہت ملتی جلتی ہیں۔ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ قرآن کی صداقتیں ایسی مسلمہ ہیں کہ ان میں جو کوئی بھی غوطہ زنی کریگا، موتیوں سے دامن بھر لے گا۔ اور خاص طور پر جب عقیدہ و پیغام ایک ہی ہو تو سرحدیں لازماً ملیں گی۔

علاقائی ادب میں واقعہ یوسف سے دلچسپی

ان کے علاوہ ہمارا جس علاقے سے تعلق ہے، اس میں خالص پنجابی میں عشق و محبت کی متعدد داستانیں قلمبند کی گئی ہیں۔ وارث شاہ نے ہیر رانجھا کی داستان بیان کی ہے، تو کسی نے سسی پنوں کی۔ کسی نے سوہنی اور مہینوال کی داستان کی صورت میں اپنے جذبات کا ظہار کیا ہے۔ مولوی عبدالستار مرحوم اور مولوی غلام رسول نے ان بے سرو پا حکایات کی بجائے حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں اپنی شاعری کا جوہر دکھایا ہے اگرچہ وہاں بھی سب کچھ قابل قبول نہیں ہے، تاہم اس کی حیثیت ایک پاکیزہ ادب کی ضرور ہے۔ بلاشبہ پنجابی میں لکھی جانے والی کتابوں میں ہیر رانجھا جیسی قصے کہانیوں والی کتابوں کا سبق بہت خطرناک ہے اب سوہنی مہینوال یا ہیر رانجھا جیسی کتابیں پڑھ کر نوجوان بچوں پر کوئی قابل رشک اثر تو نہیں پڑ سکتا۔

(ذ) سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور وارث شاہ

ایک دفعہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقریر کیلئے شیخوپورہ تشریف لائے۔ شہر کی رونق معمول سے زیادہ دیکھ کر اس کا سبب دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ وارث شاہ کے میلے کی وجہ سے رونق زیادہ ہے۔ شاہ صاحب نے اپنی تقریر میں وارث شاہ کو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخاطب کرتے ہوئے کہا:

"واہ وارث شاہ تو نے سید کا بیٹا ہو کر ایسی کتاب لکھی جو رات کو جس گھر میں پڑھی جائے تو صبح نوجوانوں میں فساد پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ دیکھ احمد علی (لاہوریؒ) سکھ کا بیٹا تھا اس نے قرآن کی وہ تفسیر لکھی کہ جس سے ہزاروں گمراہوں کی عاقبت سنور گئی ہے"

اس قسم کی کتابوں پر اس سے بہتر اور جامع تبصرہ ہو ہی نہیں سکتا۔

ہمارے ہاں مولوی عبدالستار مرحوم کی قصص المحسنین کا بڑا شہرہ ہے، میرے والد ماجد بہت پرسوز آواز کے خطیب ہیں۔ ایک دفعہ جب میں بہت چھوٹا تھا تو والد صاحب نے خطبہ جمعہ میں قصص المحسنین میں بیان کردہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خوشخبری لانے والے "بشیر" کا تذکرہ کچھ اس طرح کیا کہ پورا مجمع سسکیاں لینے لگا تھا۔ والد صاحب عموماً چلتے پھرتے مولوی عبدالستار مرحوم کے اکثر اشعار بڑی پرسوز آواز میں دہرایا کرتے ہیں۔ جس سے روح میں تروتازگی اور بالیدگی پیدا ہوجاتی اب تو حالات ہی بدل گئے ہیں۔ شیطان نے ہر چھوٹے بڑے کو اپنی آواز و ساز کا رسیا بنا دیا ہے۔ اب قرآن کریم کی آواز سے فضائیں اور ماحول محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔

ساقیا بزم دیرینہ جب یاد آتی ہے تو چشم نم بصورت پیمانہ چھلک جاتی ہے

اس لحاظ سے سورہ یوسف کے ساتھ انس و تعلق روح کی گہرائیوں میں رچا بسا ہوا ہے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ یوسف کا سبب نزول

قرآن قصے کہانیوں کی نہیں ہدایت کی کتاب ہے ۔ اس میں جو تاریخی واقعات بیان ہوئے ہیں ان سے مقصود بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنے کا طریق کار واضح کرنا ہوتا ہے ۔ یہ ہے وہ بنیادی حقیقت ، جسے فراموش کر کے انسان قرآن سے اور تو سب کچھ حاصل کرسکتا ہے ، مگر ہدایت نہیں ۔ اس حقیقت کو قرآن کے آغاز ہی میں واضح کردیا گیا ہے ﴿ ذالك الكتاب لاريب فيه هدى للمتقين ﴾ سورہ یوسف کے بیان کردہ واقعات میں بھی اس مقصد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے ۔ اسے سمجھنے کیلئے ہمیں اس ماحول کا جائزہ لینا ہوگا ، جس میں یہ سورت نازل ہوئی تھی ۔

سورہ یوسف کی فضیلت

تفسیر مظہری میں لکھا ہے کہ اگر کوئی غم رسیدہ اور پریشان حال اس کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی تلاوت سے اسے چین آجاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو ہر قسم کی علتوں اور ظاہری و باطنی بیماریوں کیلئے شفا بنا کر بھیجا ہے اس لحاظ سے اس سورت کو دیکھا جائے تو مصائب و آلام میں اس کی تلاوت جہاں عملی طور پر قاری میں جوش و خروش پیدا کرتی ہے وہاں اس کی برکت سے وہ تمام مشکلات بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ دور فرمادیگا جن کا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنا اس میں بیان کردہ کرداروں کو کرنا پڑا تھا۔

سورہ یوسف کا زمانہ نزول

مکہ میں دعوت حق کی شمع روشن ہوئے کم وبیش آٹھ سال ہوگئے تھے۔مسلمان ظلم سہہ سہہ کر اور کفار مکہ ظلم کر کر کے تنگ آگئے تھے۔کوئی نتیجہ ان کے حق میں مثبت نہیں نکل رہا تھا بلکہ ہر بات الٹ جا رہی تھی۔ ان کی ہر سازش انہی پر پلٹ رہی تھی اور ہر تدبیر ناکام ہورہی تھی۔ قریش نے اب اس پہلو پر غور کرنا شروع کردیا کہ محمد ﷺ کو قتل یا قید کردیا جائے یا جلاوطن کردیا جائے ﴿ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ﴾ الانفال ۳۰) اس کے علاوہ اہل مکہ کا میل جول خدا کی ماری قوم یہود سے بھی تھا۔ جو رسالت ونبوت کی کھلم کھلا دشمن تھی۔ یہود اہل کتاب ہونے کے باوجود اہل مکہ کی طرح اسلام کے دشمن تھے، دونوں کے خیالات میں یکسانیت تھی۔ مشرکین مکہ بھی ان سے ایسے حیلے پوچھتے رہتے تھے جن سے وہ اپنی دانست میں نبی کریم ﷺ کو لاجواب ثابت کرسکیں۔ کیونکہ یہود انبیاء کے حق میں عداوت و دشمنی کے معاملے میں بڑی خون ریز، خوفناک اور ہولناک تاریخ رکھتے تھے۔ مکے کے لوگ ان پڑھ تھے اور یہودی صاحب کتاب۔ جس کی بنا پر ان کا علمی رعب مکے والوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب بھی ان سے ملنا ہوتا وہ کوئی نہ کوئی شوشہ ان کو بتادیتے کہ اس کے متعلق تم آنحضورؐ سے پوچھنا شاید وہ جواب نہ دے سکیں۔ اس طرح

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی نبوت کا بھرم کھل جائیگا۔ اگرچہ یہ ظالم جانتے بھی تھے کہ محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں پھر بھی اپنے بغض و حسد کی تسکین کیلئے قریش کو اس طرح کے ٹوٹکے بتاتے رہتے اب کی بار انہوں نے کہا کہ تم محمد ﷺ سے پوچھنا سئلوا رسول اللہ ﷺ من السبب الذی احل بنی اسرائیل بمصر کہ بنی اسرائیل کا اصل وطن تو فلسطین تھا وہ مصر کیسے جا پہنچے؟ علاوہ ازیں حضرت یوسف کے اس سارے واقعہ سے اہل عرب ناآشنا تھے کیونکہ اہل حجاز حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔

اہداف و مقاصدِ نزول

چنانچہ قریش نے آپ ﷺ سے یہی سوال پوچھا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ پوری سورت نازل کردی۔ جس کے متعدد اہداف و مقاصد تھے۔

☆ محمد ﷺ کے حق میں یہود نسلی تعصب کی وجہ سے اور اہل مکہ دعوت و تبلیغ کے لحاظ سے برادران یوسف کی طرح ثابت ہو رہے تھے۔ قرآن کریم نے یہ واقعہ بتا کر ان ہر دو گروہ کے سامنے یہ سوال رکھدیا کہ ذرا سوچو کہیں تم دونوں محمد ﷺ کیلئے برادران یوسف کا کردار تو ادا نہیں کر رہے ہو۔

☆ پھر ان پر واضح کردیا کہ جس طرح برادران یوسف نے آپ کے قتل کی سازش کی تھی، لیکن وہ قتل نہیں کر سکے۔ اسی طرح تم بھی اپنی تمام تدابیر میں کامیاب نہیں ہوسکو گے۔

☆ جس طرح حضرت یوسف کا کنعان سے زبردستی نکالا جانا ان کے حق

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عروج و اقبال کی سیڑھی بنا۔ اسی طرح محمد ﷺ کو مکے سے نکال کر تم شمع حق کو روشن رہنے سے باز نہ رکھ سکو گے بلکہ یہ نور پہلے سے بھی زیادہ پھیلے گا ﴿ یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ﴾

☆ نیز یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کو عنقریب اسی پوزیشن میں لائے گا جس میں حضرت یوسف پہنچے تھے اور انہیں مارنے کی سازش کرنے والے ان کے رحم و کرم کے خواستگار ہوئے تھے۔ اسی طرح تم بھی ایک دن برادران یوسف کی طرح اپنے کئے پر اظہار ندامت کرو گے۔

بلاشبہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے واقعہ میں پوچھنے والوں کیلئے بھی سمجھنے کی نشانیاں ہیں ﴿ لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین ﴾ اور ایسے ہی ہوا کہ سورہ یوسف کے نزول کے چند سال بعد ہی وہ تمام حالات نبی ﷺ کو پیش آنا شروع ہوگئے تھے، جن سے یوسف علیہ السلام کو دوچار ہونا پڑا تھا۔ یعنی بھائیوں کی بے رحمی اور قتل کی سازشیں وغیرہ۔

☆ اور پھر دس سال کے اندر اندر وہ حالات پیدا ہوگئے کہ برادران یوسف کی طرح یہ برادران قریش بھی بے دست و پا محمد ﷺ کے رحم و کرم پر کھڑے ہوگئے اور اپنے جرائم پر معافی کے خواستگار ہوئے۔ تب آپ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا وہی جملہ دہرایا ﴿ لاتثریب علیکم الیوم ﴾ یعنی آج تم پر کوئی گرفت نہیں اس لحاظ سے اس واقعہ یوسف اور سیرت محمد یہ ﷺ میں حیرت انگیز مشابہت موجود ہے اور قرآن کریم بھی اسی پہلو کو نمایاں کرنا چاہتا ہے۔

☆ اسی طرح اس واقعہ میں آنحضور ﷺ اور اہل ایمان کیلئے بھی اچھے مستقبل

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بشارت ہے کہ ابھی تم پر مشکلات آئیں گی ملک بدر کئے جاؤ گے لیکن گھبرانا نہیں دنیا کی قیادت و سیادت اور امامت تمہیں ہی ملے گی۔

☆ نیز اس واقعہ سے قرآن کریم اپنے مخاطبین کے کردار کی تشکیل میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ واضح کر رہا ہے کہ تم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی کے کردار کی نقل کر رہا ہے یہ دیکھنا تمہارا کام ہے کہ تم نے کس کس کا کردار اپنا رکھا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ ہر کردار کا اپنا انجام ہے۔ ہر شخص سوچ سمجھ لے کہ وہ کن لوگوں کا سا انجام پسند کرتا ہے۔ یہاں ایک طرف حضرت یعقوب علیہ السلام اور یوسف کا کردار ہے تو دوسری طرف برادران یوسف کا۔ ایک طرف زلیخا ہے اور دوسری طرف اس کا شوہر۔ ایک طرف طبقہ امراء کی لیڈیاں ہیں اور دوسری طرف بادشاہ مصر ہے ان سب کا ایک کردار ہے جو انہوں نے ادا کیا اور پھر ان سب کا مختلف انجام بھی ہے۔

☆ اس سورت میں اس حقیقت کو بھی نمایاں کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء کی دعوت اور مقصد دعوت ایک ہی رہا ہے اور توحید ربانی کا شفاف تصور صرف انبیاء کے طریق کار کے ہاں سے ہی ملتا ہے۔

☆ سلسلہ نبوت کے بارے میں ایک اہم بات ذہن نشین کرائی گئی ہے کہ تمام انبیاء سابقین کا مذہب اسلام ہی رہا ہے۔ وہ اسلام ہی پر جئے اور اس پر مرنے کی دعا کیا کرتے تھے۔ یہودیت، عیسائیت وغیرہ سب خود ساختہ ملتیں ہے اصل دین صرف اسلام ہے، یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ایک مومن کی زندگی میں بے شمار نشیب و فراز آتے رہتے ہیں۔ لیکن حضرت

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف کی سی استقامت اور یعقوب کا سا صبر ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ جتنے انقلابات بھی مومن کی زندگی میں آتے ہیں، ان سب کے پیچھے قدرت ربانی جلوہ گر ہوتی ہے اور وہ کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں، جن کا انسان کو تصور بھی نہیں ہوتا ﴿ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾ اللہ ہی اپنے معاملات میں غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

☆ یہ بھی واضح کیا گیا کہ کامیابی اور کامرانی صداقت وعفت ہی میں ہے۔ حسد و بغض، عداوت، سازشیں اور بے عصمتی کا نتیجہ ماسوائے ذلت و ضلالت کے کچھ نہیں ہوتا۔ یوں تو اس واقعہ میں عبرت و موعظت کے بے شمار پہلو ہیں، چند ایک کی طرف ہم نے اشارہ کردیا ہے ان کے علاوہ دوران تفسیر بھی اہم اہم واقعات کی نشاندھی کر دی گئی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب علیہ السلام کے احوال

چونکہ یہ سارا قصہ حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام کے گرد گھومتا ہے اسلئے ان کی شخصیتوں سے تعارف حاصل کرنا بھی ضروری ہے ہم اختصار کے ساتھ حضرت یعقوبؑ کا تذکرہ کرتے ہیں۔

حضرت یعقوب حضرت اسحٰق کے بیٹے اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کے پوتے ہیں ۔عبرانی زبان میں آپ کا نام اسرائیل ہے جس کا معنی ہے اللہ کا بندہ ۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹوں اسماعیل اور اسحٰق میں نبوت و رسالت کا سلسلہ چلا ۔ اسحٰق علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل کہلائی اور اسماعیل علیہ السلام کی نسل اسماعیلی کہلائی ۔ اسرائیلیوں کا وطن شام و فلسطین تھا اور اسماعیلی حجاز میں آباد ہوئے ۔ حضرت ابراہیم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء بنی اسرائیل حضرت اسحٰق کی اولاد میں سے ہوئے ۔ جبکہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے صرف ایک ہی نبی ہوئے یعنی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔حضرت یعقوب علیہ السلام کا بچپن زیادہ تر ننھیال میں گزرا اور وہیں جوان ہوئے ۔ آپ کی پہلی شادی ماموں زاد لہیہ سے ہوئی ۔ دوسری شادی لہیہ کی بہن راحیل سے ہوئی جو بہت ہی خوبصورت خاتون تھی ۔ جس کیلئے حضرت یعقوب کو مزید دس سال بطور مہر ماموں کی بکریاں چرانا پڑی تھیں۔ اس زمانے میں دو سگی بہنوں سے نکاح جائز تھا ۔ ان دو بہنوں کے علاوہ لہیہ کی خدمت گزار زلفا اور راحیل کی خدمت گزار بلہا بھی حلقہ زوجیت میں شامل ہوگئیں ۔ اور ان سب سے اولاد ہوئی ۔حضرت یعقوب کی اولاد بنی اسرائیل جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبوت و رسالت سے سرفراز کیا تھا ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قوم اپنی بدعملیوں ، بدکرداریوں ، ناشکرگزاریوں اور قتل انبیاء جیسے قبیح و سنگین افعال کی بنا پر نبوت وامامت کے منصب سے معزول کر دی گئی اور اسماعیلیوں کو قیامت تک کیلئے زمین کی امامت و خلافت کا منصب عطا کر دیا گیا ۔ آج بنی اسرائیل روئے زمین پر ایک لعنت ونحوست کی حیثیت سے جی رہے ہیں ۔ ہر چالیس پچاس سال بعد کوئی بخت نصر اٹھتا ہے اور ان کو تہس نہس کر کے رکھدیتا ہے ۔جبکہ اسماعیلیوں کی روئے زمین پر پچاس سے زیادہ سلطنتیں موجود ہیں اور اسلام کا پیغام اقصائے عالم میں روز بروز پھیلتا جارہا ہے اور قیامت تک اللہ کے فضل وکرم سے یہ قافلہ رواں دواں رہے گا ﴿ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ﴾ اسلام صرف اسماعیلیوں ہی کا دین نہیں خود ان بنی اسرائیل کے آباء و اجداد کا بھی دین رہا ہے ۔ جس پر وہ ساری زندگی عمل پیرا رہے اور جسے مضبوطی سے تھامنے کی وصیت اپنی اولاد کو کیا کرتے تھے ۔

اولاد حضرت یعقوب علیہ السلام

یعقوب علیہ السلام کے بارہ لڑکے تھے ۔ آپ کی پہلی بیوی لیہہ بنت لابان سے چھ بیٹے پیدا ہوئے یعنی رادبین ، شمعون ، لادی ، یہودا ، ویسا کر اور زبون ۔ دوسری بیوی راحیل کے بطن سے یوسف اور بنیامین پیدا ہوئے ۔ جن کی ولادت کے کچھ عرصہ بعد راحیل کا انتقال ہوگیا تھا ۔ تیسری بیوی زلفا سے دو بیٹے جاد اور عشیر پیدا ہوئے اور چوتھی بیوی بلہا سے دان اور نفتالی پیدا ہوئے ۔ حضرت یعقوب نے یوسفؑ کی ملاقات کے سترہ برس بعد ۱۴۷ سال کی عمر میں مصر میں وفات پائی ان کا جنازہ کنعان لایا گیا اور اپنے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبائی قبرستان میں دفن ہوئے ۔

محل وقوع اور خاندان یعقوبؑ کا ایک منظر

یوسف علیہ السلام کا یہ واقعہ جہاں پیش آیا اس کے بارے میں تلمود کی روایت ہے کہ حضرت یعقوب کی جائے رہائش حمرون نامی بستی تھی جسے اب الخلیل کہا جاتا ہے اور یروشلم سے اٹھارہ میل جنوب مغرب میں واقعہ ہے ۔ ان کی کچھ زمین سکم نامی علاقے میں تھی جس کا موجودہ نام نابلس ہے ۔ لیکن عام مفسرین اور مسلم مورخین میں مشہور یہ ہے کہ حضرت یعقوب کنعان کے رہنے والے تھے ۔ کنعان شام کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جو بحرمیت کی مغربی جانب واقع ہے ۔ یہ ایک صحرائی علاقہ تھا جو مویشیوں کے چرنے چگنے کے لحاظ سے بہت مرغوب تھا۔ مختلف بدوی قبائل وہاں رہتے تھے ۔ یہاں کے باشندے سیدھے سادھے کسان اور چرواہے تھے ان کا گزر بسر کھیتی باڑی یا بکریاں چرانے پر تھا۔ کنعان کی اس مختصر بستی میں ایک گھرانا اللہ کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کا ہے ۔ حضرت یعقوب کی ایک بیوی راحیل کے بطن سے دو بیٹے تھے ۔ بڑے کا نام یوسف اور چھوٹے کا نام بنیامین تھا۔ بنیامین کی ولادت کے کچھ عرصہ بعد راحیل راہی ملک بقا ہوگئی ۔ اس کے حسن کی جھلک یوسف میں بہت نمایاں تھی ۔ یوسف کی ولادت بقول اغلب ۱۹۱۰ ق م ہے ۔ آپ خود بھی منصب نبوت سے سرفراز کئے گئے ۔ جبکہ آپ کے آباء واجداد بھی اس سعادت سے تین پشتوں سے بہرہ ور چلے آرہے تھے ۔ اس طرح آپ کا نسب نامہ قابل فخر ہے ۔ یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم ۔صلوات اللہ وسلامہ علیھم اجمعین اسی لئے نبی ﷺ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کے بارے میں فرمایا الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحق ابن ابراھیم (بخاری)

یوسفؑ سے باپ کی محبت کی وجہ؟

یاد رہے کہ نبی اپنی اولاد کے ساتھ حسن سلوک میں کوئی فرق نہیں کیا کرتے۔ یوسف سے زیادہ محبت کی بڑی وجہ یہ تھی کہ حضرت یعقوب نے یوسف کی پیشانی میں آثار نبوت دیکھے تھے۔ اور انبیاء کے گھرانے کیلئے سب سے اہم بات یہی ہوا کرتی ہے جیسا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے بیٹے کیلئے دعا مانگتے اس کی وجہ ضرورت بھی بیان کردی کہ وہ آل یعقوب کی وراثت کا وارث بنے یرثنی و یرث من آل یعقوب یہ وراثت نبوت تھی۔ دنیا داروں کی طرح نہیں جنہیں اولاد کی طلب محض اس لئے ہوتی ہے کہ وہ ان کا کاروبار سنبھالے اور ان کی جائز و ناجائز جائیداد کی وارث بنے۔اس کے علاوہ ایک اور بھی فطری سبب تھا کہ یوسف اور بنیامین کی والدہ فوت ہوچکی تھی۔ یہ دونوں بیٹے اس وجہ سے بھی باپ کو بہت پیارے ہیں۔ توریت میں ہے کہ اسرائیل یوسف سے اپنے سب لڑکوں سے زیادہ پیار کرتا ہے اس لئے کہ وہ اس کے بڑھاپے کا بیٹا تھا اور اس نے اس کیلئے بوقلمونی قبا بنائی تھی (پیدائش ۳۷:۳)

اور بھائیوں کے حسد کی وجہ؟

یہ پورا قصہ حضرت یوسف اور ان کے سوتیلے بھائیوں کے درمیان گھومتا ہے کہ وہ حسد، عداوت اور بغض رکھنے کی وجہ سے ان کو قطعا پسند نہ کرتے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ اس کی بڑی وجہ باپ کا زیادہ التفات تھا۔ نیز یوسف کا حسن بھی بے مثال تھا۔ بائبل کی تصریحات سے چند مزید اسباب سامنے آتے ہیں کہ لیہ اور راحیل دونوں بہنوں کے درمیان رقابت تھی، جس کا اثر اولاد میں بھی در آیا۔ ایک اور بڑا نامناسب سبب یہ ذکر کیا گیا ہے کہ یوسف سوتیلے بھائیوں کے غلط کاموں کی خبر باپ کو دیا کرتے تھے (پیدائش ۳۷: ۲) بہرحال حضرت یعقوب یوسف کے سوتیلے بھائیوں کے جذبات سے آگاہ تھے اس لئے وہ یوسف کا خیال زیادہ رکھتے تھے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر

سورہ یوسف

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ ○ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ

﴿ الٓرٰ ○ تِلْكَ آيٰتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ ○ اِنَّـا اَنْزَلْنَـاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ ○ ﴾

یہ روشن کتاب کی آیات ہیں، ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا تاکہ تم آسانی سے سمجھ سکو۔ اے نبی ہم اس قرآن کے ذریعے سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے، سب قصوں سے خوبصورت قصہ بیان کرتے ہیں، جس سے آپ پہلے بے خبر تھے۔

احسن القصص کی تشریح

دنیا کی ہر قوم میں طرح طرح کے قصے مشہور و متداول ہوتے ہیں۔ جن میں سے اکثر جھوٹے، بے اصل اور بے فائدہ ہوتے ہیں۔ لیکن جس میں حقیقت بھی ہو اور عظمت بھی، حسن ظاہری کی انگڑائیاں بھی ہوں اور حسن حقیقی کی معرکہ آرائیاں بھی، جمال بھی ہو اور کمال بھی۔ نیکی کے عروج کی داستان بھی ہو۔ اور برائی کے زوال کی کہانی بھی۔ جس کے سننے سے دل

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بھلے اور نیکی و تقوی طہارت کے سوتے بھی پھوٹیں ، رشک کی مہک بھی ہو اور حسد کی تپش بھی ۔ رزم حق و باطل کی کشمکش بھی ہو اور صداقت و رذالت کی کہاوتیں بھی ۔ شجاعت کے نمونے بھی ہوں اور صبر و استقامت کی سچائی بھی ۔ قوت بازو کی معرکہ آرائی بھی ہو اور قسمت کی نیرنگی بھی ۔ تدبیر کی لطافتیں بھی ہوں اور تقدیر کی کرشمہ سازیاں بھی ۔ ترنم ایسا ہو کہ ساز دل خود بخود چھڑ جائے ۔ نغمہ ایسا ہو کہ وحوش و طیور بھی وجد میں آ جائیں ۔ جس سے آنکھوں میں چمک ، دل میں نور اور روح میں سرور پیدا ہو جائے جس میں کردار سازی کا وہ کمال پایا جاتا ہو کہ دیوانگی کو رشک آئے ۔ جنون محبت ایسا ہو کہ فرزانگی بھی شرمائے ۔ نقش پا کی شوخی ایسی ہو کہ جیسے ابھی ابھی اس راہ سے کوئی گزر کے گیا ہے ۔ چٹک ایسی ہو کہ کلیاں مسکرائیں اور مہک ایسی ہو کہ گلاب کھل جائیں ۔ دیدہ وری ایسی ہو کہ نرگس ہزاروں سال روئے اور تصویر کشی ایسی ہو کہ صدیاں سمٹ جائیں ..... بلاشبہ وہ قصہ ''احسن القصص'' کہلانے کا مستحق ہے ۔

احسن القصص ایک ایسے انسان کی داستان ہے جو مافوق البشر نہیں بشر ہے ۔ لیکن بشر ایسا جو پیکر خاکی ہے مگر اس کی پرواز آفاقی ہے ۔ وہ گفتار و کردار میں اللہ کی برھان ہے ۔ اس کا ہمسایہ جبرئیل امین ہے اور ٹھوکروں میں کنعان و مصر کی سرزمین ہے ۔ وہ حلقہ یاراں میں ابریشم کی طرح نرم بھی ہے اور رزم حق و باطل میں فولاد بھی ۔ بے زر مگر بالغ نظر ہے ۔ کارآشیاں بندی سے دور مگر احساس و خوئے وفا سے مخمور ہے ۔ وہ خودی کے زور سے دنیا پہ چھا گیا تھا ۔ وہ مقام رنگ و بو کا راز دان بھی تھا ۔ اس کی جلوتوں

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مصطفائی اور خلوتوں میں کبریائی تھی ۔ شبنم ایسی کہ اس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک پیدا ہو ، اور طوفان ایسا کہ دریاؤں کے دل اس سے دہل جائیں ۔ سکندری اس کی ٹھوکر میں تھی اور قلندری اس کا جوہر تھا ۔ علم اس کا زیور اور حلم اس کی چادر تھی ۔ وفا اس کی ادا اور صبر و رضا اس کی جزا تھی ۔ صداقت اس کا محمل اور شہادت اس کی منزل تھی ۔ دانش اس کی بستی اور عشق اس کی مستی تھی ۔ باہوش ایسا کہ شام و سحر کو سمجھے اور پرجوش ایسا کہ شمس و قمر کو لپکے ۔ قلب حزیں رکھتا تھا اور سوز یقین بھی ۔ اس کی گفتار دلبرانہ اور کردار قاہرانہ تھا ۔ جو بات اس کی بارگاہ میں تھی وہ تاج و تخت و سپاہ میں بھی نہ تھی ۔ اس کی رعنائی فکر پہ جبریل امین جھومتا تھا اور اس کی حرارت ذکر لوح و قلم کو چومتی تھی ۔ وہ خلوتوں میں سربسجدہ تھا اور جلوتوں میں صف بہ صف بھی اور سربکف بھی ۔ اس کی نگاہ بلند ، سخن دلنواز اور جان پرسوز تھی..... بلاشبہ سورہ یوسف کا مطالعہ کرنے والے کے سامنے حضرت یوسف علیہ السلام کا یہی کردار اجاگر ہوتا ہے ۔

یوسف علیہ السلام کا خواب

﴿ اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سَاجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰبُنَیَّ لَاتَقْصُصْ رُءْیَاكَ عَلٰی اِخْوَتِكَ فَیَکِیْدُوْا لَكَ کَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْن ﴾

ایک سہانی صبح کا ذکر ہے ، حضرت یعقوب نماز فجر ادا کر کے مصلے پر بیٹھے ہوئے ذکر و فکر میں مشغول ہیں ۔ اتنے میں ان کے لاڈلے بیٹے یوسف جن کی عمر سترہ برس تھی اور نابالغ تھے (کیونکہ اس زمانے میں انسانوں کی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمریں بالعموم لمبی ہوا کرتی تھیں اسی تناسب سے بلوغت بھی دیر ہی سے آتی تھی) مسکراتے ہوئے باپ کے سامنے مؤدب ہوکر بیٹھ جاتے ہیں ۔ باپ نے بیٹے کو خوش دیکھا تو سبب پوچھا ۔ تب یوسف نے کہا ابا جان ! میں نے آج رات بڑا عجیب خواب دیکھا ہے کہ سورج چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں ۔حضرت یعقوب یہ سن کر بہت خوش ہوئے ۔ عین اسی لمحے آپ کے چہرے پر غم و فکر کی لکیریں پڑ گئیں ۔ کیونکہ وہ اس کی تعبیر سے آگاہ ہوگئے تھے ۔ آہستہ آہستہ بولتے ہوئے یوسف کو ہدایت کرنے لگے کہ بیٹا جی اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے ہرگز بیان نہ کرنا ۔ یوسف حیران ہوکر پوچھنے کیوں ابا جان ؟ فرمایا وہ تیرے خلاف سازشیں کریں گے یوسف نے تعجب سے کہا وہ میرے بھائی ہیں فرمایا شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ﴿قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾

☆ معلوم ہوا کہ شیطان کے اثرات اور حسد و بغض عداوت کے جذبات اور دیگر اخلاقی بیماریوں سے محفوظ رہنے کیلئے محض آل نبی ہونا کافی نہیں ہے اور نہ ہی ان بیماریوں کی موجودگی میں خاندان نبوت سے نسبی تعلق کوئی باعث فخر و اعزاز بن سکتا ہے ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا ۔ جس طرح تو نے خواب میں دیکھا ہے ، اسی طرح ہوگا ۔ تیرا رب تجھے منصب نبوت کیلئے منتخب کریگا ، اور تجھے معاملہ فہمی سکھائے گا ۔ تجھ پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت اسی طرح پوری کریگا جس طرح تجھ سے پہلے تیرے بزرگوں

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم اور اسحٰق پر کر چکا ہے ۔ یقیناً تیرا رب علم اور حکمت والا ہے ۔

﴿ وَكَذَالِكَ يَجتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأوِيلِ الاَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعمَتَهُ عَلَيكَ وَعَلٰى آلِ يَعقُوبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيكَ مِن قَبلُ اِبرَاهِيمَ وَ اِسحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾

☆ اگر چہ رب کی نعمت کو ظاہر کرنا ، اس کا بیان کرنا شکر کا ایک حصہ ہے۔ ﴿ وَاَمَّا بِنِعمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّث ﴾ لیکن اگر حسد کرنے والے موجود ہوں تو ان کے شر سے بچنے کی خاطر اظہار نعمت سے پرہیز ناشکر گزاری نہیں بلکہ ضروری ہے ۔ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے مقاصد میں کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ انہیں چھپاؤ کیونکہ ہر نعمت والے کے ساتھ حسد کیا جاتا ہے ۔

☆ کسی سے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کا ناگوار ذکر پیٹھ پیچھے کر دینا جائز ہی نہیں ، مستحسن ہے اور یہ غیبت شمار نہیں ہوگی ۔

☆ خوابوں کی صحیح تعبیر کر لینے کا فہم بھی اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت ہے ۔ لیکن تاویل الاحادیث کا لفظ بھی بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے جس میں علم و حکمت اور فہم مسائل سب کچھ آجاتے ہیں ۔ اس پر تفصیل سے گفتگو آئیگی انشاء اللہ ۔

خوابوں کی حقیقت

یہاں یہ حقیقت واضح ہو رہی ہے کہ خواب محض ذہنی ، جنسی اور تحت الشعور یا لاشعور کی پراگندگی کا نتیجہ ہی نہیں ہوتے ۔ جیسے فرائیڈ ، کارل گستاو ژنگ یا ایڈلر جیسے یہودی مفکرین کا خیال ہے بلکہ خوابوں کا تعلق انسان کے مستقبل سے بہت گہرا ہے ۔ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اس قسم کے دانشوروں نے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے نظریہ خواب سے بالکل استفادہ نہ کیا ہوگا۔ لیکن جن خیالات اور تھیوریوں کو انہوں نے بیان کیا ہے وہ علم نبوت سے محروم ضرور نظر آتی ہیں اور ان کے ڈانڈے بائبل یا قرآن کی تصریحات کی بجائے ہپوقریطس، افلاطون، ارسطو، میڈروس اور ہنری برگسان کے نظریات سے جا ملتے ہیں ان لوگوں کی تصنیفات کا مطالعہ کرنے سے ذہن کو آسودگی کی بجائے عجیب قسم کی بے چینی سی نصیب ہوتی ہے (مثال کے طور پر فرائیڈ کی انٹرپریٹشن آف دا ڈریمز Interpretation of dreams کارل ژنگ کی ٹرانسفرمیشن اینڈ سیمبلز آف دا لائیبڈو Transformation and Symbols of the libido اور ایڈلر کی دی نیورٹک کانسٹی ٹیوشن The Neurotic Constitution میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ جبکہ مسلمان دانشوروں کی تصریحات پڑھ کر سکون حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ابن سیرین، حسن بصری، ابن العربی، ابوحامد الغزالی اور ابن قیم کی کتب کا مطالعہ مفید ہے۔

اگرچہ خوابوں کی دنیا ایک بالکل الگ دنیا ہے جس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ خوابوں کا تعلق بھی روح کی دنیا سے ہے جس کے بارے میں قرآن نے کہا کہ تم بہت تھوڑا علم دیئے گئے ہو ﴿وما اوتیتم من العلم الا قلیلا﴾ تاہم یہ بات بالکل واضح ہے کہ خوش کن خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ قرار دیئے گئے ہیں۔ لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ (بخاری) الرؤیا الحسنۃ من الرجل الصالح جزء من ستۃ و اربعین جزء

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من النبوۃ کیونکہ زمانہ انقطاع نبوت میں رسول اللہ ﷺ کو خواب کے ذریعے ہی ہدایات ملتی تھیں۔ عمرہ ادا کرنے کا حکم بھی خواب کے ذریعے ہی دیا گیا جو دراصل فتح مکہ کی بشارت تھی اس کے علاوہ بے شمار چیزیں خواب کے ذریعے ہی رسول اللہ ﷺ کو دکھلائی اور بتائی گئیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب کے ذریعے ہی بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا﴿ ونادینہ ان یا ابرھیم قدصدقت الرؤیا انا کذالك نجزی المحسنین ﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کے عروج کے اشارات بھی خواب ہی کے ذریعے دیئے گئے تھے۔ خلاصہ کلام یہ کہ خواب ذہنی آوارگی اور پراگندگی کا نتیجہ ہی نہیں ہوتے کہ جن کا کوئی مفہوم و مدعا نہ ہو بلکہ بعض دفعہ حقیقت کے پیامبر بھی ہوتے ہیں اور انسان کے مستقبل سے ان کا تعلق گہرا ہوتا ہے جیسا کہ اس قصہ میں واضح ہے۔

☆ حضرت اسحٰق کے اس جملے میں ''کہ اللہ تجھ پر اور آل یعقوب پر اپنی نعمت پوری کریگا جس طرح تیرے بڑوں ابراہیم اور اسحٰق پر پوری کی۔ بے شک تیرا رب علم و حکمت والا ہے'' ﴿ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلٰى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرَاهِيمَ وَ اِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ یہاں نعمت سے مراد نعمت نبوت ہے جو یقیناً سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے۔ اس کے علاوہ خاندان نبوت سے تعلق اور دیگر دینی و دنیوی انعامات بھی داخل ہیں۔

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام نے نعمت کے ضمن میں اپنے بیٹے کا نام بھی لیا اور باپ دادا کا بھی، مگر اپنا نام تواضعاً نہیں لیا۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آخر میں انہ علیم حکیم کہہ کر واضح کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کی استعداد سے واقف ہے اور صفت حکمت کے تقاضے وہ ہر ایک کے مناسب حال اپنی نعمت کا فیضان کرتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

قصہ یوسف میں سائلین کیلئے سبق

﴿ لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴾

چونکہ یہ قصہ منکرین کی طلب پر وحی کیا جا رہا ہے تو کیوں نہ انہیں اس کے ذریعے ان کے کردار و انجام سے بھی باخبر کر دیا جائے کیونکہ محمد ﷺ کے ساتھ ان کا رویہ بھی برادان یوسف کا سا ہے۔اس لئے فرمایا کہ پوچھنے والوں کیلئے یہ محض قصہ ہی نہیں ، بڑی نشانیاں اور عبرتیں اس میں پنہاں ہیں ☆ قرآن کریم نے جس انداز میں باپ بیٹے کی بات چیت نقل کی ہے وہ علم اور حکمت نبوت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔لیکن اس کے مقابلے میں جو منظر بائبل اور تلمود نے بیان کیا ہے وہ نہایت ہی غیر سنجیدہ ہے۔یعنی یعقوب نے خواب سن کر یوسف کو خوب ڈانٹا اور کہا اچھا تو اب اس قسم کے خواب دیکھنے لگ گیا ہے کہ میں اور تیری ماں اور تیرے بھائی سب تجھے سجدہ کرینگے؟ وغیرہ .....بھلا کوئی باپ اپنے بیٹے کے عروج کی بشارت سن اس قسم کے جملے اس پر کس سکتا ہے.....اور کیا یوسف نے خواب خود گھڑا تھا یا تقدیر الٰہی کا فیصلہ تھا؟ اگر ایسی ہی بات تھی تو پھر یعقوب کے برافروختہ ہونے کا کیا معنیٰ جبکہ آپ خود بھی نبی تھے! لیکن بائبل کے مصنفین اگر نبیوں کو کاہنوں کے درجے سے بلند سمجھیں تو!!!

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھائیوں کی میٹنگ اور یوسف کے قتل کا مشورہ

﴿ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾

''جب بھائیوں نے آپس میں کہا یہ یوسف اور اس کا بھائی دونوں باپ کو ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم پورا جتھہ ہیں بے شک ہمارا باپ بہک گیا ہے۔''

بہرحال حضرت یوسف اور یعقوب کے درمیان ہونے والی یہ گفتگو راز نہ رہ سکی اور بھائیوں کو بھی کسی نہ کسی طریقے سے پتہ چل گیا۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا یعنی بھائیوں میں حسد کی آگ نے شعلہ بھڑکا دیا اور انہوں نے ایک دن اس موضوع پر میٹنگ کی۔ جس میں اس بات پر غور کیا گیا کہ ہمارے باپ کی توجہ ہماری نسبت یوسف کی طرف اور اس کے چھوٹے بھائی بنیامین کی طرف بہت زیادہ ہے۔ جس کا کوئی اخلاقی جواز نہیں بنتا، کیونکہ ہم باپ کے دست و بازو ہیں، مضبوط جتھہ ہیں۔ اس کی شان ہیں، آن ہیں، جوان ہیں، جبکہ یوسف اور بنیامین اس کیلئے کوئی فائدہ مند ثابت نہیں ہوسکتے الٹا ان کی حفاظت کی فکر رہتی ہے۔ یقیناً ہمارے باپ کا یہ رویہ نامناسب ہے۔ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ عام حالات میں شاید برادران یوسف کا اپنی یہ خاصیت بیان کرنا سمجھ نہ آئے کہ ہم پورا جتھا ہیں، خصوصا دور جدید کا فیشن جہاں ''بچے دو ہی اچھے'' کا سلوگن قومی ترانہ بن گیا ہو لیکن کنعان کے اس وقت کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو اس کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے، جہاں کسی آدمی کی عزت و سرداری کا انحصار ہی اس بات پر

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا تھا کہ اس کے کتنے گھبرو ہیں جو وقت آنے پر دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ معاشی نقطہ نظر سے بھی بیٹوں کی زیادہ تعداد خوشحالی کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا جیسا کہ موجودہ قبائلی علاقوں میں آج بھی یہ بات باعث افتخار سمجھی جاتی ہے۔

قتلِ یوسف کا مشورہ

﴿ اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ﴾

''یوسف کو قتل کر دو یا اسے کہیں دور پھینک دو تا کہ تمہارے باپ کی توجہ تمہاری طرف ہو جائے یہ کام کر لینے کے بعد تیکو کار بن جانا۔''

باپ کی مکمل توجہ کیسے حاصل کی جائے اس پر بھی غور ہوا۔ سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ یوسف کو قتل کر کے راستے سے ہٹا دیا جائے جائے تا کہ نہ اس کا وجود ہو، نہ ہمارا باپ اس سے محبت کر سکے۔ پھر ہماری طرف توجہ کئے بغیر اس کے پاس کوئی چارہ نہ رہے گا۔ ذرا دشمنی اور حسد کی نحوست تو دیکھو کتنی بھیانک سوچ پیدا کر دیتی ہے کہ بھائی کو قتل کرنے کے سے کم کسی بات پہ راضی نہیں ہو رہے۔ حالانکہ محبت اور توجہ زخم لگا کر حاصل نہیں کی جا سکتی اس کیلئے تو کسی کمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر جب انسان حسد کی آگ میں جلنا شروع ہو جائے تو پھر دنیا میں کوئی ایسا پانی نہیں ہے جو اس کی تپش کو ٹھنڈا کر سکے۔ اسی لئے اسلام میں اس کی شدید برائی بیان کی گئی ہے کہ حسد سے بچوں یہ اچھائیوں کو ایسے بے نشان کر دیتی ہے، جیسے خشک لکڑی کو آگ ایاکم والحسد فان الحسد یأکل الحسنات کما تأکل النار الحطب۔

ایک بولا یہ تو تم ایسے کہہ رہے ہو کہ یوسف نہ ہوا کسی بھیڑ بکری کا بچہ ہوا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے بغیر کسی حیل و حجت کے ذبح کیا جاسکتا ہے۔ حالانکہ کسی بے گناہ کو قتل کرنا بڑا سنگین جرم ہے اور وہ بھی ایک بھائی کو۔ دوسرے کہنے لگے پھر کیا کیا جائے ؟ وہ بولا ایک ترکیب میرے ذہن میں آئی ہے کہ یوسف کو کسی ویران میدان میں گم کردیا جائے اس طرح تمہارے باپ کی توجہ بھی حاصل ہوجائیگی اور یہ کانٹا بھی نکل جائیگا۔ قتل کے گناہ سے بچت بھی ہوجائیگی۔ کہنے لگے یہ تجویز مناسب بھی ہے اور قابل عمل بھی۔ لیکن اب اس خیال نے انہیں ستانا شروع کردیا کہ قتل کرنے کے گناہ سے تو بچت ہوگئی مگر ویران جگہ میں پھینکنا بھی تو جرم ہے۔ اس مرحلے پر شیطان نے ان کو یہ توبہ کی پٹی پڑھائی کہ اس گناہ کے بعد ہم بہت نیک لوگ بن جائیں گے۔

اک گناہ اور سہی کا فلسفہ

دیکھا شیطان رجیم کیسی گہری چالوں سے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ وہ اللہ کے غفور رحیم ہونے اور توبہ قبول کرنے کی رعایت کا کتنا غلط مفہوم انسان کے ذہن میں انڈیلتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انسان کے وہم و گمان سے کہیں زیادہ غفور رحیم اور کریم ہیں۔ توبہ قبول کرنے والے ہیں مگر اس بہانے کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر مطمئن ہوجانے کا مطلب تو خود اللہ عزوجل پر دلیری دکھانا ہے جو بجائے خود جرم ہے۔ اس نظریئے سے ان لوگوں کی ذہنیت کی ترجمانی ہوتی ہے جو خدا اور نفس کو یکساں راضی رکھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ کوئی ایسا موقع آجائے تو ان کا ووٹ نفس کے میلان کی طرف ہوتا ہے۔ ضمیر نامی چیز کو یہ جھوٹی تسلی دے لیتے ہیں کہ یہ مشکل وقت نکل جائے پھر دیکھنا کیسی زبردست قسم کی توبہ کرتے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ سب دھونے دھل جائیں گے۔ نفس کے بہکاوے کی یہ عادت اور ابلیس کی یہ چال بہت قدیمی ہے۔

واللہ غالب علی امرہ

﴿ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴾

" ایک کہنے والا بولا ! اگر تم نے ضرور ہی کچھ کرنا ہے تو اسے کسی اندھے کنوئیں میں ڈالدو کوئی آتا جاتا قافلہ اسے نکال کر لیجایگا۔"

اللہ سبحانہ وتعالی کی قدرت کا کمال یہ ہے کہ وہ دشمنوں کے گروہ میں سے ایک ہمدرد پیدا کردیتا ہے گویا دشمن اگرقوی است ، نگہبان قوی تر است۔ اب اللہ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے ان میں سے ایک کو یہ سب کچھ بہت خوفناک لگ رہا تھا لیکن وہ ان سب کے مقابلے میں اکیلا تھا۔ مکمل طور پر ان کی مخالفت مول نہیں لے سکتا تھا ۔ البتہ ایک کمتر برائی کا سوچ کر بولا جس طرح قتل کرنا اسی طرح کسی بے آباد جگہ پر چھوڑنا بھی تو گناہ ہے۔ اگر کسی درندے نے حملہ کردیا ، یا بھوک پیاس نے تڑپا دیا تو......؟ کہنے لگے اتنی باریکیوں میں مت جاؤ ورنہ یوسف سے چھٹکارا نہیں پاسکو گے۔ وہ بولا ایک تجویز ہے ، بولے ہاں بتاؤ کہنے لگا اگر تم نے یوسف کو راستے سے ہٹانا ہی ہے تو اسے قتل کرو نہ ویران جگہ چھوڑو بس کسی ایسے کنوئیں میں پھینک دو جہاں سے صرف قافلے گزرتے ہوں اور مقامی آبادی کا گزر تک نہ ہو۔ کوئی قافلہ باہر سے آیگا وہ اُسے لیجائے گا۔ یوسف کے قتل سے بھی بچ جاؤ گے اور مقصد بھی پورا ہو جائیگا۔ کہنے لگے ہاں یہ بات دل کو خوب لگتی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔ مقصد تو یوسف کو راستے سے ہی ہٹانا ہے ۔ اس بات پر سب نے اتفاق کرلیا ۔

باپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں

﴿ قَالُوْا يَاَبَانَا مَالَكَ لَاتَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنَاصِحُوْنَ ۝ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾

''ابا جان کیا بات ہے یوسف کے معاملے میں آپ ہمیں قابل اعتماد نہیں سمجھتے حالانکہ ہم بھی تو اس کے سچے خیر خواہ ہیں ، کل صبح اسے ہمارے ساتھ بھیجئے کچھ چرے چگے گا کھیل کود سے دل بہلا لے گا ہم اس کی پوری پوری حفاظت کرینگے'' ۔

اس مشورہ کے بعد سب مل کر والد کے پاس آئے ۔ آج لہجہ بڑا بدلا بدلا ہے ، جی جی کر کے بلا رہے ہیں ، یوسف کو پیار سے بھائی کہہ کر بلا رہے ہیں ، چمکار رہے ہیں ۔ حضرت یعقوب تاڑ گئے کہ آج کوئی مطلب ہوگا جو ان کا لب و لہجہ بدلا بدلا ہے ۔ وہ بڑے مؤدب ہوکر بیٹھے اور کہنے لگے ابا جان آپ ہر وقت یوسف کو اپنے پاس ہی کیوں بٹھائے رکھتے ہیں ۔ کہا تمہیں کیا اعتراض ہے ۔ کہنے لگے اعتراض کی بات نہیں ۔ آخر ہمیشہ گھر پر بند رہے گا تو اس کا وجود کیونکر مضبوط ہوگا ۔ پھر یہ کوئی محنت کا کام کاج بھی نہیں کرتا ۔ سیانے کہتے ہیں اس طرح بچوں کی نشو ونما رک جاتی ہے ۔ حضرت یعقوب بولے اس کی فکر نہ کرو یہ یہیں ٹھیک ہے تمہارے ہاتھ پاؤں کھل جائیں تو کافی ہے ۔ کہنے لگے یہ بات تو نہیں ابا جان آخر وہ ہمارا بھائی بھی تو ہے ہمیں بھی اس سے پیار ہے ۔ ہم بھی اس کے خیر خواہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کوئی دشمن تو نہیں ہیں کیا آپ کو ہم پر اعتبار نہیں ؟ حضرت یعقوب نے پوچھا آخر ان باتوں سے تمہارا مطلب کیا ہے ؟ کوئی خاص بات تو نہیں ۔ ہم تو آپ سے یہ درخواست کرنے آئے ہیں کہ آپ از راہ کرم صبح اسے ہمارے ساتھ جانے دیں ہم اسے شکار کرنا سکھائیں گے ، جنگل میں دوڑے پھرے گا ، اس طرح اس میں تندرستی اور توانائی پیدا ہوگی ، باقی آپ اس کی فکر ہرگز نہ کریں ہم اس کی پوری پوری حفاظت کرینگے ۔

☆ ان کا یہ کہنا کہ " یہ کھیل تفریح کریگا " اس سے فقہاء نے یہ نکتہ نکالا ہے کہ سیر و تفریح جائز کھیل ہے ۔ مطلق کھیل و تفریح جس میں معصیت کا کوئی پہلو نہ ہو مستحسن ہے ، اور ملاعبت کا جواز تو صراحتاً حدیث نبوی میں موجود ہے ۔ باپ سمجھ گئے کہ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں ، ان کے دل کی آواز اس سے مختلف ہے ۔ لیکن وقت سے پہلے کھل کر کچھ کہہ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس طرح دشمنی بن جاتی ہے ﴿ قَالَ اِنِّی لَیَحْزُنُنِی اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴾ کہا اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجنے کی کوئی خاص وجہ تو نہیں ، ماسوا اس خوف کے کہ تم کھیلنے کودنے والے لوگ ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ جنگل میں تم اپنے دھیان لگ جاؤ اور کوئی بھیڑیا آجائے اور حملہ کر کے یوسف کو کھا جائے اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے ۔ کہنے لگے ابا جان ہم اس کے گھبرو جوان بھائی ہیں ، بھلا ہم ڈوب نہ مرینگے ، جب ہماری موجودگی میں اس طرح کا اسے کوئی حادثہ پیش آجائے ﴿ قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّا اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴾ غرض اس طرح بہلا پھسلا کر باپ کو راضی کر کے یوسف کو ساتھ لے لیا ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہاں بائبل کا بیان پھر مختلف ہوجاتا ہے کہ یوسف کو خود باپ نے بھائیوں کے ساتھ بھیجا تھا جہاں وہ اپنے گلے چرا رہے تھے ۔ اور یوسف کے قتل کے منصوبے بنا رہے تھے ۔ اسے آتا دیکھ کر اچانک بھائیوں کے دل میں اسے قتل کرنے کا خیال پیدا ہوگیا اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ دیکھو یہ صاحب خواب چلا آرہا ہے ۔ جس کے سامنے ہم سب کو سجدہ کرنا پڑے گا آؤ ۔ اسے مارڈالیں اور پھر دیکھیں کہ اس کا خواب کیسے پورا ہوتا ہے جبکہ حضرت یعقوب کو ان کے حسد کی خبر تھی اوران کے شر کا اندیشہ بھی ۔ پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ اسے موت کے منہ میں بھیجتے ،اسلئے قرآن کا بیان ہی مناسب حال ہے ۔

جناب یعقوب یوسف کو رخصت کرتے ہیں

الغرض برادران یوسف اگلی صبح آپ کو ساتھ لیکر گھر سے نکلے ۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ باپ کے دل پر اس وقت کیا گزر رہی ہوگی ۔ تقدیر بھی کتنی زبردست چیز ہے انسان جانتے بوجھتے بھی اسے ٹال نہیں سکتا ۔ حضرت یعقوب کا دل کیوں نہ دھڑک رہاہوگا ، ان کا ذہن پریشان کیوں نہ ہو رہا ہوگا ۔ جبکہ وہ دن رات انکی تہمتی نگاہوں کو محسوس کرتے رہتے تھے ۔ بہر حال حضرت یعقوب نے بادیدہ تر اپنے بیٹوں کو بھائی کے ساتھ نرمی برتنے اور آرام پہنچانے کی تلقین کے ساتھ یوسف کو رخصت کر دیا ۔ لیکن دل میں دھڑکا لگا رہا ۔ جہاں تک نگاہ نے کام کیا دیکھتے رہے ۔ یوسف بھی بار بار باپ کو دیکھتے رہے ۔ یہ شکاری جب تک باپ کی نگاہوں میں رہے یوسف سے محبت کی اٹھکیلیاں کرتے رہے جونہی باپ کی نظروں سے اوجھل ہوئے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،تو یوسف کو ستانے لگے، دھول دھپے کے ساتھ طعن و تشنیع کے تیر برسانے لگے بنا پھرتا ہے باپ کا لاڈلا۔ باپ کے لاڈ نے بگاڑ رکھا ہے صاحبزادے کو فلما بعدوا عنه وصاروا به الی الصحراء القوه الی الارض واظهروا له مافی انفسهم من العداوة وبسطوا له القول و جعلوا یضربونه (روح المعانی) اب ہم دیکھتے ہیں اسے ہمارے ہاتھوں سے کون بچاتا ہے۔ وہ بھول گئے کہ مارنے والوں سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے۔

چاہ کنعان جمال یوسف سے روشن ہوتا ہے

﴿فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِه وَ اَجْمَعُوْا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴾

''پس جب اصرار کر کے اسے ساتھ لے گئے اور انہوں نے طے کرلیا کہ اسے ایک اندھے کنوئیں میں ڈالدیں تو ہم نے یوسف کو وحی کی کہ ایک وقت آئیگا جب تم ان لوگوں کو ان کی یہ حرکت جتاؤ گے اب تو یہ لوگ اپنے فعل کے انجام سے بے خبر ہو رہے ہیں''۔

کنعان سے باہر نکل کر وہ سیدھے اس علاقے میں گئے جہاں ان کی زمین تھی۔ اس علاقے کا نام بائبل کی روایت کے مطابق دوتن تھا جس کے ایک طرف جنگل اور دوسری طرف صحرا تھا۔ جہاں سے تجارتی قافلے اردن وغیرہ کی طرف سے گزرتے تھے۔ پہلے تو یوسف کو جسمانی طور پر سخت اذیت پہنچائی جب وہ ادھ موا ہو گئے تو ایک کنوئیں کو تلاش کیا جس کی تہہ میں ہلکا پانی تھا۔ وہاں پہنچ کر اس کے کنارے بیٹھ گئے اور حسب پروگرام موقع پا کر یوسف کو اس میں دھکا دیدیا اوپر سے سخت پتھر پھینکنا چاہا مگر یہودا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سختی کے ساتھ روکدیا ۔ ادھر حضرت یوسف اس اچانک ابتلاء سے گھبرا گئے ۔ لیکن کنوئیں کی تہہ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالی کے حکم سے جبرائیل آپہنچے تاکہ یوسف کو اپنی آغوش میں لے لیں ۔ آج یوسف کو جبرئیل کے پروں میں وہ سکون ملا جو ماں کی ممتا بھری گود اور باپ کی محبت وشفقت بھری آغوش میں بھی نہ مل سکتا تھا ۔ یعنی رحمت الٰہیہ نے یوسف کو اپنی آغوش میں لے لیا اور وحی کے ذریعے یوسف کو بتلا دیا گیا کہ یوسف گھبرایئے نہیں ایک وقت آئے گا جب تو ان لوگوں کو ان کی یہ حرکت جتلائے گا اور وہ اس فعل کے انجام بد سے بے خبر ہیں ۔

☆ اس جملے کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب یہ بات یوسف کو بتلائی جارہی تھی تو بھائیوں کو کچھ خبر نہ تھی اگر بھائیوں کو پتہ چل جاتا کہ یہ تو ہم یوسف کو بام عروج کی سیڑھی پر بٹھا رہے ہیں ، تو بقول مولانا محمد حسین شیخوپوری وہ خود چھلانگ لگا دیتے ۔ وہ تو اسے کنوئیں میں گرا کر یہ سمجھ رہے تھے کہ یوسف مقتول ہوگیا ، تقدیر مسکرا رہی تھی کہ یوسف تو محفوظ ہوگیا۔

☆ دوسرا یہ کہ ایسے حالات میں تو ان کو ان کی یہ حرکت جتلائے گا جہاں تیرے ہونے کا انہیں وہم وگمان بھی نہیں ہوگا اور تیسرا یہ کہ آج یہ لوگ بے سوچے سمجھے یہ حرکت کر رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے اور یہ اپنے فعل کے نتائج سے بے خبر رہیں گے ۔ یہی وجہ ہے کہ یوسف نے کنوئیں میں پھینکے جانے سے لیکر تخت بادشاہی پر متمکن ہونے تک کسی بھی مرحلے میں جزع وفزع کا مظاہرہ نہ کیا ۔ کیونکہ انہیں اپنے روشن مستقبل کا پورا یقین تھا ۔ اللہ کا وعدہ ہمیشہ ان کی نگاہوں میں رہا ۔ ان

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ لا یخلف المیعاد ۔

☆ قرآن نے وحی کا بتلایا جس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف کا شمار ان انبیاء میں سے ہے جنہوں نے بلوغت سے پہلے ہی وحی کا اعزاز حاصل کیا۔

☆ اس صورتحال سے یہ حقیقت سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ جسے اللہ بچانا چاہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔ جس شمع کی قدرت الٰہیہ فانوس بن کر خود حفاظت کرے اسے کوئی بجھا نہیں سکتا ۔ یہ ہے وہ سبق جو قرآن کریم اپنے قاری کو دینا چاہتا ہے ۔ بائبل اور تلمود ان ایمان افروز تصریحات سے بالکل خالی ہیں ۔ ان کا بیان قرآن سے بالکل مختلف ہے بلکہ قدرت الٰہیہ کے دخل و عمل کے تصور اور پیغمبرانہ وقار کے احساس سے بھی عاری ہے یعنی جب یوسف کو کنوئیں میں ڈالا گیا تو وہ بہت رویا ، چیخا ، بلبلایا ، ایک ایک کے سامنے گڑگڑایا ۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ ہمارے قصہ گو واعظوں کے علاوہ کچھ مفسرین نے بھی ان کی تقلید میں یوسف کے جزع وفزع کا حال لکھا ہے دیکھئے معارف القرآن وغیرہ) جس نے بھی یہ خیال کیا اس نے گویا یوسف کے معاملے کو ایک عام انسان کی نگاہوں سے دیکھا اور یہ بھول گئے کہ یوسف اللہ کے نبی تھے ۔ اللہ تعالی انہیں بڑی بلندیاں عطا کرنے والا تھا، خواب کے ذریعے بھی اشارہ کیا جاچکا تھا اور کنوئیں میں وحی کے ذریعے بھی ۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کا دل اللہ تعالی کے وعدوں پر سے ڈول گیا ہو اور قرآن کریم کا یہ مقام خود سکون و اطمینان قلب کی وجہ بھی بتا رہا ہے ۔ یہ ہے فرق سچے قرآن اور انسانی جذبات کے تحت لکھی جانے والی کتابوں کے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان، خواہ وہ آسمانی کتابوں کے طور پر ہی کیوں نہ پیش کی جاتی ہوں۔

☆ اونچی اڑان پر روانہ ہونے والا شاہین اپنی پرواز ہمیشہ نیچے سے جھک کر شروع کرتا ہے۔ اور پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ کو کنوئیں کی عاجزی پسند آگئی تو اپنے پیغمبر کے جمال کی رفاقت اسے نصیب کردی۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی جس جگہ بھی قیام کرتا ہے، اس مقام کی رفعت پر آسمان کی بلندیاں بھی رشک کرتی ہیں۔ اور بلاشبہ انہیں رشک کرنا ہی چاہیئے کیونکہ مہبط وحی کے جمال کی تابندگی، اس کے حسن کی درخشانی، اس کے کمال کی مہک اور نبوت کی خوشبو کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ کائنات کی سب سے گرانقدر چیز ہے، جو قوت بازو سے حاصل نہیں ہوسکتی دنیا کی ساری خوشبوئیں اور حسن و جمال مل کر اس کا بدل نہیں ہوسکتے۔ صل اللہ علیھم الف الف مرۃ بعدد کل ذرۃ

تاریخ کا پہلا ماتمی جلوس اور شام غریباں

﴿ وَجَآءُوْٓا اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ ﴾

" رات اندھیرے وہ روتے پیٹتے اپنے باپ کے پاس آئے اور کہنے لگے ابا جان ہم دوڑ کا مقابلہ کررہے تھے اور یوسف کو ہم نے سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا کہ ایک بھیڑیا آگیا اور اسے کھا گیا آپ کو ہماری بات کا یقین نہیں آئیگا خواہ ہم سچے ہی ہوں۔ اور وہ یوسف کے کرتے پر جھوٹ موٹ کا خون لگا کر لے آئے تھے، تب یعقوب نے صورتحال سمجھتے ہوئے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اصل بات یہ ہے کہ تمہارے نفس نے ایک بڑے کام کو آسان بنادیا ہے، اچھا صبر کرونگا اور بخوبی کرونگا جو بات تم بنا رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے"

توریت کے بیان کے مطابق بھائیوں نے یوسف کو کنوئیں میں پھینکنے سے پہلے بوقلمونی قبا اتار لی تھی جو حضرت یعقوب نے خاص طور پر یوسف کیلئے بنوائی تھی ۔ یوسف کو کنوئیں میں گرا کر بہانہ سوچنے لگے کہ باپ کو کس طرح مطمئن کرینگے اور تو کوئی بات ان کے ذہن میں نہ آئی ۔ باپ کا خدشہ ہی سامنے آگیا کہ کہیں اسے بھیڑیا ہی نہ کھا جائے ۔ بس اسی کو بطور بہانہ سامنے رکھ لیا اور اس کی قمیص کو جھوٹا خون لگا لیا تا کہ باپ کو یقین دلایا جائے ۔ عام طور پر یہ لوگ سرشام گھر واپس آجایا کرتے تھے لیکن آج مصنوعی رنج وغم کو ظاہر کرنے کیلئے ذرا دیر کر کے روانہ ہوئے ۔ اب رات کے وقت وہ باقاعدہ ماتم کرتے ہوئے واپس آئے ۔

- تاریخ انسانی میں یہ پہلا باقاعدہ ماتمی جلوس تھا جو برادران یوسف نے ایک معصوم کا خون بچانے کیلئے نکالا ۔ کیونکہ ماتمی جلوس نکالتے ہی وہ لوگ ہیں جو مظلومیت کا ڈرامہ کر کے اپنے جرم پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے ماتمی جلوس نکالنے کے موجد یہ سادات بنی اسرائیل ہیں گھر پہنچنے سے پہلے ہی سینہ کوبی شروع کردی اور مصنوعی رنج و الم ظاہر کرتے ہوئے بولے .....

ابا جان ..... ہم مارے گئے ..... لوٹے گئے ..... ان کی یہ بیقراری دیکھ کر حضرت یعقوب کا ماتھا ٹھنکا پوچھا مابالکم ارے بھئی کیا ہوا کچھ بتاؤ بھی .....ابا جان ہم کیا بتائیں ۔ حادثہ ہی اتنا ہولناک ہے کہ کاش آپ تک یہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر سنانے کیلئے زندہ نہ رہتے ..... کیا ہوا کوئی ریوڑ پر حادثہ ہوگیا اجری فی الغنم شیء..... نہیں نہیں ابا جان ..... پھر سسکیاں بھرنے لگ جاتے ہیں..... وایں یوسف بھی یوسف کہاں ہے۔ اب ان کے رونے میں شدت آگئی اور توڑ توڑ کر بولے ..... ابا جان ..... کیا بتائیں ..... ہوا یوں کہ ہم کھیل کود میں مشغول تھے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔ اور ..... اور اپنا سامان ایک جگہ اکٹھا کر کے یوسف کو اس کی نگرانی پر بٹھا دیا تو ایک بھیڑیا آیا ..... اور یوسف ..... کو کھا گیا۔

☆ مظلوم کا خون بچانے کیلئے جھوٹ موٹ کا رونا ظالموں کا پرانا وطیرہ ہے اس لئے محض آنسو دیکھ کر کسی کے مظلوم اور بے گناہ ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہے اسی لئے امام اعمش نے فرمایا لایصدق باك بعد اخوة یوسف یوسف کے بھائیوں کی اس چالاکی نے رونے کو قابل اعتماد نہیں رہنے دیا قاضی شریح نے فرمایا ہر رونے والا سچا نہیں ہوتا کیونکہ برادران یوسف بھی روتے ہوئے ہی آئے تھے۔ برادران یوسف نے اپنی مکاری کو سچ ثابت کرنے کیلئے مزید کہا کہ یہ دیکھئے ہمارے بھائی کا خون آلود کرتہ جو ہماری سچائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ویسے ہمیں پتہ ہے کہ ہم جو کچھ بھی کہیں گے آپ مانیں گے نہیں اگرچہ ہم سچے ہوں۔

☆ جب دل میں چور ہو تو بیان میں جھول ظاہر ہو جاتی ہے۔

☆ ﴿فاکلہ الذئب﴾ پر وقف کرنے کے بارے میں طلباء کا ایک لطیفہ ہے کہ اس طرح معنیٰ یہ بن جاتا ہے کہ ہم نے یوسف کو اپنے سامان کے پاس چھوڑا اور وہ اس سامان کو کھا گیا۔ اس لئے یہاں وقف ممنوع ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب کا طرز عمل

حضرت یعقوب سمجھ گئے کہ یہ ظالم میرے لخت جگر کو ٹھکانے لگا آئے ہیں اور بہانے کے طور پر میری ہی بات کو مجھ پر الٹ رہے ہیں ﴿ وَجَآءُوا عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴾ یعقوب نے دیکھا کہ کرتے پر خون تو لگا ہوا ہے۔ اسے غور سے دیکھا تو ان کا جھوٹ مزید کھل گیا۔ فرمایا کیا یہ کرتہ یوسف کا ہے۔ کہنے لگے ہاں! پوچھا یہ خون کس کا لگا ہوا ہے؟ کہنے لگے یوسف کا۔ فرمایا اس پر خون کے نشانات تو واقعی ہیں مگر یہ خون یوسف ہی کا ہے۔ سمجھ نہیں آتا! کہ کرتہ تو کہیں سے بھی کٹا پھٹا نہیں ہے، اس پر ایک بھی خراش نہیں ہے۔

مجرم اور قاتل کتنا بھی چالاک کیوں نہ ہو اپنے جرم کا کوئی نہ کوئی نشان ضرور چھوڑ جاتا ہے۔ کیونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ یہ سوال سن کر جواب میں ہکلانے لگے۔ حضرت یعقوب بولے۔ تمہارا خیال ہے کہ وہ بھیڑیا بڑا رحمدل اور مہذب تھا، جس نے کرتے پر تو خراش تک نہیں آنے دی لیکن میرے بیٹے کو سموچا نگل گیا ما اری بہ اثر ناب ولا ظفر ان ھذا السبع رحیم وقال تاللہ ما رءیت ذئبا احلم من ھذا اکل ابنی ولم یمزق علیہ قمیصہ گویا اس نے پہلے تو بڑے پیار سے یوسف کے جسم سے کرتہ بڑی احتیاط سے اتارا ہوگا۔ پھر بڑی محبت وعقیدت سے یوسف کو نوش جان کیا ہوگا۔

اب شرمندگی سے نظریں پھیر کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگ گئے کہ اس بات کا تو ہمیں خیال ہی نہیں رہا۔ گویا یہ سوال نصاب سے ہی خارج

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا فرمایا ایسے نہیں ہوسکتا یہ بات تو تمہارے نفس کی گھڑی ہوئی لگتی ہے ۔ اس نے تمہارے لئے ایک بڑی بھاری اور بھیانک بات کو معمولی اور خوشنما بنا دیا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ یہ تکا چل جائیگا ۔ اچھا میں صبر جمیل کرونگا جو بات تم بنا رہے ہو ۔ اس پر اللہ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے ۔

☆ صبر کے معنی سختیاں جھیلنا اور جمیل ایسی چیز جو خوشنما اور بھلی ہو ۔ صبر جمیل کا معنی ہے جس میں جزع و فزع اور تنگدلی نہ ہو، درد و الم کی شکایت نہ ہو، تقدیر کا شکوہ نہ ہو، حضرت یعقوب ایک نبی ہونے کے ناطے سے یوسف کے عروج کو جان چکے تھے ۔ وہ کیسے مان لیتے کہ یوسف کی زندگی ختم کی جاچکی ہے ۔ بلکہ اس معاملہ میں انہیں حکمت الٰہیہ کا ہاتھ نظر آرہا تھا اسی لئے فرمایا میں صبر جمیل کرونگا ۔ بغیر شکوہ و شکایت کے ،غم اور درد فراق جھیلتا رہوں گا ۔ تا آنکہ اللہ تعالی کی حکمت ظاہر ہو ۔

صبر جمیل کی مزید تشریح آگے آئیگی انشاء اللہ ۔

☆ سولت'' عربی میں نفس کی بہانہ سازی کو بہت خوشنما کرکے پیش کرنے کو کہتے ہیں ۔ قرآن نے برادران یوسف کے حسد و عداوت ، سازش و بہانہ سازی اور ان کی اس سوچ کو کہ ہمارا جرم اس طرح چھپ جائیگا ۔ ان سب مراحل کو صرف اس ایک لفظ سے بیان کردیا ہے حضرت یعقوب اللہ کے نبی بھی تھے ۔ انہیں یوسف کے خواب کی وجہ سے یقین تھا کہ یوسف کا کچھ نہیں بگڑسکتا وہ زندہ رہے گا ۔ آپ نے کسی آہ و زاری اور بے حوصلگی یا بیٹوں پر لعن طعن کرنے کی بجائے پیغمبرانہ شان کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاملہ اللہ کے سپرد کردیا اور پھر کرتے کی حالت بھی ان مہربانوں کی حالت

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کررہی تھی اسے دیکھ کر بھی آپ فورا معاملے کی تہہ تک پہنچ گئے تھے۔

☆ اس سے یہ مسئلہ نکلتا ہے کہ قاضی کو فیصلہ کرتے وقت ظاہری شواہد بھی مدنظر رکھنے چاہئیں اور یہ سنت انبیاء ہے بہرحال حضرت یعقوب علیہ السلام نے وہی کہا جو ایک پیغمبر کی شان کے لائق تھا اور ظاہر کردیا کہ مومن ہرحال میں اللہ کی تقدیر پر ایمان رکھتا ہے۔ جبکہ رونا دھونا، سینہ کوبی کرنا، چہرہ پیٹنا اور جزع وفزع کرنا جہلاء کا شیوہ ہے، انبیاء کا نہیں۔

لیکن اس کے برعکس تلمود کی روایت ہے کہ یعقوب نے یوسف کا کرتہ پہچان کر کہا آہ اسے کوئی بڑا درندہ کھا گیا ہے۔ یہ کہہ کر اپنا پیراہن چاک کرلیا۔ اور ٹاٹ اپنی کمر کے گرد لپیٹ کر کئی دن تک ماتم کرتا رہا۔ یعنی نہ تو آپ بیٹوں کے جھوٹ سے آگاہ ہوسکے اور نہ ہی آپ نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ گویا ایک عام انسان کی طرح ماتم کیا۔ اسی طرح بعض لوگوں نے تو یعقوب کیلئے باقاعدہ ایک بیت الحزن بھی تعمیر کرڈالا۔ جہاں بیٹھ کر آپ باقاعدہ اور بڑے منظم طریقے سے نوحہ گری کرتے تھے۔ نعوذ باللہ۔

غم یعقوب کی ناہموار تصویر کشی

ہماری عام تفسیروں میں اس موقع پر غم یعقوب کی جو تشریح کی گئی ہے وہ ناقابل قبول اور بائبل وتلمود کی بیان کردہ روایات کی تصدیق کرنے والی ہے تفسیر روح البیان میں علامہ آلوسی نے بھی ان باتوں کو نقل کیا ہے ان کی دیکھا دیکھی دوسرے مفسرین نے بھی یہی کچھ لکھا ہے اور ان کی تبیین کے مطابق اکثر واعظوں نے انہی رویات کو قلمبند کیا حالانکہ یہ سب کچھ ایک پیغمبر کی شایان شان ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح یہ بات بھی جھوٹ ہے کہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یعقوب کی خدمت میں ایک بھیڑیا پیش کیا گیا۔ اس سے آپ کے سوال و جواب ہوئے۔ یہ گفتگو بھی بعض لوگوں تک بڑی عجیب و غریب تفصیل کے ساتھ پہنچ گئی۔ یہ سب جھوٹ اور نامعقول باتیں ہیں۔ قرآن کریم نے جتنا اور جو کچھ بتایا وہی شان نبوت کے لائق ہے۔

کنوئیں میں سے یوسف کی رہائی کا انتظام

﴿ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴾

"ادھر ایک قافلہ آ گیا اور اس نے اپنے ماشکی کو پانی لانے کیلئے بھیجا اس نے جو کنوئیں میں ڈول ڈالا تو ایک بچے کو دیکھ کر چلایا واہ یہاں تو ایک لڑکا ہے۔ ان لوگوں نے اسے مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا اور جو کچھ وہ چھپا رہے تھے اللہ اس سے بے خبر نہ تھا"۔

بھائی تو یوسف کو اندھے کنوئیں میں پھینک کر مطمئن ہو کر واپس چلے گئے۔ لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندے کی حالت سے بے خبر نہ تھا۔ تفسیری روایات کے مطابق حضرت یوسف کنوئیں میں تین رات رہے اور اپنے رب سے مناجات کرتے رہے اللھم انی اسئالك باسمك المكنون المحزون یا بدیع السماوات والارض یا ذالجلال والاکرام ان تغفرلی و ترحمنی وان تجعل من امری فرجا و مخرجا وان ترزقنی من حیث احتسب ومن حیث لا احتسب کہا جاتا ہے کہ یہ دعا حضرت جبریل نے یوسف کو سکھائی نبی ﷺ نے فرمایا ان الفاظ سے دعا کیا کرو کیونکہ یہ اللہ کے پیارے بندوں کی دعا ہے الظوا بھولاء الکلمات فانھن دعاء

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصطفین الاخیار (روح المعانی)

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی نے یوسف کی رہائی کا بڑا شاندار انتظام کردیا نہ صرف کنوئیں سے نکلنے کا ، بلکہ وقت کی سب سے متمدن مملکت میں پہنچنے کا بھی ..... وہ یوں کہ حجازی اسماعیلیوں کا ایک قافلہ ادھر سے گزرا ۔ اس نے کنعان کے باہر پڑاؤ ڈالا۔ یہ قافلہ شام سے ہوکر مصر کی طرف جا رہا تھا ۔ کیونکہ اس قسم کے قافلے مکے اور حجاز کے دیگر علاقوں سے شام کی طرف جاتے اور وہاں سے سامان تجارت خرید کر مصر و فلسطین کی طرف جایا کرتے تھے ۔ یہ بے آباد کنواں عام گزرگاہ سے الگ تھا ۔ چونکہ قافلے بھی ایک کنارے ٹھہرا کرتے تھے ۔ انہیں پانی کی ضرورت پڑی تو تلاش میں اس کنوئیں کی طرف آ نکلے ۔ یہ بات ملحوظ رہے کہ قدرت الٰہیہ حضرت یوسف کو مصر پہنچانے کے انتظامات کر رہی تھی ۔ چنانچہ ایک آدمی نے پانی نکالنے کیلئے کنوئیں میں ڈول ڈالا ۔

انسان کی یہ عادت ہے کہ جب وہ کنوئیں میں ڈول ڈالتا ہے تو جھک کر ضرور کنوئیں میں دیکھتا ہے ۔ جب اس نے کنوئیں میں جھانکا ، تو حسن یوسف کی تابندگی سے اس کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں ۔ اس نے سوچا چاند تو افق آسمان پر دمکتا ہے ۔ یہ کنوئیں کی گہرائی میں کیسے اتر آیا؟ بے اختیار وہ پکار اٹھا

﴿ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴾ واہ یہاں تو ایک لڑکا ہے ۔ اس کا نعرہ سن کر قافلے والے دوڑے چلے آئے ۔ انہوں نے یوسف کو کنوئیں میں سے نکالا اور اسے مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا ۔ لڑکا بے شک خوبصورت تھا لیکن قافلہ تجارت کیلئے مصر جا رہا تھا ۔ اور اس زمانے میں انسانوں کی تجارت بھی بھیڑ بکریوں کی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ہوا کرتی تھی ۔ اور یہ لڑکا تو چندے آفتاب اور چندے ماہتاب تھا اور صورت کے ساتھ ساتھ نہایت خوب سیرت بھی ، کہ کنوئیں میں چپ چپ بیٹھا ہوا تھا ، باہر نکلا تو بھی کوئی شور شرابہ نہیں کیا ، کوئی بھاگنے کی کوشش نہیں کی ۔ کوئی گالی گلوچ نہ کی ، کوئی شکوہ وشکایت نہ کی ، نہ اپنی حیثیت سے متعارف کرایا ، نہ بھائیوں کے ظلم کی کہانی سنائی ۔ بس خاموشی سے اپنے آپ کو تقدیر کے حوالے کر دیا ۔ انہوں نے بھی اسے مال تجارت سمجھ کر چھپا لیا کہ بات زیادہ نہ پھیلے اور کوئی دوسرا دعویدار بھی پیدا نہ ہو جائے قرآن مجید نے اس موقع پر کیا خوبصورت پہلو پیش کیا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةٍ وَاللّٰهُ عَلِيم بِمَا يَعْمَلُوْنَ کہ بے شک انہوں نے اسے چھپا لیا مگر اللہ خوب جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہے ہیں ۔ یعنی اس کی نظر سے نہ تو برادران یوسف کی کاروائیاں پوشیدہ تھیں نہ اہل قافلہ کے جذبات ۔

یوسف کی خرید و فروخت

﴿ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ وَّكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ﴾

" آخرکار انہوں نے اسے تھوڑی سی قیمت بدلے بیچ ڈالا اور وہ اس کی قیمت کے معاملے میں لاپرواہ سے تھے"

مفسرین نے بائبل اور تلمود کی روایت کی بنا پر کہا ہے کہ قافلے کے پڑاؤ کی خبر جب بھائیوں کو ملی تو وہ انہیں ڈرانے دھمکانے لگے اور کہنے لگے یہ ہمارا بھاگا ہوا غلام ہے ۔ آخر معمولی قیمت بیس درہم میں یوسف کو بیچ دیا ۔

درہم ساڑھے تین ماشے چاندی کا ایک سکہ ہوتا تھا اور دینار سونے کا جو قیمتی ہوتا تھا ۔ چونکہ برادران یوسف کو تجارت مقصود نہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ وہ بھی دام بڑھاتے جو انہوں نے دیدیا لے لیا وکانوا فیه من الزاهدین وہ قیمت لینے کے معاملے میں حریص بھی نہ تھے ان کا مقصد تو یوسف کو باپ سے دور بھیجنا تھا سو ان کا یہ مقصد بڑی آسانی سے پورا ہو رہا تھا ۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ بھائی تجارت میں شریک نہ تھے کیونکہ ان کے اگلی صبح آنے سے پہلے ہی یہ قافلہ یہاں سے کوچ کر چکا تھا ، اور مصر پہنچ کر اسے فروخت کر دیا ۔ چونکہ مال مفت تھا ۔ اس لئے معمولی قیمت پر بیچ دیا ۔خود بائبل اور تلمود کے بیانات میں یہاں کافی تضاد ہے ۔

☆ حضرت یوسف کی زندگی کا یہ پہلو بھی بڑا عجیب ہے ، چھوٹی عمر ، والدہ کا انتقال ہو چکا ہے ، ایک باپ ہی کی محبت بھری آغوش تھی ، وہ بھی چھن گئی ، وطن چھوٹا ، بھائیوں کی جان سوز دشمنی حاصل ہوئی ۔ آزادی کی خواہش کی ، غلامی ملی مگر ان تمام ناموافق حالات میں بھی آہ و زاری کی نہ نالہ وشیون بپا کیا ، نہ بلبل سے گلہ نہ صیاد سے شکوہ ، موسم بہار میں قید لکھی تھی سو قبول کر لی ۔ جہاں ایک طرف تسلیم و رضا کی ایک بلندترین مثال ہے ۔ وہاں اللہ عزوجل کے وعدہ پر غیر متزلزل اعتماد و یقین کا اظہار بھی ۔

یوسف بازار مصر میں

حضرت یوسف ایک غلام کی حیثیت سے برائے فروخت مصر پہنچے تو شاہ مصر ریان بن ولید کے وزیر اعظم نے قیمت دیکر یوسف کو خرید لیا ۔ یہاں ان روایات کا تذکرہ کرنا بھی ضروری ہے جن سے ہماری کتابیں بھری پڑی ہیں ۔ کہ یوسف کی خریداری کیلئے فلاں آیا فلاں آیا حتی کہ ایک بڑھیا سوت کی ایک اٹی لیکر آئی کہ قیامت کے دن میرا نام بھی یوسف کے خریداروں

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل ہو جائے ، اس طرح کی باتیں علامتی طور پر تو شاید کوئی معنیٰ رکھتی ہوں لیکن سند و معقولیت کے لحاظ سے کوئی وزن نہیں رکھتیں قرآن نے صرف اتنا کہا کہ معمولی قیمت پر بیچے گئے ، بکنے والے نے اپنے قیمتی ہونے کا تاثر دیا نہ بیچنے والوں نے دام بڑھانے کی کوشش کی ۔ اگر بھائیوں نے بیچا تب بھی اور اگر مصر میں قافلے والوں نے فروخت کیا تب بھی معمولی قیمت ہی تھی اور ویسے بھی یوسف جیسے انسان کی قیمت کا تعین کون کر سکتا ہے یہ تو کوئی یعقوب سے جا کر پوچھے کتنی قیمت میں بھی فروخت ہوئے ہوں بہر حال معمولی ہی تھی ۔ بقول مولوی عبدالستار مرحوم

اگر لاکھ زر و مال دکھلاتا کوئی یعقوب کہتے نہیں دیتے ہم

یوسف عزیز مصر کے گھر

﴿ وَقَالَ الَّذِی اشْتَرَاهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاتِهِ اَكْرِمِیْ مَثْوَاهُ عَسٰی اَنْ یَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾

''اور مصر میں جس شخص نے یوسف کو خریدا اس نے اپنی بیوی سے کہا اس کو اچھی طرح رکھنا ممکن ہے ہم اسے اپنا بیٹا بنا لیں اس طرح ہم نے یوسف کیلئے سرزمین مصر میں قدم جمانے اور معاملہ فہمی کی تعلیم دینے کا انتظام کر دیا''

جس شخص نے یوسف کو خریدا تھا بائبل میں اس کا نام فوطیفار آیا ہے ۔ قرآن نے اس کا نام نہیں لیا صرف عہدہ ذکر کیا یعنی عزیز مصر اور تلمود میں لکھا ہے کہ وہ شاہی محافظوں کے دستے کا افسر تھا جس کا تعلق شاہی خاندان سے تھا ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص کوئی بہت قابل عزت

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدیدار تھا، بعض نے اسے وزیر اعظم بتایا ہے۔ کچھ کہتے ہیں کہ شاہی خزانہ کا نگران تھا اور اقتدار میں پوری طرح شریک تھا۔ بعد میں حضرت یوسف بھی اس کے عہدے پر فائز کیے گئے جو اصلا حکمران ہی سمجھے جاتے تھے۔ اللہ نے کنعان کے ایک چھوٹے سے دیہات سے اٹھا کر یوسف کو اعلی شاہی تربیت دلانے کا خاطر خواہ انتظام کیا۔ فوطیفار نے اس ہونہار بردا کے چکنے چکنے پات، چہرے کے آثار اور عادات و اطوار دیکھ کر چند ہی دنوں میں اندازہ لگالیا تھا کہ یہ لڑکا اصلاً غلام نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی بیوی سے کہا دیکھو اس کو عزت و احترام سے رکھنا، ہوسکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے نفعمند ثابت ہو اور ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں۔ اس نے اپنا سارا گھر بار اور علاقے کی دیکھ بھال یوسف کے سپرد کردی۔ توریت میں ہے کہ حضرت یوسف کے حسن انتظام سے فوطیفار کی آمدنی دوگنا ہوگئی۔

یہ میاں بیوی لاولد تھے اور اولاد کی تمنا رکھتے تھے بیوی کا نام قرآن میں ہے نہ توریت میں البتہ تلمود میں زلیخا آیا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس بات پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ توریت میں عزیز مصر کا نام فوطیفار ہے لیکن اس کی بیوی کا نام زلیخا کہیں نہیں لکھا ہے۔ معلوم نہیں ہمارے مفسرین کو یہ نام کہاں سے پتہ چل گیا ہے۔ شاید مولانا مرحوم کی نظروں سے تلمود کا وہ مقام نہیں گزرا جہاں فوطیفار کی بیوی کا یہی نام آیا ہے وہیں سے یہ نام مسلمانوں میں چل پڑا۔ بہرحال عزیز مصر نے بہت جلد یوسف میں وہ ساری خوبیاں محسوس کرلیں جو ایک شریف النفس، نجیب الطرفین اور بلند کردار والے ایک آزاد انسان میں ہوسکتی ہیں۔ تبھی وہ ان سے اتنا متاثر ہوا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بیٹا بنانے پر تیار ہوگیا۔ یہ ایک بالکل انہونی بات تھی کہ کسی زرخرید غلام کو اس تاریک دور میں شاہی محل میں بیٹے جیسی عزت سے سرفراز کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے اس نے غلام کی حیثیت سے آنے والے کی تربیت کا انتظام شاہی محل میں کس طریقے سے کردیا۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی مشیت یہ تھی کہ وہ یوسف کو پیغمبرانہ خصائل و خاندان نبوت میں انسانیت کی اعلیٰ ترین تربیت کے ساتھ ساتھ مصر جیسے متمدن ماحول کی تربیت سے بھی آشنا کرے۔ کیونکہ آگے چل کر انسانیت کی فلاح و بہبود کا عظیم الشان کارنامہ ان کے ہاتھوں پورا ہونا تھا۔ چنانچہ انہیں کنعان سے شاہی محل میں لا کر اور یہاں بھی انہیں عزت و شرف کا مستحق بنا دیا۔ اسی طرح اس نے حضرت یوسف کے مصر میں قدم جمانے کی صورت پیدا کردی اور معاملہ فہمی کی تعلیم دینے کا انتظام بھی کردیا ﴿ وَكَذَالِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

☆ وکذالک سے مراد ہے کہ جس طرح ہم ان کو پہلے اندھے کنوئیں سے نجات دے چکے تھے۔ اسی طرح ایک بڑے حکومتی عہدیدار کے گھر میں جگہ دیکر تربیت حاصل کرنے کا موقعہ دیا، جو آگے چل کر انہیں کام دیگا۔ یہ نہیں کہ سب کچھ آپ سے آپ ہورہا تھا جیسا کہ جاہلی قوموں کا عقیدہ ہے بلکہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی کی مشیت سے ہوتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ ان حقیقتوں اور اللہ عزوجل کی قدرتوں سے واقف نہیں ہیں۔

☆ تاویل الاحادیث سے یہاں مراد معاملہ فہمی ہے اور اسی کی تشریح مزید آگے آرہی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد یوسف میں مصر کا تمدن

﴿ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى آتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴾

''جب وہ سن رشد کو پہنچ گیا تو ہم نے اسے فیصلے کی قوت اور علم عطا کر دیا اور ہم اسی طرح نیکو کاروں کا جزا دیا کرتے ہیں۔''

حضرت یوسف نے جس ماحول میں پرورش پائی تھی اور اب تقدیر انہیں جہاں لے آئی تھی۔ دونوں کے ماحول میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ کنعان کی زندگی دیہاتی صحرائی تھی۔ یہاں اور شمالی عرب کے علاقے میں کوئی باقاعدہ منظم ریاست نہ تھی نہ تہذیب و تمدن کی ترقی۔ معمولی سے جھونپڑے، سادہ پہناوا، کھیتی باڑی، بھیڑ بکریاں پالنے اور جنگلی جانوروں کے شکار پر گزر بسر تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ خاندان نبوت کا تقویٰ، روحانیت، للّٰہیت، عصمت و عفت، خشیت الٰہی اور خلوص جیسی چیزیں اپنی اصلی صورت میں موجود تھیں۔ جبکہ مصر کی تہذیب سرمایہ دارانہ تمدن، عالیشان محلات، زرق برق لباس، پرتکلف غذائیں، فیشن پرستی، شوق خود نمائی، ذوق محبوبی، ریاکاری، کذب و منافقت، طوفان فسق و فجور اور کفر و الحاد کی گرم بازاری سے عبارت تھی۔ تاریخی روایات و مشاہدات اور مستند تفاسیر سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس دور کا مصر آج کے یورپی ماحول سے ہرگز کم نہ تھا۔ بلکہ آج کی مغربی تہذیب و تمدن اس تہذیب کا نمونہ ہے۔ بلند و بالا عمارات، اسباب عیش و نشاط اور ایجاد فیشن کا اہتمام کے علاوہ آرٹ اور جدید تفریحات کا ذوق بھی جنون کی حد تک پہنچا ہوا تھا۔ فنون

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ میں رقص و موسیقی، سنگ تراشی، مصوری نہایت عروج پر تھی۔ نیز بے پردگی اور عریانی بھی اس تمدن کا جزو لازم تھا۔ عورت کو وہی آزادی اور برتری حاصل تھی جو اس وقت کی جاہلیت میں ہے۔ مصری تہذیب کا یہ سارا نقشہ قرآنی اشارات میں بھی موجود ہے۔

یہ تھا وہ ماحول جہاں یوسف علیہ السلام نے کام کرنا تھا۔ اس کیلئے جس تجربے، واقفیت اور ماحول اور بصیرت و احتیاط کی ضرورت تھی، اس کے نشو ونما کا اس بدوی زندگی میں کوئی موقع نہ تھا۔ اس لئے قدرت نے آپ کیلئے یہ موقع فراہم کیا اور عزیز مصر نے آپ کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے اپنی جاگیر کا انتظام آپ کے سپرد کر دیا۔ گویا بادشاہی کی تربیت کی پہلی منزل پر آپ نے قدم رکھ دیا۔

رنگ و نکہت کا ہے اک طوفان ہر جانب برپا
اور اس پر شوخیاں، حسن کرشمہ ساز کی

یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا یوسف میں یہ پسندیدہ اطوار، بلند اخلاق، ناقابل یقین کمالات کہاں سے پیدا ہوگئے، کس یونیورسٹی کی تعلیم اور کس مکتب کی تدریس نے انہیں آداب جہانبانی سکھائے۔ قرآن مجید نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ سب کچھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مشیت کے ماتحت تھا۔

حضرت یوسف پر ایک نئی افتاد

دیکھ اے ناموس تقوی ضبط کا دامن نہ چھوڑ آرہا ہے آزمائش کو تیری حسن و شباب

کسی عارف نے کیا خوب کہا ربما کثرت المنن فی المحن لگتا ہے کثرت انعامات کثرت امتحانات میں پوشیدہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی اس کی واضح دلیل ہے۔ بچپن کی پہلی مصیبت یا آزمائش نے کنعان کی بدوی زندگی سے نکال کر مصر کے گہوارہ تہذیب و تمدن میں پہنچا دیا۔ غلامی کی صورت تھی مگر آقائی نصیب ہوگئی۔ عزیز مصر کے ہاں یوسف کا قیام اندازاً تین سال رہا۔ کیونکہ جب آپ مصر لائے گئے تو سترہ برس کا سن تھا۔ جب بیس برس کے ہوئے تو یوسف پر بھرپور جوانی آئی، جوانی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں علم نبوت اور حکمت و رسالت جیسی خوبیاں بھی عطا فرما رکھی تھیں، حسن صورت اور حسن سیرت کی دولت سے تو پہلے ہی مالا مال تھے۔ جمال و رعنائی کا آپ پیکر مجسم تھے، چہرہ شمس و قمر کی طرح تاباں، نیک نیتی، حسن خلق، تحمل مزاجی، وسعت ظرفی اور عالی فطرت جیسے اوصاف سے تو آپ پہلے ہی متصف تھے لیکن اب جوانی کا موسم بہار بھی آگیا۔ نبی یوں بھی بے حد حسین ہوتا ہے۔ اب تو صانع حسن اور خلاق عالم نے خود سنوارا حسن یوسف کو۔ اب تو چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہوگئے۔ بیس سال کی عمر کی نوخیز جوانی اور پھر جوانی بھی ایک نبی کی۔ جوانی کی روانی میں جب شرم و حیا کی سرخی بھی پیدا ہوجائے تو اس میں رعنائی و زیبائی کے ساتھ ساتھ حیرت انگیز وقار بھی پیدا ہوجاتا ہے۔

﴿ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ یہ ساری ظاہری و باطنی خوبیاں حضرت یوسف کے سراپے میں جمع تھیں، جوانی علم و حکمت اور رعنائی و زیبائی کے آنے کے ساتھ ایک نئی آزمائش اور افتاد کا سامنا کرنا پڑ گیا۔ اگرچہ پچھلی آزمائشیں بھی کوئی کم نہ تھیں کہ یہ بھی آن حاضر ہوئی۔ یہ آزمائش تھی جوانی کی، عفت و عصمت

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ،حسن ظاہری اورکمال باطنی کی ، باہر والوں کی طرف سے نہیں گھر کی مالکہ کی طرف سے ۔ پچھلی آزمائشیں تو حوصلے اور ذہن و دماغ کی تھیں مگر یہ جذبات کی آزمائش تھی ۔ اس لحاظ سے سب سے بڑی ، سب سے ہوش ربا اور سب سے نازک ، ہولناک ، کیونکہ انسان ساری دنیا سے ٹکر لے سکتا ہے وہ پہاڑوں کی بلندیاں پائمال کرسکتا ہے ، وہ سمندروں کا سینہ چیر سکتا ہے ، وہ کائنات کی وسعتوں کو ماپ سکتا ہے مگر نفسانی خواہشات کا ایک ہلہ بھی نہیں سہہ سکتا ۔ جذبات کی ایک ادنی سی کشش کا مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ اس آزمائش سے بڑے بڑے لوگ مغلوب ہوجاتے ہیں ۔ تاج و تخت ٹھکرا دیتے ہیں ، عقل و خرد کو خیرباد کہہ دیتے ہیں ، فرزانگی پر دیوانگی کو غالب کردیتے ہیں ۔ مگر انبیاء کی شان ہی نرالی ہوتی ہے ۔ انہیں اللہ عزوجل کی طرف سے یہ قوت بھی حاصل ہوجاتی ہے کہ ان کا بال عصمت کبھی بیکا نہیں ہوسکتا ، یہی انسانی عظمت کا شاہکار ہے ۔ اللہ کی دستگیری سے یوسف اس آزمائش میں بھی پورا اترے ۔ جب بیگم صاحبہ لڑکھڑا گئیں ۔ اس نے حرص و ہوا کا جال بڑی چابکدستی سے بچھایا ۔ اس کی نیت میں فتور آگیا وہ عورت جو مالکہ تھی بندی بے دام بننے پر تل گئی ۔ وہ جسے ماں بننا تھا ، دشمن عصمت وایمان بن گئی ، آرائش حسن میں تو وہ پہلے بھی کم نہ تھی اب مزید بننے سنورنے لگ گئی ۔ اس کی آنکھوں میں بے باکی چمکنے لگی ۔ کئی بار اس نے اشاروں ، کنایوں سے یوسف کو باور کرانے کی سعی کی کہ یہ ساری حشر سامانیاں تمہارے لئے ہی تو ہیں ۔ یہ سارا اہتمام تمہارے نگاہ التفات کی خاطر ہی تو ہے مگر فرزند ابراہیم ،لخت جگر یعقوب نے اس پہلو پر کبھی توجہ نہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ۔ یوں بھی جس کی نظروں میں خلاق عالم کا حسن حقیقی سمایا ہوا ہو ، وہ اس قسم کے حسن ظاہر کو کیا حیثیت دے گا ۔ اس کے نزدیک یہ تو ایسے ہی ہے جیسے گوبر پر چاندی کے ورق لگادیئے جائیں ۔ نبی کی نگاہ میں حسن عصمت و وقار کا نام ہوتا ہے غیروں سے آنکھ لڑانا اور عصمت کو نیلام کرنا حسن نہیں ، ظلم کہلاتا ہے ۔ یوسف کی رگوں میں نسلا بعد نسل خاندان نبوت کا خون دوڑ رہا تھا اس لئے آپ نے بھی کبھی اس کی کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا اس کی ہر تدبیر کو ناکام بنادیا ، زلیخا نے جب دیکھا کہ یہ آنکھوں کے اشارے نہیں سمجھتا تو کھل کر یوسف کو ورغلانا اور رجھانا شروع کردیا لیکن آپ نے کبھی پکڑائی نہ دی ۔

زلیخا کی وارفتگی کی انتہاء

﴿ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْ اَحْسَنَ مَثْوَایَ اِنَّهٗ لَایُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾

''یوسف پر وہ عورت ڈورے ڈالنے لگی جس کے گھر میں وہ تھا ایک دن سارے دروازے بند کرکے کہنے لگی یوسف آجا۔ یوسف نے کہا اللہ کی پناہ میرے رب نے مجھے اچھا ٹھکانہ دیا اور میں یہ گھناؤنا کام کروں ؟ اور یہ تو طے ہے کہ ظالم کامیابی نہیں پاسکتے''

اور ایک دن تو حد ہوگئی ، گھر میں تنہا تھی ، شہوانی جذبات کے ہاتھوں مجبور ہوگئی ۔ یوسف بھی ایک کمرے میں اکیلے تھے ۔ اس نے سب دروازے بند کردیئے اور کبھی لجاجت سے ، کبھی رعب سے ، کبھی منت وآہ و زاری سے ، کبھی ترغیب اور کبھی ترہیب سے مطالبہ کرنے لگی کہ مجھے شاد کام کرو ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ قرآن نے فی بیتہ کی بجائے فی بیتھا کہہ کر اس دور میں مصر تمدن کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس تمدن میں عورت بڑی حد تک آزاد اور خود مختار تھی ☆ نیز یہ ہر دور میں اہل بیت سے مراد گھر والی ہی سمجھی جاتی ہے۔ تو امہات المؤمنین اہل بیت رسول سے باہر کیوں سمجھی جاتی ہیں؟

☆ حرامکاری آج بھی تہذیب فرزنگ میں عیب نہیں سمجھی جاتی تو اس وقت کہاں سمجھی جاتی ہوگی بلکہ عیب تو یہ ہے کہ عورت کی طلب پوری نہ کی جائے۔

زلیخا کا اصرار معصیت

قالت ھیت لک میری طرف دیکھو تمارے لئے آج خوب سج دھج کے آئی ہوں۔ میری طلب پوری کرو، میرے طوفان کو پر سکون کرو، میں تمہاری ہوں، تمہاے بغیر جی نہیں سکتی، تمہارے بغیر کسی کو چاہ نہیں سکتی، تمہاری محبت رگ وپے میں سرایت کر چکی ہے۔ میری روح میں سما چکی ہے۔ میں ساری دنیا کو تمہاری خاطر ٹھکرا دوں گی۔ تمہارے برق پاش حسن نے مجھے بے خود کر دیا ہے۔ تمہاری نیکی تقوی اور پاکیزگی کو مانتی ہوں مگر اب بات میرے بس سے باہر نکلی جا رہی ہے۔ آؤ ایک بار دل کے ارمان پورے کر لیں بعد میں توبہ کر لیں گے۔ میری طرف توجہ کرو، بے شک تم حسین ہو مگر میں بھی کم نہیں ہوں، جوان رعنا ہوں۔

حضرت یوسف کیلئے یہ مرحلہ سخت امتحان کا تھا، شاہی خاندان کی جوان عورت، بے پناہ حسن سے شعلہ بداماں، آرائش و زیبائش میں اپنی مثال، حسن رخ کے ساتھ ساتھ اقتدار اور شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ، مرغن غذاؤں اور حسن پرست اداؤں کی کاٹ۔ عشوہ طرازیوں سے پوری طرح مسلح، محبوب و

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلوب نہیں ، سراپا طلب و عشق ، دروازے سارے بند ، کسی رقیب روسیاہ کا ڈر نہیں ۔ اور خود یوسف بھرپور حسن سے مالا مال ، چڑھتی جوانی ، خوبرو و خوش جمال ، معاملہ محبت کا نہیں محبوبیت کا ہے ۔ طلب کا نہیں مطلوبیت کا ہے ۔ چاہنے کا نہیں ، چاہے جانے کا ہے ۔ پھر طلب ہے تو کیسی ، دیوانگی کی طلب اور دل باختگی کا تعاقب ۔ لیکن یوسف جس کی نظروں میں حسن حقیقی سمایا ہوا تھا وہ اس ظاہری حسین اور بباطن ہرجائی عورت ، جو اپنے معزز خاوند کے ساتھ بے وفائی کی مرتکب ہو رہی تھی ۔ خطرناک ارادوں والی عورت کی ناہنجار آرزو کو کیونکر قبول کرتے ۔ اس پیکر عصمت ، امین نبوت ، مہبط وحی نے اللہ کریم کی عنایت خصوصی سے معاذ اللہ کہہ کر مصری عورت کو نصیحت کرنا شروع کر دی کہ تمہارا یہ مطالبہ بے جواز ہے اور میں اپنے محسن حقیقی کی ناشکرگزاری کیسے کروں ، جس نے ہر مرحلے پر مجھے سہارا دیا ۔ مجھ بے نوا کو نوا بخشی ، بے مکان کو ٹھکانہ دیا میں کنوئیں کی گہرائیوں میں پڑا تھا اس نے مجھے وہاں کی پستیوں سے نکال کر شاہی محلات کی رفعتوں سے ہمکنار کیا ، میں تو اس سوچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور پھر تیرے خاوند کے بھی مجھ پر احسانات ہیں اس نے مجھے اس گھر میں بیٹوں جیسی عزت دی ، مجھے اعتماد کے قابل جانا ، کیا میں اس کے حرم کو پائمال کروں اس کے اعتماد کو یوں مجروح کروں ؟ وقتی جذبات کی تسکین کیلئے تا زندگی زمانہ و ضمیر کا مجرم بنا رہوں ۔

کون ہے جو ایسی حالت میں اپنے آپ پر قابو پا سکتا ہو ۔ جو مچلتی ہوئی خواہشات ، لڑکھڑاتی ہوئی ہوس ، چھلکتی ہوئی طلب اور ہوش ربا تقاضوں کو دھکیل سکتا ہو ۔ عفت و پاکدامنی کا کونسا پہاڑ ہے جو ان ننگی بجلیوں کی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاب لا سکے ؟ یہ کوہ عزیمت ، یہ جبل عفت ، یہ پیکر شرافت ، یہ مجسمہ حیاء ..... یہی بیس سالہ نوجوان یوسف تھا ، جسے حسن کی کوئی بجلی تپش بداماں نہ کر سکی ۔ جسے کوئی رغبت مائل نہ کر سکی ۔ جس کی عظمت کا اعتراف خود صیاد (زلیخا) نے ان لفظوں میں کیا '' یہ میں ہی تھی جس نے اسے بہکانے کی کوشش کی ۔ مگر اس کے دامن عفت پر تار نہ پڑ سکا۔ اس نے ذرا سی بھی لڑکھڑاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیا ﴿ ولقد راودته عن نفسه فاستعصم ﴾ یہ اللہ کا کرم ہوتا ہے کہ وہ پانی کے بلبلے کو کوہ عزیمت بنادے ۔ لیکن انسان جب جنسیت و شہوت کی آگ کے الاؤ میں جل رہا ہو ، تو اسے نصیحت اچھی لگتی ہے نہ شہوت نفسانی کے سوا اور کوئی بات جچتی ہے ۔ ماسوا اس کے کہ اللہ کا خوف و تقوی آڑے آجائے ۔ اور اللہ کی رحمت آگے بڑھ کر اسے سنبھال لے ۔ اور پھر یہ تو ایک عورت تھی ، سراپا گناہ جسے کئی دنوں کے بعد یہ تنہائی اور محبوب سے یکجائی نصیب ہوئی تھی ۔ اسے بھلا یوسف کی یہ باتیں کیسے سجھائی دیتیں اس نے یوسف کا دامن پکڑ کر التجائیں کیں مگر آپ نے ہر بار دامن چھڑا لیا یوسف علیہ السلام کی ان معقول باتوں کے جواب میں زلیخا کہنے لگی چھوڑو ان باتوں کو ، یہ وقت وعظ ونصیحت کا نہیں ارمانوں کے پورا کرنے کا ہے ۔ وہ اپنی ضد اور شہوانی انا پر اڑی رہی وہ سمجھنے کیلئے تیار نہ تھی ۔ گزرنے والا ہر لمحہ اس کی آتش شوق کو انگیخت کرنے والا تھا ۔

مریض عشق کیلئے عجب سزا ہے خدا کی مرض بڑھتا گیا ، جوں جوں دوا کی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام کی دستگیری ہوتی ہے

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿

"بے شک اس عورت نے یوسف کے ساتھ ارادہ بد کیا تھا، اگر وہ اپنے رب کی برھان نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی اس برائی میں شامل ہوجاتا۔ ایسا ہوجاتا اگر ہم اس سے بدی و بے حیائی کو دور نہ کردیتے کیونکہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا"۔

یوسف جوان تھے اور تھے بھی انسان، جہاں تک انسانی تقاضوں کا تعلق ہے وہ ان سے ماوراء نہ رہ سکتے تھے، مگر رؤف و رحیم مولیٰ نے عین وقت دستگیری کی اور ان کے دل کو سکون اور طمانیت بخشی۔

ھمت بہ وھم بھا کا مفہوم

اس مقام پر ہم نے وہ مفہوم بیان کیا ہے جو پیغمبرانہ شان اور قرآن کا مقصد اور عصمت نبوت کے عین مطابق ہے۔ بعض حضرات کیلئے ولقد ھمت بہ وھم بھا کے الفاظ آزمائش بن گئے ہیں اور برھان رب کا مفہوم متعین کرنے کیلئے انہیں کوہ کنی کرنا پڑی۔ کچھ کا کہنا ہے کہ یوسف نے اپنے باپ کا چہرہ دیکھا تھا جو انہیں اس برائی سے بچنے کا اشارہ کررہا تھا۔ بعض نے تو زنا کی برائی والی قرآنی آیات اس کے کمرے میں درج کروا ڈالیں، حالانکہ یہ نزول قرآن سے ہزاروں برس پہلے کی بات ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ایک کونے میں کوئی چیز یوسف کو ڈھکی ہوئی نظر آئی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے بارے میں انہوں نے زلیخا سے پوچھا تو اس نے بتایا یہ میرا خد ہے، جسے اس لئے ڈھانپ دیا گیا ہے کہ وہ ہمارے فعل کو دیکھ نہ سکے۔ کہا تجھے انسانی ہاتھوں سے بنائے ہوئے لکڑی اور پتھر سے تراشیدہ بے جان معبود سے حیاء آتی ہے۔ تو مجھے اللہ احکم الحاکمین سے حیاء کیوں نہ آئے کہ تیرا معبود چھپائے چھپ سکتا ہے مگر میرا معبود ہرجگہ حاضر و ناظر ہے۔ اسے کوئی چیز چھپا نہیں سکتی۔ بعض کا خیال ہے کہ ایک فرشتے نے آکر یوسف کو اس کام سے باز رہنے کی تلقین کی۔

ان سب تاویلات کی بجائے برھان رب کا مفہوم یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام اللہ کے نبی تھے، خاندان نبوت کے روشن چراغ تھے، کنوئیں میں نور الٰہی کا دیدار کر چکے تھے۔ قدم قدم پر اللہ کی رحمتیں اور عنایتیں ملاحظہ کر چکے تھے۔ پھر حسن انتظام، دیانت و تقوی کی برکات بھی دیکھ چکے تھے اور خداوند کریم کے حاضر و ناظر ہونے کا بھی ایمان تھا۔ مگر آپ نے معاذ اللہ اور انہ ربی احسن مثوای کہہ کر اس کی دعوت گناہ کو ٹھکرا دیا اور اس فعل بد سے بچنے کی وجہ بھی بتا دی کہ اللہ میرا رب ہے اور تیرا خاوند میرا محسن۔ لہذا میں یہ حرکت نہیں کرسکتا۔

اس کے باوجود جب یہ عورت باز نہیں آئی تو یوسف نبی نے اس کے ارادہ بد کو قطعا رد کردیا۔ نبی ہونے کی وجہ سے اللہ کی حفاظت و نگرانی بھی موجود تھی یہی برھان رب تھی جس کی وجہ سے یوسف نے اس عورت کے ارادہ وھم کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے دروازے کی طرف بھاگنا شروع کردیا جبکہ دروازے سارے بند تھے یہ ساری رب کی برھان ہی تو تھی، جنہیں آپ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے سوچا اور گناہ سے باز رہے یا اللہ نے سمجھایا اور یوسف گناہ کی طرف ملتفت ہونے سے بچ گئے كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ کا معنی تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ تو ہمارے کرم سے تھا۔ ہماری توفیق و ہدایت سے ہوا۔ اسی لئے فرمایا کہ ہم یونہی اپنے دوستوں سے برائی اور بے حیائی کو پھیر لیتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ یوسف کی تربیت کا لازمی مرحلہ تھا۔ انہیں بدی و بے حیائی کے تصور سے بھی پاک کرنے اور ان کی طہارت نفس کو درجہ کمال تک پہنچانے کیلئے مصلحت الہیہ میں ناگزیر تھا کہ ان کے سامنے معصیت کا ایک نازک مرحلہ پیش آئے اور اس کی آزمائش کے وقت وہ پوری طاقت پرہیز گاری اور تقوی کے پلڑے میں ڈال کر اپنے نفس کے برے میلانات کو ہمیشہ کیلئے قطعی طور پر شکست دینے کا حوصلہ پیدا کریں۔

☆ ایک اور لطیف نکتہ اس میں یہ ہے کہ نبی انسان ہونے کے ناطے غلطی کرسکتا ہے لیکن اللہ اسے اس غلطی پر برقرار نہیں رہنے دیتا، جیسے حرام مگر خوشبودار کھانا نبی کے سامنے رکھدیا جائے تو اس کی ناک خوشبو تو محسوس کریگی لیکن اللہ کی توفیق سے اس کا دل اس کی طرف ملتفت نہ ہوگا اگر اللہ کی توفیق اس کے شامل حال نہ ہو تو کوئی نیکی کی جاسکتی ہے نہ برائی سے بچنا ممکن ہے۔ پھر ایک انسان میں اتنی قوت ہے کہاں کہ وہ از خود متزلزل ہونے سے بچ سکے، یہ جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کی دستگیری سے ہوتا ہے۔ سورہ الفرقان میں عبادالرحمٰن کی ایک دعا یہ بھی منقول ہوئی ہے ﴿ ربنا اصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها كان غراما ﴾ اے ہمارے رب تو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سے عذاب جہنم کو پھیر دے ۔ یعنی ہمارے اندر اتنی قوت نہیں ہے جو ہم جہنم سے از خود بچ سکیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اذان میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کا جواب لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے دیا جاتا ہے۔ بے شک ہر انسان اذان سن رہا ہے لیکن اقامت صلوٰۃ اللہ کی توفیق ہی سے ممکن ہے ۔ متعدد احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس مفہوم کو واضح فرمایا ہے ۔

انہ ربی کا مفہوم

حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے مطالبہ گناہ پر کہا ﴿ انہ ربی احسن مثوای ﴾ بے شک وہ میرا مالک ہے اس نے مجھے اچھا ٹھکانا دیا '' اس قول میں بھی اختلاف ہوا کہ اس سے مراد کون ہے ۔ بعض نے اس سے مراد عزیز مصر لیا ہے اور بعض نے صرف اللہ سبحانہ وتعالی ۔ ان کے خیال میں اس سے عزیز مصر مراد لینا شان نبوت کے منافی ہے کہ ایک نبی غیر کو اپنا (رب) مالک کہے ۔ ہمارے خیال میں یہ کوئی اتنا نازک مسئلہ ہے ہی نہیں ۔ دونوں ہی معنیٰ درست ہیں کیونکہ آپ نے معاذ اللہ کہہ کر اللہ کے احسانات کا ذکر کیا اور اگلا جملہ کہہ کر زلیخا کے شوہر کی قدردانی کا تذکرہ کردیا ۔ اس صورت میں رب سے مراد مالک اور آقا لیا جائیگا جس کی گنجائش عربی زبان میں ہے ۔ جس طرح آپ نے ساقی سے کہا تھا اذکرنی عند ربك اپنے مالک کے سامنے میرا ذکر کرنا ۔ اگر رب کے لفظ کی نسبت اپنی طرف کرنا پیغمبر کی شان کے منافی ہے ، تو دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے بھی اس کا رب کہنا نامناسب ہوگا ۔ دراصل دونوں ہی کا ذکر کرنے کا وہ نہایت ہی مناسب موقعہ تھا اسلئے ہم نے دونوں ہی کے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم کو سمو دیا ہے۔

یوسف علیہ السلام کی دعا اور بھاگنے کی کوشش

﴿ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ ﴾

" وہ دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف بھاگے اس عورت نے یوسف کا قمیص پیچھے سے کھینچ کر پھاڑ دیا تو دروازے پر دونوں نے اس کے خاوند کو موجود پایا۔"

ان نازک لمحات میں حضرت یوسف نے اللہ سے دعا مانگی کہ اے کنوئیں میں جان بچانے والے اس محل میں میری آن بھی بچا۔ مولائے کریم نے دستگیری کی اور القاء کیا کہ یوسف بھاگو، کہا بھاگوں کیسے؟ ایک نہیں کئی دروازے ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن کریم نے "غلقت الابواب" کے الفاظ استعمال کئے ہیں یعنی کئی دروازے تھے، سبھی بند تھے۔ سب پر قفل چڑھے ہوئے تھے اور پھر دروازے بھی کسی عام مکان کے نہیں شاہی محل کے دیوہیکل دروازے ہیں۔ ارشاد ہوا بھاگنا تیرا کام ہے اور سب رکاوٹوں کو دور کرنا تیرے رب کا کام۔ چنانچہ یوسف نے بلاتامل دوڑ لگائی۔ اور اللہ کی کریمی نے اپنی قدرت کا کرشمہ یوں دکھایا کہ جب بھی کسی دروازے کے پاس پہنچتے تو وہ کھٹاک سے کھل جاتا۔

☆ اسی سے یہ نکتہ نکلتا ہے کہ جہاں اللہ کی نافرمانی کا یوں کھلے بندوں اظہار ہو رہا ہو، وہاں ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہوتا۔ نیز یہ کہ جو بھی دنیائے حرام سے بھاگنے کی کوشش وہمت کرتا ہے اس کیلئے نجات کی راہیں غیب سے کھل جاتی ہیں۔ اگر بھاگنے والا یوسف جیسا مخلص ہو۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیست رخنہ گر چہ در عالم پدید ہمچو یوسف خیرہ سر باید دوید

زلیخا کا تعاقب

زلیخا نے جب خلاف توقع یہ حادثہ دیکھا تو تعاقب میں وہ بھی بھاگی اور آخری دروازے پر یوسف کو جالیا۔ اور پیچھے سے آپ کا کرتا پکڑ لیا۔ یوسف نے چھڑانے کی کوشش کی لیکن زلیخا کی گرفت بہت مضبوط تھی اب حال یہ ہے کہ زلیخا آپ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے اور یوسف کی کوشش ہے کہ وہ میرا کرتہ چھوڑ دے تاکہ میں باہر جا سکوں اسی کشمکش میں کرتے کا وہ حصہ علیحدہ ہوگیا جسے زلیخا نے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

☆ اللہ کا فیصلہ تو دیکھو پیغمبر کے دامن کا وہ حصہ بھی نبی کے جسد اطہر کے ساتھ نہیں رہنے دیا جس پر ناپاک ارادے والی عورت کا ہاتھ پڑ جائے۔ اسی لئے نبی کے ساتھ وہی منسلک ہوتا ہے جو دل و روح کا پاک ہو۔ جو نبی کے ساتھ رہ جائیں وہ سب پاک ہی ہوتے ہیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ غار میں بھی اور مزار میں بھی، قبر میں بھی اور حشر میں بھی۔

دامن یوسف کے علیحدہ ہوجانے میں یہی سبق پوشیدہ تھا۔

☆ صرف پنجتن ہی نہیں وہ سب تن پاک ہوتے ہیں جو پاک نہیں ہوتے وہ ساتھ نہیں ہوتے۔

چنانچہ دامن چھٹتے ہی یوسف آزاد ہوگئے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ زلیخا بھی پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ زلیخا کا شوہر دروازے پر موجود ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچانک ماحول بدل جاتا ہے

﴿قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ﴾

اپنے شوہر کو دروازے پر موجود دیکھ کر بولی اس شخص کی کیا سزا ہے جو تیری بیوی پر بری نیت سے حملہ آور ہو سوائے اس کے کہ اسے جیل بھیج دیا جائے یا اور کوئی سخت سزا دیجائے۔ یوسف بولے یہی مجھے پھانسنے کی کوشش میں تھی"

عزیز نے ان دونوں کو اس طرح ایک دوسرے کے تعاقب میں بھاگتے دیکھا تو پریشان ہوگیا۔ ابھی معاملے کی تہہ تک نہ پہنچ سکا اتنے میں دیکھتا ہے کہ بیگم صاحبہ کے ہاتھ میں کرتے کا دامن بے خیالی کے باعث پکڑا ہوا ہے۔ چور ہزار ہوشیاری کے باوجود اپنے جرم کا کوئی نہ کوئی ثبوت چھوڑ دیتا ہے۔ عزیز پوچھنے لگا یہ تم دونوں کو کیا ہوا؟ تو یہی عورت جو چند لمحے پہلے یوسف پر جان نثار کر رہی تھی، قربانت شوم قربانت شوم کی قوالی کر رہی تھی۔ یوسف کے عشق میں ساری دنیا کو تیاگ دینے کی قسمیں کھا رہی تھی۔ اچانک بدل گئی اور چہرے پر ندامت کے آثار غصے سے بدل کر غرا کر کہنے لگی۔ کیا سزا ہے تمہارے ہاں ایسے شخص کی جو نمک حرامی پر اتر آئے۔ اور وزیر اعظم کے حرم کو پامال کرنے پر آمادہ ہوجائے۔ اپنے محسن کے دامن عفت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے۔ ماسوا اس کے کہ اسے پابند سلاسل کردیا جائے یا سخت قسم کی سزا دی جائے۔

☆ مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں" زلیخا کی اس فرد جرم سے بھی اس قرینہ کی تائید ہوتی ہے کہ اس وقت کے ملکی قانون و تہذیب میں اقدام زنا بجائے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود جرم نہ تھا بلکہ ناموس شوہر میں خیانت اصل جرم تھا۔

جناب یوسف نے جب یہ غیر متوقع بات سنی تو ہکا بکا رہ گئے اگر وہ کوئی اور بہانہ بنالیتی تو شاید آپ بھی معاملہ چھپا لیتے اور اپنے محسن کی عزت بچا لیتے جیسا کہ ان کی فطرت تھی کہ وہ ہر سختی کو بڑے حوصلے سے برداشت کر لیتے تھے مگر احسان ناشناسی کا مظاہرہ ہرگز نہ کرتے تھے، لیکن اس عورت نے بھی کمال درجے کی اداکاری کی، ہوش ربا فنکاری کی کیونکہ اس کی محبت عشق حقیقی کا تقاضا نہ تھا، ہوا و ہوس کا جوش تھا، خواہش نفسانی کا ابال تھا، پروانے کو دیکھو شمع پر جان نچھاور کر دیتا ہے، پوری طرح فنا ہو جاتا ہے مگر سی تک نہیں کرتا اسی لئے تو شیخ سعدی کہتے ہیں کہ ایک مرغ بانگ پہ بانگ دیئے جا رہا تھا کسی عارف نے اس کی وجہ پوچھی تو کہا عشق کا اظہار کر رہا ہوں عارف بولا عشق کی روح جاننا چاہتے ہو تو پروانے سے سیکھو جان دے دیتا ہے اف تک نہیں کرتا اور تم نے یہ کیا عشق عشق کی قوالی شروع کر رکھی ہے۔

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز کہ آں سوختہ را جان شد و آواز نیامد

لیکن ہوس کی ماری عورت نے بالکل الٹ کہانی گھڑ کر یوسف کو اظہار حقیقت پر مجبور کر دیا۔ عزیز کا چہرہ غصے اور غم سے تمتما اٹھا کچھ کہنے ہی والا تھا۔ اب اس کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا کہ یوسف اپنی صفائی پیش کرتے۔ فرمایا ○ قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ﴿ بلکہ اسی نے مجھے پھانسنے کی کوشش کی تھی۔

☆ یاد رہے کہ ایسے موقع پر خاموش رہنا شرعاً روا ہے نہ حالات کا تقاضا۔ بلکہ سچائی کا اظہار کسی مصلحت کے بغیر کر دینے میں ہی بھلائی ہے۔ تب

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ بولے کہ نہیں اس نے مجھے بہکانے پھسلانے اور گناہ پر آمادہ کرنے کی کوشش کی تھی میرا کوئی قصور نہیں۔

☆راود عربی میں کہتے ہیں کسی کو رجھانا، آمادہ کرنے کی کوشش کرنا جبکہ پہلے ہم آہنگی نہ ہو۔ اس لفظ کا استعمال عام طور پر بدکاری کی ترغیب کیلئے ہوتا ہے۔ سورہ یوسف میں یہ لفظ سات مرتبہ آیا ہے۔ چھ مرتبہ زلیخا کے ضمن میں اور ایک مرتبہ برادران یوسف کے ضمن میں۔

ایک سچا آدمی ایسے موقع پر سادگی سے حقیقت بیان کرنے کے سوا اور کیا کر سکتا ہے۔ زلیخا نے پھر بات اچک لی۔ کہنے لگی صاحب جی بھلا کبھی کسی چور نے بھی اپنی چوری مانی ہے۔ بس ایک ہی طریقہ ہے یا تو سخت تعذیب دی جائے یا قید بامشقت سنائی جائے الا ان یسجن او عذاب الیم ..... حد ہوگئی دیدہ دلیری کی جھوٹ بھی گھڑا تو کتنی صفائی سے، مجرمہ تھی منصفہ بن گئی، خود ہی عدالت لگائی خود ہی گواہ بنی کسی کو سوچنے کا موقع دیا نہ بولنے کا حق اور فیصلہ سنا دیا کہ محرم کو مجرم جانا جائے اور غیر معینہ مدت کیلئے قید کر دیا جائے تاکہ عزیز کچھ اور ہی سوچ نہ سکے۔

ہے اس دھاندلی اور دیدہ دلیری، چوری اور سینہ زوری کا کوئی جواب؟

.....صورتحال عزیز مصر کیلئے بھی بڑی عجیب ہوگئی کہ ایک طرف بیگم ہے اور دوسری طرف یوسف جیسا صادق و امین نوجوان جسے وہ بیٹوں کی جگہ دے چکا تھا، شش و پنج میں پڑ گیا، بیگم سے ٹکر لینا بھی آسان کام نہ تھا" اپوا مارکہ" طبقے کی بیگمات کے سامنے صاحبوں کی حیثیت بھیگی بلی سے زیادہ کیا ہوسکتی ہے۔ بعد میں عزیز نے جو سلوک حقیقت جاننے کے باوجود یوسف

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا وہ اس بات کی کھلی شہادت ہے۔

شھد شاھد من اھلھا کا اعلان حق

﴿ وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِن اَهْلِهَا اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ﴾

''اس عورت کے خاندان کے ایک آدمی نے قرینے سے گواہی دی کہ ''اگر یوسف کا قمیص آگے سے پھٹا ہو تو عورت سچی ہے اور یہ جھوٹا لیکن اگر قمیص پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچا''۔

اتنے میں زلیخا کا چچا زاد بھائی آپہنچا اس نے زلیخا کی بات بھی سنی اور یوسف کا جواب دعوی بھی اور عزیز کی بیچارگی بھی ملاحظہ کی۔ یہ صاحب بہت سمجھدار دانائے وقت اور سرکاری دربار میں کافی اثر و رسوخ رکھنے والے تھے، قاضی سلیمان منصور پوریؒ کا خیال ہے کہ جس طرح اس شخص نے مسئلہ سلجھایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی جج قسم کا آدمی تھا بہرحال اس کے فیصلے سے ہی اس کی دانائی اور دیانتداری عیاں ہورہی ہے۔اس نے عجیب اور الجھی ہوئی صورتحال کو سلجھانے کی خاطر مداخلت کی تاکہ سب کو پریشانی اور حیرانی سے نکالے۔ پہلے اس نے دیکھا کہ یوسف کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہے اور وہ حصہ زلیخا کے ہاتھ میں بدستور پکڑا ہوا ہے، تو معاملے کی تہہ تک پہنچ گیا لیکن اپنے خیال کا فوری اظہار نہ کیا بلکہ مناسب انداز میں بات کرنے کا طریقہ سوچنے لگا کہ زلیخا بھی میرے خاندان کی عورت ہے۔ اس کے خلاف فوری فیصلے کا نتیجہ الٹ بھی ہوسکتا ہے اور اگر یوسف کے ساتھ زیادتی ہوئی تو انصاف کا خون کرنے کے باعث ضمیر پر ساری زندگی بوجھ رہے گا۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چناچہ اس نے نہایت ہی حکمت و دانائی کے ساتھ بات شروع کی ۔ کہا گر آپ تمام حضرات مجھے اجازت دیں تو کچھ عرض کروں ۔ زلیخا کو حوصلہ ہوگیا کہ اپنا بندہ ہے لحاظ کریگا عزت رہ جائیگی ۔عزیز نے سوچا بات ہمارے حق میں ہی ہوگی ۔ اور معقول ہوگی اس طرح میں براہ راست کسی ایک پر الزام دینے کی آزمائش سے بچ جاؤں گا ۔ وہ زلیخا سے مخاطب ہوکر بولا یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟ بولی یہ یوسف کے کرتے کا حصہ ہے، یہ ..... یہ مجھے لوٹنا چاہتا تھا میں اس سے بچنا چاہتی تھی بس اسی ہاتھا پائی میں اس کا کرتہ پھٹ گیا ۔ اس نے پوچھا کہ اس کشمکش میں تمہارا کرتا بھی کہیں سے پھٹا ہے؟ بولی نہیں ۔ یہی مجھ پر حملہ کرنا چاہتا تھا ۔ کہا تبھی یوسف کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہے ۔ پھر زلیخا کا چچا زاد بھائی عزیز کی طرف متوجہ ہوا کہ وہی کچھ کہے مگر وہ خاموش رہا کہ صورتحال سمجھ سے باہر ہوتی جارہی ہے۔ تب وہ بولا اگرتو کرتا سامنے سے پھٹا ہے تو عورت سچی ہے اور یہ جھوٹا ہے اور اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسف سچا ہے ﴿ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾

☆ اس آدمی کے اس انداز تخاطب میں کمال درجے کی دانائی ،شعور کی پختگی اور اظہار حق کی جرات عیاں ہوتی ہے کہ جب بھی کوئی فیصلہ کرنے لگے تو راست بازی کی راہ یہی ہے کہ کسی کا لحاظ و پاس کئے بغیر سچ سچ کہدے اور بتادے کہ انصاف کا دماغ تو ہوتا ہے ، دل نہیں ۔ وہ مشاہدات سے سوچتا ضرور ہے مگر فیصلہ کرتے وقت اونچ نیچ نہیں دیکھتا ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے پہلے عورت کو شک کا فائدہ دینا چاہا کہ اگر میں کہدوں کہ یوسف سچا ہے تو عورت پہلے ہی مرحلے پر بگڑ جائیگی اور بات سننے سے ہی انکار کردیگی ۔ یوں بات ادھوری رہ جائیگی اس لئے اس نے پہلے عورت کو ممکنہ حوصلہ افزائی کی بات کی پھر اس نے نہ اپنی چچازاد کو مخاطب کیا اور نہ ہی یوسف کو ۔ کسی کا نام بھی نہیں لیا جیسے غائب میں کسی نے اس کے سامنے ایک معاملہ رکھا اس نے حالات و واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ سنا دیا کہ اس صورت میں یہ پہلو معصوم ہے اور یہ منظر مجرم ۔ غرضیکہ اس نے کمال دانائی سے حق سنا دیا خود بھی جانبدار ہونے سے بچ گیا اور معاملے کو بھی واضح کردیا۔

بچے کے بولنے کی روایات ثابت نہیں ہیں

بعض تفسیری روایات میں ایک بچے کے بولنے کا ذکر بھی آتا ہے، حالانکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے اگر کسی صحیح روایت میں آیا ہو تو ہمیں ماننے میں کوئی تامل نہیں مگر قرآن کریم کا انداز بیان اس صورت کی عکاسی کرتا ہے جو اوپر ہم نے بیان کی ہے۔

☆ معلوم یوں ہوتا ہے کہ جیسے زلیخا نے بھی فیصلے کی اس دلیل کو قبول کرلیا تھا ورنہ وہ کسی ردعمل کا اظہار ضرور کرتی ۔ اب تینوں فریق فیصلے کی نوعیت اور دلائل کا جائزہ لینے لگ گئے ۔ جس بات نے سب کے لبوں پر مہر سکوت لگا دی ۔ وہ کرتے کے پھٹنے کی نوعیت تھی ۔ ظاہر ہے اگر اقدام یوسف کی طرف سے ہوتا تو کرتا سامنے سے پھٹتا کہ عورت نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی اس کشمکش میں سامنے سے ہی پھٹتا ۔ اگر پیچھے سے پھٹا ہے تو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب ہے کہ یوسف آگے کی طرف بھاگ رہے تھے اور عورت پیچھا کر رہی تھی کہ یہاں معاملہ یوسف کے کرتے کا تھا کہ اگر اقدام یوسف کی طرف سے ہوتا تو عورت کا لباس ضرور متاثر ہوتا۔

تحقیق کی برکات

﴿ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ۝ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ۝

" پس جب خاوند نے دیکھا کہ یوسف کا قمیص پیچھے سے پھٹا ہے تو اس نے کہا یہ تم عورتوں کی چلتر بازیاں ہیں واقعی تمہاری اداکاری بڑے غضب کی ہوتی ہے۔ یوسف اس معاملے کو نظرانداز کردو اور اے عورت تو اپنے قصور پر شرمندہ ہو کیونکہ تو ہی قصوروار ہے"۔

عزیز نے جب دیکھا کہ کرتا تو پیچھے ہی سے پھٹا ہے تو سمجھ گیا کہ بیگم صاحبہ حیوانیت پر اتر آئی تھی کیونکہ جب تک آدمی لوگوں کی باتیں سنتا رہتا ہے حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جب تقلید کی بجائے تحقیق پر آجاتا ہے تو اس کی آنکھیں خود بخود کھل جاتی ہیں اب عزیز نے کرتہ دیکھ کر جان لیا کہ یوسف بے گناہ ہے اور بیگم صاحبہ خطاکار۔ زلیخا کے ہاتھ سے کرتے کا وہ حصہ کھینچ کر کہنے لگا بڑی ماہر فنکار معلوم ہوتی ہے مگر یہ دیکھ تیری مکاری صاف ثابت ہورہی ہے کہ تم عورتوں کی مکاریاں اور تریا چتر تو بہت خطرناک ہوتی ہیں۔ حالات کے ہاتھوں مجبور ہوکر اس نے بیگم صاحبہ کو ڈانٹ دیا لیکن اپنی عزت کا معاملہ تھا اس لئے یوسف سے کہنے لگا۔ یوسف اس معاملے کو بھول جاؤ اور رفع دفع کردو۔ ایسی عورت کا اب کیا کیا جائے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بیوی سے کہنے لگا توبہ استغفار کر۔ گناہ تیرا ہے یوسف کا نہیں۔

عورتوں کی مکاریوں کی حقیقت

اس موقع پر عزیز مصر نے اپنی بیوی کے جرم کو واضح ہوتے دیکھ کر کہا " ان کیدکن عظیم " تم عورتوں کا تریا چتر بڑا غضب کا ہوتا ہے۔ عموماً لوگوں نے اس جملے کا غلط مفہوم لیا ہے اور ثابت کرنے کی کوشش کی کہ گویا عورت بحیثیت عورت ہونے کے مردوں سے زیادہ مکار و چالباز ہے، گھات لگانے میں ہوشیار ہے۔

پھر یہ سوال بھی پیدا کیا گیا کہ شیطان کی مکاریوں کے بارے میں قرآن کریم نے کہا ان کیدالشیطٰن کان ضعیفا کہ اس کی چالبازی بہت کمزور ہوتی ہے۔ اور عورتوں کی کید کو عظیم کہا جبکہ قرآن کریم نے عزیز کے اس قول کی تردید نہیں کی جس کا مطلب ہے عورتوں کی چال شیطان کی چال سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ اس سے لوگوں میں عورت کے مکر کی باتیں مشہور ہوگئیں اور قصے تصنیف ہوگئے۔

یہ موضوع ایک مستقل مضمون کا متقاضی ہے مگر ہم اختصار سے چند باتیں عرض کرینگے

-

☆☆☆

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان و عمل کی دنیا میں

مرد و عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو قرآن نے مردوں اور عورتوں میں کوئی جوہری فرق نہیں رکھا کیونکہ کسی کا عورت پیدا ہونا یا مرد..... یہ اس کے بس کی بات نہیں، اللہ کی تقسیم ہوتی ہے وہ کسی کو لڑکا پیدا کردے یا لڑکی یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور جب تخلیق وجہ فضیلت نہیں تو پھر عورتوں کی تحقیر کا کیا معنی؟ قرآن کے مطابق مرد و عورت کی جبلت ایک جیسی ہے ہر چند کہ مرد کو کچھ وجوہات کی بنا پر افضلیت دی گئی ہے تو وہ بھی ذمہ داریوں کی تقسیم کے باعث۔ اس طرح تو ہر مخلوق اپنے اندر کچھ نہ کچھ وجہ فضیلت رکھتی ہے جیسے انسان کی نسبت جنؔ زیادہ قوت والی مخلوق ہے ہاتھی بہت موٹا ہے، پہاڑ بہت اونچا ہے لیکن ان انفرادی خصوصیت کے باوجود یہ ساری چیزیں انسان سے افضل نہیں ہیں۔ خود اپنے وجود کو ہی دیکھ لو، تمہارے ہاتھ ایک کیل نہیں ٹھونک سکتے مگر لوہے کا ایک ٹکڑا یہ کام بڑی آسانی سے کرلیتا ہے۔ تمہارے پاؤں ننگی زمین پر چلیں تو گوارا نہیں مگر چند روپوں کا جوتا پہن کر ہر نرم و سخت وادی کو آسانی سے طے کر جاتے ہو اسی طرح اگر گھر داری اور عیالداری کی ذمہ داریاں مرد کیلئے نبھانا آسان کردیا گیا ہے تو عورتوں کی کتنی ذمہ داریاں ایسی ہیں جنہیں مرد کسی بھی قیمت پر ادا نہیں کرسکتے۔ جہاں تک تعلق ہے اعمال اور ان پر جزا و سزا کے ترتب کا، تو اس بارے میں قرآن کریم بتاتا ہے کہ مرد و عورت دونوں برابر ہیں نیک عمل جو بھی کرے اجر پائے خواہ مرد ہو یا عورت ﴿من عمل

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صالحا من ذکر او انثیٰ وھو مؤمن فاولئك یدخلون الجنة ﴾ سورہ الاحزاب میں مسلم و مومن مرد اور عورتوں کا یکساں ذکر کیا اور آخر میں فرمایا ان سب کیلئے اللہ تعالی نے اجر اور مغفرت کا وعدہ یکساں طور پر کر رکھا ہے ﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِیْنَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِیْنَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخَاشِعِیْنَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِیْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَالذّٰکِرَاتِ اَعَدَّاللّٰهُ لَھُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ﴾

یعنی جس طرح مرد مسلمان و مومن ہوتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی اللہ کی فرمانبردار اور صاحب ایمان ہوتی ہیں، جس طرح قانت اور صادق و صالح ہوتے ہیں اسی طرح عورتوں میں بھی یہ خاصیتیں موجود ہیں۔ مرد عابد ہیں تو عورتیں بھی زیور اطاعت سے آراستہ ہیں۔ مرد روزہ رکھتے ہیں تو عورتوں کو بھی یہ عادت پسند ہے۔ مرد نیکی کی تبلیغ کرتے ہیں تو عورتیں بھی امر بالمعروف کے فریضہ کو نبھانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مرد اللہ کے سامنے جھکتے اور سجدہ ریز ہوتے ہیں تو عورتوں میں بھی یہ صفت بڑے ستھرے طریقے سے موجود ہے۔ اگر مرد حدود اللہ کی حفاظت کرنے والے ہیں تو عورتوں میں بھی اللہ کی ایسی صالح بندیاں ہوتی ہیں جن کی ہوا کی طرف کبھی غیر نظر نہیں اٹھا سکتا۔ مرد اگر پاکدامن ہیں تو عورتیں بھی ایسی ملیں گی جو دامن نچوڑیں تو فرشتے وضو کریں..... اب بتاؤ کیا فرق ہوا ؟

یعنی یہاں قرآن میں مردوں کیلئے المسلمین، المومنین، القانتین،

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصادقین ، الصابرین ، الخاشعین ، المتصدقین ، الصائمین ، الذاکرین وغیرہ فرمایا وہاں یہی صفات حرف بحرف عورتوں کیلئے بھی ثابت کیں ۔

قرآن میں جہاں مردوں کا ذکر خیر ہوا وہاں حضرت مریم ، امرأۃ فرعون آسیہ کا ذکر بھی قابل رشک الفاظ میں کیا گیا ۔ قرآن میں عورتوں کے نام کی ایک سورہ موجود ہے ، حضرت مریم کے نام کی ایک مستقل سورہ ہے جس میں ان کی وہ تعریف کی گئی ہے کہ انجیل بھی اس جیسی تعریف پیش کرنے سے قاصر ہے ۔ اسلام ہی نے عورتوں کے بارے میں یہ نظریہ پیش کیا کہ یہ صنف بھی انسانوں کی ایک قسم ہی ہے ۔ بائبل نے تو بنی آدم کے درمیان فتنہ و فساد کی جڑ عورت کو باور کرایا ۔ جنت سے نکلوانے کا سبب بتایا یہ بھی کہا کہ زمین پر پہلا قتل عورت کی وجہ سے ہوا مگر قرآن کریم نے بتایا کہ شجر ممنوعہ دونوں ہی نے چکھا تھا ، شیطان کے چکمے میں دونوں آگئے تھے اور پہلا قتل قربانی کے مسئلہ پر ہوا تھا ، ہابیل کی مانی گئی اور قابیل کی مسترد کردی گئی تھی ۔ یہ قطعا ضروری نہیں کہ ہم یہودی روایات کو ضرور ہی صحیح مانیں جن کے مطابق لڑائی کا اصل سبب وہ عورت تھی جو ہابیل کے حصے میں آتی تھی لیکن قابیل اسے حاصل کرنا چاہتا تھا ۔

پھر دیکھو اسلام نے عورت کو فکر معاش سے آزاد قرار دیا ہے ۔ بیٹی بہن ، ماں یا بیوی کسی پر بھی معاشی ذمہ داری نہیں ڈالی لیکن وراثت میں اسے ساری حیثیتوں سے شریک بنادیا ۔ پھر نکاح کے وقت مہر کی مالک بھی بنادیا افسوس ان لوگوں نے ان ساری امتیازی حیثیتوں کو تو فراموش کر دیا مگر ہندوانہ اور جاہلانہ تہذیب کے اثرات کی وجہ سے عورت کو پاؤں کی جوتی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرد کی محکومہ باور کرانے کی کوشش کی۔

عزیز مصر کے اس قول کا ہدف.....؟

سیاق و سباق کے لحاظ سے دیکھا جائے تو عزیز نے جو کچھ کہا، جو رائے ظاہر کی اس کا تعلق اس کی بیوی سے تھا جس نے چوری اور اس پر سینہ زوری کا کھلا مظاہرہ کیا۔ گناہ خود کیا اور الزام معصوم شخص پر تھوپ دیا۔ اب اگر وہ یہ نہ کہتا تو کیا کہتا ؟

☆ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عزیز نے مکر و فریب کو تمام طبقہ نسواں پر عمومی حیثیت سے چسپاں کرتے ہوئے اپنی زوجہ کے جرم کی شدت کو کم کرنے کوشش کی کہ اس طرح کی حرکتیں عام عورتوں کی عادت ہیں اسلئے یہ کوئی انہونی بات نہیں ذاتی خفت مٹانے اور بات کو ہلکا بنا کر پیش کرنے کا یہ بھی ایک فن ہے۔

☆ یہ ایک معمول کی بات بھی ہوسکتی ہے۔ ایک آدمی اپنا غصہ نکالنے کیلئے اس طرح کی بات کر ہی دیتا ہے جیسے کوئی گاہک کسی تاجر کی دھوکہ دہی سے متاثر ہوکر کہدے کہ تم کاروباری لوگ ہو ہی ایسے۔ تو کیا دنیا بھر کے تاجر اس لپیٹ میں آجائیں گے؟ نیز وہ اپنی بیگم کے مقابلے میں ایک دبا ہوا شوہر تھا، اسے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کا ایک ہی موقعہ ملا تو اس نے اس طرح اپنے دل کی بھڑاس نکال لی۔

☆ بعض حضرات نے عورتوں کی کید کا شیطان کی کید سے مقابلہ کرتے ہوئے جواب دیا ہے کہ شیطان کی مکاری چونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کی تدبیر کے مقابلے میں ہوتی ہے ظاہر ہے وہ کمزور ہی ہوتی ہے۔ جبکہ عورتوں کی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کید مردوں کے مقابلے میں ہوتی ہے اس وجہ سے وہ بڑی مؤثر (عظیم) ثابت ہوتی ہے۔

☆ عورتوں میں ناز و ادا کا ایک خاص نسوانی اور دلکش انداز پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے مرد کے دل میں عورت کیلئے ایک طبعی کشش رکھدی گئی ہے جو بجائے خود مرد پر اثر انداز ہونے کا ایک مؤثر اور کارگر راستہ ہے۔ مشہور ہے کہ مردوں کی لاکھوں تلواریں مل کر وہ فتوحات شاید حاصل نہیں کرسکتیں جو عورت کا ایک آنسو کرسکتا ہے۔

رہی یہ بات کہ قرآن نے اس قول کی تردید نہیں کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم بعض باتیں بطور حکایت کے ذکر کردیتا ہے لیکن اگر کسی بات کو قرآن کے اصول پر لیا جاسکتا ہے تو وہ وہی بات ہوگی جسے قرآن نے خود ایک اصول کے طور پر پیش کیا ہوگا۔ یہ نہیں کہ ایک خاص واقعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے ایک اصولی قاعدہ باور کرلیا جائے۔ جبکہ اصولی طور پر قرآن کی تصریحات اس کے بالکل برعکس ہوں۔

بہرحال عزیز مصر کا یہ قول اس کی اپنی بیوی اور اس طبقہ کی امراء کے بارے میں تھا نا کہ جنس عورت کے لئے جو بھی مکاری کرے مکار کہلائے خواہ وہ زلیخا ہو یا شریفاں، اور یہ جو استدلال کئے گئے ہیں ہمیں یقین ہے کہ یہ سب باتیں بیچارے عزیز کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں گزری ہونگی۔

☆☆☆

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راز افشا ہو جاتا ہے

سب کو تسلیم ہے دعوی تیری یکتائی کا روبرو کوئی بت آئینہ سیما نہ ہوا

﴿ وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَةُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴾

''شہر کی عورتیں آپس میں اس بات کو مشہور کرنے لگ گئیں کہ دیکھو عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کے ساتھ ملوث ہونے کی کوشش کر رہی ہے اس کی محبت میں مری جا رہی ہے ہمارے خیال میں تو وہ سخت غلطی کر رہی ہے''

عزیز نے یہ بات دبانے اور اس داستان کو چھپانے کی بہت کوشش کی۔ حضرت یوسف نے بھی اس کی عزت کا خیال کرتے ہوئے لب سی لئے، مگر ایسی بات کہاں چھپتی ہے۔ مشک کی طرح پھیل گئی، شہر بھر میں چرچا ہو گیا۔ چونکہ بات کسی عام عورت کی نہ تھی، وزیر اعظم کی بیگم صاحبہ کی تھی، یوں طبقہ امراء کی بیگمات کے ہاتھ ایک کہانی لگ گی۔ عشق و محبت کی کہانی، ایک بہت دلچسپ اور متاثر کن داستان، جسے مزے لے لے کر پھیلایا گیا۔ کسی نے طنز کے طور پر، کسی نے تحقیر اور کسی نے تعجب کے طور پر اسے آگے پہنچایا۔ ویسے بھی جب سے یوسف کی مصر میں آمد ہوئی تھی تو ان کے حسن انتظام، مافوق العادت اور محیر العقول حسن و جمال کے تذکروں سے مصر کے در و بام گونجنے لگ گئے تھے۔ لیکن اب تو جمال کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاقی کمال اور زلیخا کے اخلاقی زوال کی داستان بھی پھیل گئی تھی جسے طبقہ امراء کی بیگمات نے خوب اچھالا۔ قرآن کریم نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے شہر کی عورتیں آپس میں بات پھیلاتے ہوئے کہنے لگیں! ذرا دیکھو تو عزیز کی بیوی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہی غلام کے پیچھے پڑی ہے۔ اس کی محبت میں بے قابو ہوئے جارہی ہے۔ بھلا ایک غلام کے ساتھ عشق لڑانے کی کیا تک ہے۔ زلیخا نے تو انتہائی بدذوقی کا ثبوت دیا، اس نے تو شاہی ذوق محبت کو بدنام کر کے رکھدیا اگر اس نے عشق لڑانا ہی تھا تو اپنی محبوبیت کیلئے کسی شہزادے کا انتخاب کرتی۔ اپنے ہی زرخرید کے سامنے نقد دل ادھار بیٹھی۔ یہ تو بڑی گمراہی کی بات ہے۔ راہ راست سے بھٹک جانے کی دلیل ہے۔

کچھ تو بہر تقریب ملاقات چاہیئے

غرضیکہ ایک خاص سازش کے تحت اس طرح کی طعن و تشنیع کو عام کیا کہ اس بہانے ہمیں بھی زلیخا کے انتخاب لاجواب کا دیدار نصیب ہوجائے ان لائمات مصر کی اڑائی ہوئی باتیں جب زلیخا کے کانوں میں پڑیں تو پہلے بہت سٹپٹائی، چین بجبیں ہوئی، پھر جب حقیقت تک پہنچ گئی کہ ان باتوں سے بیگمات کا کیا مقصد ہے؟ تو اپنی خاص سہیلیوں سے مشورہ کرنے لگی کہ اس کا کیا تدارک کیا جائے۔ کس طرح انہیں سمجھایا جائے کہ جس کا انتخاب میں نے کیا ہے اس جیسا حسین اور بلند کردار محبوب دھرتی کائنات پر نہیں ہے زلیخا کیلئے اس طرح کی باتیں باعث اذیت بھی تھیں، لیکن وہ ان سب لائمات کو حیرت زدہ بھی کرنا چاہتی تھی۔ کہ میرا انتخاب لاجواب ہے اور وہ ان کی زبان بھی بند کرنا چاہتی تھی لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ سبھی بیگمات میری مجبوری و معذوری پر مطلع ہوسکیں۔ آخر صلاح یہ ٹھہری کہ ملامت گروں کو محل میں کسی تقریب کے بہانے بلایا جائے اور انہیں اپنا محبوب دکھایا جائے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس جلوہ نمائی کی آراستگی

الٰہی خیر ہو ضبط و تحمل کی کہ محفل میں
ہزاروں بجلیاں ہیں حسن کی اور ایک دل میرا

﴿ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَراً اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴾

"زلیخا نے جوان کی مکارانہ باتیں سنیں تو ان کو دعوت بھیجدی اور ان کیلئے تکیہ دار مجلس آراستہ کی اور ضیافت میں ہر ایک کے آگے ایک ایک چھری رکھدی۔ پھر عین اس وقت جب وہ پھل کاٹ رہی تھیں اس نے یوسف کو اشارہ کیا کہ ان کے سامنے نکل آ۔ پس جب ان عورتوں کی نظر یوسف پر پڑی تو وہ حیران و ششدر رہ گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں اور بے ساختہ پکار اٹھیں حاشا للہ! یہ شخص بشر نہیں کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔"

چونکہ شہر کی عورتوں کی یہ باتیں محض دکھاوے کیلئے تھیں اسی لئے قرآن نے ان کی اس بات کو ان کے مکر سے تعبیر کیا کہ بظاہر اس طرح کہتی تھیں لیکن دل میں سوچتی تھیں آخر وہ کتنا حسین و جمیل ہوگا جس پر زلیخا جیسی اونچے گھرانے کی عورت کا دل آ گیا ہے وہ شہزادہ بھی تو کوئی کم نہ ہوگا وہ کوئی ایسا ویسا تو نہیں ہوسکتا ضرور کوئی راز پوشیدہ ہے اس میں جس تن لاگے سو تن جانے۔ اب بہانے سوچنے لگیں ذرا اسے دیکھیں تو سہی وہ کیا چیز ہے۔

چنانچہ زلیخا نے ان کے مکر کو جان کر سب لیڈیوں کو دعوت پہ بلایا۔ محل کے سب سے بڑے ایوان میں جگمگاتی ہوئی مسندیں آراستہ کیں۔ مخمل کے گاؤ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکئے سجائے اور ہر مسند کے سامنے ہاتھی دانت اور آبنوس کی بنی ہوئی میزوں پر نہایت عمدہ مٹھائیاں ، فروٹ اور دیگر لوازمات سجا دیئے ۔ ہر ایک کے سامنے چھری کانٹے رکھ دیئے ۔ دسترخوان بھی چن دیا گیا۔ جب محفل پوری طرح آراستہ ہوگئی تو ایوان ایک قسم کا پرستان بن گیا اور ہر گوشہ قوس و قزح کی رنگینیوں اور عطر بیزیوں سے رشک فردوس بن گیا ۔ بعض کنیزوں نے بربط پر نغمہ سرائی شروع کی ۔ وہ جب خورد و نوش میں مشغول ہوگئیں ، فروٹ کاٹنے لگ گئیں تو زلیخا یوسف کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی کہ یوسف اس دالان سے ذرا گزریئے ، محبوبم تشریف لایئے اور انہیں اپنا جلوہ دکھایئے ۔ تاکہ انہیں پتہ چل جائے کہ میں نے کیسا حسین چنا ہے ۔ یوسف ابھی تک غلام ہی تھے اس حکم کا انکار کیسے کر سکتے تھے ۔

☆ زلیخا کے اس اہتمام سے اس زمانے کی مصری معاشرت کی جھلک نظر آجاتی ہے کہ وہ کس درجہ شائستہ و آراستہ ہو چکی تھی ۔ضیافت کی مجلسیں خاص طور پر آراستہ کی جاتی تھیں ۔نشست کیلئے مسندیں لگائی جاتی تھیں ۔ کھانے کیلئے ہر شخص کے سامنے چھری کانٹے رکھے جاتے تھے ۔ مسندوں کے خصوصی اہتمام کا حال قرآن مجید کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے ﴿ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَـًٔا وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا ﴾ مصر کے آثار قدیمہ اور یونانی مؤرخوں کی شہادت سے جو حالات سامنے آتے ہیں ان سے بھی اس متمدن معاشرہ کی تصدیق ہوتی ہے ۔ خصوصا ان نقوش سے جن میں امراء کی مجلسوں کا موقعہ دکھایا گیا ہے اور جو قرآن مجید کے ان اشارات کی پوری پوری تفصیل ہیں ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جب یوسف وہاں سے گزرے تو سب نے ان کی طرف دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئیں جبکہ آپ نے نظریں جھکائی ہوئی تھیں کسی کی طرف دیکھے بغیر ہی گزر گئے تو وہ سب ہکی بکی رہ گئیں ۔ ہاتھوں میں چھریاں تھیں بے خیالی میں ہاتھوں پر چلنے لگ گئیں اور سب ہی بیک زبان کہنے لگیں کہ ہائے اللہ یہ کوئی انسان نہیں فرشتہ ہے فرشتہ اور فرشتہ بھی بڑا مرتبے والا ﴿ وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴾

☆ ان کا یہ کہنا کہ یہ کوئی بڑا بزرگ فرشتہ ہے حیرت و استعجاب کے طور پر تھا اور اس لحاظ سے بھی کہ جناب یوسفؑ نے نظربازی نہیں کی ، تہذیب مغرب کے تعارفی جملے ہیلو ہیلو کہی نہ ہائے ہائے کی ۔ لیکن قرآن کے سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ لائمات مصر کا انہیں فرشتہ کہنا یوسف کی شرافت دیکھ کر نہ تھا بلکہ ان کے حسن دلربا کی وجہ سے تھا کیونکہ اسی کی خاطر مجلس آرائی ہوئی تھی ۔ زلیخا یہ بتانا چاہتی تھی کہ دیکھو اتنا حسین کسی کے گھر میں رہتا ہو تو اسے کتنا عرصہ برداشت کیا جاسکتا ہے ۔ یہ تو پھر میرا حوصلہ ہے کہ جیئے جاتی ہوں میری جگہ تم ہوتیں تو کم از کم خودکشی کر لیتیں ۔ میرا دم دیکھو کہ حسن کی ان کرنوں کو اور سمندر کی ان طغیانیوں کو سہے جاتی ہوئی ۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فرشتوں کی شہرت پاکدامنی کی بنا پر ہے اس لئے ان کا ہاتھ کاٹ لینا حسن کے باعث نہ تھا بلکہ ان کی شرافت کے باعث تھا لیکن مولانا مرحوم نے شاید اس پہلو پر غور نہیں فرمایا کہ فرشتوں کے بارے میں نورانی شکل ہونے کا تصور تو ہر جگہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پایا جاتا ہے۔ خوبصورتی کے ساتھ تقدس بھی ہو تو اسے ملکوتی حسن سے تعبیر کیا جاتا ہے اس لئے انہوں نے مارے حیرت کے کہا تھا کہ اس قدر حسین ایک انسان ہو ہی نہیں سکتا۔ حالات اچانک ایسے ہو گئے تھے کہ ان عورتوں نے یوسف کے ملکوتی حسن کو دیکھ کر اچانک چھریاں چلا دیں۔ ان لائمات مصر نے حضرت یوسف کو دائرہ بشریت سے اس لئے خارج کر دیا کہ وہ ان کے جمال مثل آفتاب کو دیکھ کر اپنے آپ کو سنبھال نہ سکیں۔ ان کا خیال تھا کہ کوئی انسان اتنا حسین ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ جس نظر سے حضرت یوسف کو دیکھ رہی تھیں وہ یقیناً ایمان و شرافت کی نظر نہ تھی بلکہ شہوت و ضلالت کی نظر تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب مخلوقات سے افضل بشر ہے

قرآن کریم شاہد ہے کہ جب بھی لوگوں نے انبیاء کرام کو معصیت یا معدے کی نگاہوں سے دیکھا وہ ان کی اصلیت نہیں پہچان پائے ۔ بلکہ انہیں بشریت کی صف ہی سے خارج کردیا ۔ کچھ نے از راہ تعجب اور کچھ نے بشریت کی عظمت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ۔ حالانکہ بشریت کی فضیلت وعظمت مسلمہ ہے ۔ دیکھو نا یہ بزم کائنات فرشتوں جنوں یا کسی اور مخلوق کیلئے تو نہیں سجائی گئی ۔ یہ تو انسانوں کیلئے ہی بنی اور بنی آدم کیلئے ہی بچھائی گئی ہے ۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم نے بنی آدم کو کرامت دی اور بحرو بر کی حکمرانی دی ﴿ ولقد کرمنا بنی آدم وحملنھم فی البر والبحر﴾ ایک اور جگہ فرمایا کہ ہم نے انسان کو احسن تقویم بنایا ﴿ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ﴾ تین قسم کی مخلوق ہے انسان فرشتے اور جن ۔ جنوں یا فرشتوں میں سے کوئی نبی نہیں ہوا جتنے بھی انبیاء آئے انسانوں ہی میں سے آئے جیسا کہ قرآن کے متعدد مقامات پر واضح کیا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ ہی میں سے ایک رسول کی بعثت کیلئے دعا کی تھی جس کی قبولیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿ لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم .....الخ ﴾ اللہ کا اہل ایمان پر احسان دیکھو جس نے انہی میں سے ایک رسول بھیجا ۔قریب قریب یہی الفاظ سورہ الجمعہ میں ہیں ۔ سورہ ابراہیم میں فرمایا ہم نے تو اس حد تک اہتمام کیا کہ ہر قوم میں ان کا اہل زبان نبی بھیجا ﴿ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم ﴾ تا کہ وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم تو اس کی بات ہی سمجھ نہیں سکتے ۔اور نہ ہی یہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے احوال وضروریات سے آگاہ ہوسکتا ہے ۔سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا کہ بہت سے لوگوں کی ہدایت میں یہ بات رکاوٹ بنی رہی کہ اللہ نے کسی انسان کو نبی بنا کر کیوں بھیجا کسی فرشتے کو کیوں نہیں بھیجا ﴿وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاء ھم الھدیٰ الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا﴾ قرآن نے اس کا جواب دیا کہ اگر زمین پر انسانوں کی بجائے فرشتوں کی بستیاں ہوتیں تو ہم فرشتوں کو نبی بنا کر بھیج دیتے چونکہ زمین پر انسان بستے ہیں اس لئے ہم نے انبیاء بھی انسانوں سے ہی بھیجے ﴿قل لو کان فی الارض ملائکۃ یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکا رسولا﴾ پھر دیکھو ہر نبی کا خاندان معروف ہوتا ہے اس کی رشتے داریاں سب کے سامنے ہوتی ہیں ، ان کی شادیاں ہوئی ، اولادیں ہوئیں بعض کی اولاد نافرمان ہوئیں اور بعض کی فرمانبردار ۔بعض کی بیویاں کافر و خائن تھیں اور بعض کی ھاجرہ و سارہ جیسی فرمانبردار جنہیں آسمان سے سلام آیا کرتے تھے ۔غرضیکہ انبیاء کو دائرہ بشریت میں سے نکالنا اہل ایمان کا کبھی شیوہ نہیں رہا ۔بلکہ منکرین نے انبیاء کا انسان ہونا برائے تحقیر خیال کیا حالانکہ انسان تو مسجود ملائکہ ہے جبکہ بعض ماننے والوں نے انسانیت کے مرتبہ و مقام کو نہ سمجھا انہوں نے انبیاء کو اپنے جیسے "باشر" سمجھا جبکہ بشر "بے شر" بننا تو فرشتہ بننے سے کہیں زیادہ مشکل ہے ۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

حقیقت تو یہ ہے کہ جہاں سے سیدالبشر کے قدم بڑھتے ہیں وہاں سیدالملائکہ کے پر جلتے ہیں ۔اسی لئے ایک عارف نے کہا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفےٰ سے مجھے عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں

غرضیکہ ساری مخلوقات میں سے انسان ہی عظمت وفضیلت کا حامل ہے۔اس لئے اللہ کریم نے فرشتوں کو آدم کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا۔اسے علم سکھا کر فرشتوں پر فوقیت دی۔ بے شک فرشتے معصوم ہیں اور انسان خطا کار فرشتے کچھ کھاتے پیتے نہیں انسان کو یہ ساری ضرورتیں لاحق ہوتی ہیں۔ فرشتے بھولتے نہیں ہیں اور انسان نسیان سے بنا ہے۔فرشتے اس طرح کی اخلاقی کمزوریوں سے مبرا ہیں جس طرح کی انسانوں میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔لیکن ان ساری باتوں کے باوجود انسان ہی اللہ کی سب سے پیاری مخلوق ہے۔خوبی یہ نہیں کہ کوئی گناہ ہو نہیں جیسا کہ فرشتے گناہ کر ہی نہیں سکتے، بلکہ کمال تو یہ ہے کہ گناہ کی قدرت ہونے کے باوجود نہ کریں یا انسانی تقاضوں کی وجہ سے گناہ ہوجائے تو توبہ کرلے جس سے مالک الملک بہت خوش ہوتا ہے۔توبہ کرنا اس کے ہاں نیکی کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف کو ان روح و کردار کی بیمار عورتوں نے بشریت سے ماوراء سمجھا کیونکہ یہ دسترخوان والی تھیں۔ایمان والی ہوتیں تو ایسا نہ کہتیں۔ یہ تقسیم بہت پرانی ہے کچھ میدان والے کچھ دسترخوان والے۔دسترخوان والی قوم انبیاء کی قدردان نہیں ہوا کرتی۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف کے کردار کی مزید پختگی مطلوب تھی

زلیخا کی چالبازی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے کہا یوسف کے ساتھ یہ واقعہ اسلئے پیش آیا کہ ہم اس سے بے حیائی اور برائی کو دور کریں ﴿ كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴾

☆ اس میں ایک تو عصمت انبیاء کا مسئلہ تھا جسے ہم نے مختصراً بیان کیا ہے۔ دوسرا اس میں حضرت یوسف کی تربیت کے اہتمام کا ذکر تھا کہ انہیں بدی اور بے حیائی سے پاک اور طہارت نفس کو اوج کمال تک پہنچانے کیلئے اللہ کی مصلحت اس طرح ہوئی کہ ان کے سامنے معصیت کا ایک نازک موقعہ پیش آئے اور آپ تقویٰ و خوف خداوندی کی پوری طاقت صرف کر کے اپنے نفس کے برے میلانات کو ہمیشہ کیلئے قطعی طور پر شکست دے دیں۔

☆ سورہ یوسف کی آیات 33/35 میں اس وقت کے مصر کی جس تہذیب و تمدن کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے۔ اس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہاں جنسی آزادی قریب قریب اسی پیمانے کی تھی جو آج کی مغربی سوسائٹی یا مغرب زدہ سوسائٹی میں بنیادی طور پر پائی جاتی ہے۔ آنجناب کو اسی بگڑے ہوئے آوارہ ماحول میں کام کرنا تھا اور کسی معمولی حیثیت نہیں پورے اختیارات کے حامل فرمانروا کی حیثیت سے جو خواتین ایک حسین غلام کو متوجہ کرنے کیلئے معاشرتی اخلاق کو پوری طرح پامال کرنے سے نہ رہ سکتی ہوں وہ ایک جوان اور حسین فرمانروائے مملکت پر ڈورے ڈالنے سے کیونکر باز رہ سکتی تھیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس طریقے سے حضرت یوسف کی تربیت کی تاکہ آئندہ ہمیشہ کیلئے فتنے کا دروازہ بند ہوجائے اور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف کی پاکبازی و عفت بھی آشکارا ہوجائے ان کا نفس آئندہ کیلئے اس طرح یا اس سے بڑے بڑے آزمائشی مراحل سے بسلامت گزر جانے کا عادی ہوجائے اور حکمران طبقے کی آوارہ مزاجیوں اور بے راہرویوں کو حضرت کی ذات سے کسی قسم کی کوئی امید باقی نہ رہے۔لیکن یہ مرحلہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تھا کہ اب صرف ایک عورت کا فتنہ ہی نہ تھا بلکہ دار الحکومت مصر کے تمام فتنہ گران حسن جمع تھے کہ ان کی متاع ضبط و تحمل کی غارت گریوں میں حصہ لیں اس شکار کی مظلومیت کا کیا کہنا جو خود تو اکیلا ہے اور شکاری بہت سے۔

وائے برصید یک باشد و صیادے چند

مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔جس شمع کی فانوس بن کر حفاظت خدا کرے اسے کون بجھائے۔کنوئیں میں جان بچانے والی ہستی شاہی محل میں زلیخا کی دست برد سے آن بچانے والی ذات اقدس و اطہر نے یہاں بھی یوسف کے دل کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ان تمام فتنہ گران حسن کی ہوس کاری اور حواس باختگی کا نتیجہ کیا نکلا ؟

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں جسے ہو غرور آئے کرے شکار مجھے

ایک صرف زلیخا ہی تو ہوش میں تھی

﴿ قَالَتْ فَذَالِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهُ عَنْ نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ ﴾

''عزیز کی بیوی بولی دیکھا تم نے یہ ہے وہ شخص جس کے معاملہ تم مجھے ملامت کرتی تھیں ، بے شک میں نے اسے رجھانے کی بہت کوشش کی مگر

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے پکڑائی نہیں دی ،اگر اب یہ میرا کہنا نہ مانے گا تو قید کر دیا جائیگا اور اچھی طرح رسوا کیا جائیگا۔''

ان عورتوں کی یہ بے خودی دیکھ دیکھ کر زلیخا نہال ہو رہی تھی۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس وقت پوری محفل پر دیوانگی طاری تھی ،سحر و وارفتگی کا تسلط تھا اگر کوئی اس مجلس میں عقل و حواس میں تھا تو صرف زلیخا تھی تو غلط نہ ہوگا۔

سب رقیبوں سے ناخوش پر زنان مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محو ماہ کنعان ہوگئیں

تب عزیز کی بیوی بولی دیکھا تم نے یہ ہے وہ فرشتہ جس کے بارے میں تم مجھے طعنے دیتی تھیں اب پتہ چلا نا میری مظلومیت کا۔اس سے محبت میں نے تصنع سے پیدا نہیں کی۔تم تو ایک جھلک بھی سلامتی سے نہیں سہہ سکی ہو۔تم نے دیکھ لیا کہ میری محبت کا واحد عذر یوسف کا وہ قدوسی حسن ہے جس کی تسلی چشم انسانی کیلئے اور جس کی اثر اندازی قلب انسانی کیلئے قابل برداشت نہیں ۔ ساحل کی خودداری سمندر کے طوفانی تھپیڑوں کا کب تک مقابلہ کر سکتی ہے اور بیچاری شبنم آفتاب کی حرارت و تمازت کے سامنے کب تک اپنا وجود برقرار رکھ سکتی ہے ۔ مانا کہ ہجر و فراق بھی ایک حد تک نا قابل برداشت ہے لیکن محبوب کی ہمہ وقتی رفاقت اور پھر اس کی بے خبری اور تغافل شعاری اور بے التفاتی اس سے کہیں زیادہ اذیت ناک ہے ۔ شوق و آرزو کی اسی مجبوری کے ہاتھوں میں نے اسے اپنی طرف مائل کرنے کی خاطر بہت جتن کیے ، ہاں میں نے اس کا دل اپنے قابو میں لینا چاہا مگر وہ بے قابو نہ ہوا۔اور اب اسے سنا کے کہے دیتی ہوں ،تم بھی گواہ رہنا کہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اس نے میرا کہا نہ مانا اور اپنی ضد پر اڑا رہا تو ضرور ایسا ہوگا کہ قید کیا جائے اور بے عزتی میں پڑا رہے ﴿ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصَّاغِرِيْنَ ﴾

☆ امرأۃ العزیز نے یہاں جو لفظ استعمال کیا وہ ہے **فاستعصم** اور یہی لفظ ان لائمات مصر نے بادشاہ کے حضور بھی یوسف کے بارے میں استعمال کیا تھا جو حضرت یوسف کی کمال درجہ کی پاکبازی اور شدت احتیاط پر دلالت کرتا ہے جس کا اعتراف سب گناہگاروں نے کیا۔

☆☆☆☆☆☆

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معصوم کو مجرم قرار دینا

یوں بھی ہوتا ہے زمانے میں

ذرا دیکھئے اس مرحلہ پر راستبازی و حق پرستی کی آزمائش نے اچانک کیسی صورت اختیار کرلی ۔ بقول مولانا آزادؒ دنیا میں انسانوں کو قیدوبند کی صعوبتیں اس لئے برداشت کرنا اور بھگتنا پڑتی ہیں کہ وہ جرم ومعصیت سے اپنے آپ کو روک نہ سکے ۔ لیکن اب یوسف کے سامنے قید اس لیے لائی جارہی ہے کہ وہ جرم و معصیت سے اپنے آپ کو کیوں روک رہے ہیں ۔ لوگوں قید و بند کی مصیبت اس لیئے برداشت کرنا پرتی ہے کہ وہ عیش حیات ڈھونڈتے ہیں اور جب نہیں ملتا تو اجرا لے لیتے ہیں۔ لیکن یوسف کو اس لئے قیدخانے کی دھمکی دی جارہی ہے کہ عیش حیات نے اپنی ساری دلفریبیوں اور رعنائیوں کے ساتھ انہیں دعوت دی اور انہوں اسے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا ۔ یہ حضرت یوسف کی سیرت کا سب سے زیادہ عظیم پہلو ہے ۔ یہ عشق حق کا کامل نمونہ ہے ۔ یہ پرستاری صدق کا حقیقی دستور العمل ہے ۔ یہ ایمان و ایقان کا معیار کامل ہے ۔ تقرب الی اللہ، استقامت فی الدین، عزیمت علی الحق اور تسلیم و رضا کا وہ بے نظیر مظاہرہ ہے جو ان جیسے اولوالعزم پیغمبروں ہی سے ممکن ہے ۔ جب ان کے سامنے دو باتیں پیش کی گئیں زندگی کے شدائد، مگر راست بازی کی راہ تو ان کا فیصلہ قطعی اور بغیر کسی تامل کے یہ تھا کہ قید خانہ مجھے محبوب ہے مگر وہ بات گوارا نہیں جس کی دعوت مجھے دی جارہی ہے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف علیہ السلام کی دعائے عصمت

﴿ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ کَیْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ ﴾

''اے میرے رب جیل جانا مجھے منظور ہے بہ نسبت اس کام کے کہ جو یہ مجھ سے چاہتی ہیں اور اگر تو نے مجھ سے اس شر کو دور نہ کیا تو میں ان کے دامن میں الجھ سکتا ہوں اس طرح جاہلوں میں جا شامل ہونگا۔..... اس کے رب نے اس کی دعا کو قبول کیا اور ان عورتوں کی چالبازیوں سے اسے بچالیا بے شک وہی سب کی سنتا اور جانتا ہے۔ پھر ان لوگوں کو یہ سوجھی کہ ایک مدت تک کیلئے یوسف کو قید کردیں حالانکہ وہ اس کی پاکدامنی اور اپنی عورتوں کے برے چھپن کھلی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے''

حضرت یوسف نے نہ کسی کے جھلملاتے حسن کو دیکھا۔ نہ کسی کی بات سنی، نہ زلیخا سے کچھ کہا، نہ حاضرات کی طرف ملتفت ہوئے۔ بلکہ اس نازک لمحے میں بھی اپنے رب کی طرف توجہ کی۔ اسے ہی پکارا۔ اسی سے مدد مانگی۔ اسی سے استقامت کا سوال کیا۔ کیونکہ ان کے دل میں اسی کی محبت تھی۔ جس کی موجودگی میں کسی دوسرے کی محبت پیدا ہی نہیں ہوسکتی۔ ان کی نظروں میں اسی کا حسن حقیقی سمایا ہوا تھا وہ اسی لئے حسن کثیف کی بجائے خلاق حسن و قسام جمال کے حسن لطیف کی طرف ملتفت ہوئے۔ اللہ اللہ!! کیا مقام عبدیت ہے۔ اپنی شکستگی اور کمزور نفسی کا کیا مناسب اظہار ہے کہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقوی و طہارت کے اتنے بلند و بالا مقام پر فائز ہونے کے باوجود بھی ناز و اعتماد اپنی ذات پر نہیں ہے . دعا ہے تو بس اللہ سے کہ آپ ہی مجھے سنبھالئے جس طرح اب تک مجھے سنبھالے رکھا ہے . ورنہ مجھ بشر کی کیا بساط ! کہ اس قسم کی ترغیبات کے سامنے جم سکوں اور یہاں ایسے ایسے گمراہ ہیں کہ انہیں اپنے نام نہاد اذکار اور جاہلانہ تصوف پر اتنا ناز ہے کہ چاند کیا حجرِ اسود میں بھی اپنی شبیہ نظر آتی ہے ۔نعوذ باللہ!

ایک صحیح تعبیر کی نامناسب تشریح

حضرت یوسف کے اس اعلان حق کی تہہ میں جو جذبہ پنہاں تھا ، ان کے کردار کی جو عظمت عیاں تھی وہ تو اس مظاہرہ حق سے ظاہر ہے لیکن بعض اہل علم مفسرین نے یہاں بڑا عجیب نکتہ پیش کیا ہے کہ حضرت یوسف نے خود ہی جیل جانے کی دعا کی تھی اگر جلدی میں ایسا نہ کہہ دیتے تو اللہ ان کیلئے کوئی اور راہ کھول دیتا ۔ اس کی دلیل میں وہ حدیث بھی پیش کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ نے صبر کی توفیق مانگتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ تو خود اپنے لئے مصیبت کا سوال کر رہا ہے ۔ اللہ سے ہمیشہ عافیت ہی مانگنی چاہیئے " بلاشبہ یہ نکتہ بڑا علمی محسوس ہوتا ہے لیکن حضرت یوسف کے حالات میں کسی بھی طور فٹ نہیں ہوتا ۔غور کیجئے عزیز مصر کی بیوی اور گھر کی مالکہ نے خوشامد و چاپلوسی کی کونسی راہ اختیار نہیں کی جس سے یوسف کو رام کیا جاسکے ۔ ترغیب وترہیب کا کونسا حربہ ہے جو اس نے آزمایا نہیں پھر اس میں ناکامی کے بعد دوسری عورتوں کی مدد حاصل کی اور انہوں نے بھی اپنے ممکن داؤ اور گھات یوسف علیہ السلام پر کر کے دیکھے مگر پھر بھی ناکام رہیں

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آخری درجہ یہ تھا کہ اس نے دھمکی دی کہ مجھے شاد کام کرو ورنہ قید خانہ میں ڈالے جاؤ گے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ باقی نہیں رہنے دیا ایسی حالت میں ایک باخدا انسان، صاحب استقامت ہستی، خوف خداوندی کو تمام کائنات کے غیض وغضب پر غالب رکھنے والا انسان اس سے بہتر اور کیا جواب دے سکتا ہے کہ خدایا میں اس عمل بد کے مقابلہ میں زنداں کو ترجیح دیتا ہوں' مجھے قید و بند تو منظور ہے مگر تیری نافرمانی منظور نہیں۔ مجھے اس فتنہ گر حسن کی جلوتوں سے قید خانہ کی خلوتیں زیادہ محبوب ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ قید وبند کی طلب ہے۔ زنداں داخل ہونے کے شوق کا اظہار ہے، بلا و مصیبت کا سوال ہے ہرگز نہیں بلکہ یہاں لطیف پیرائے میں وہ کہا جارہا ہے جو اعلان حق اور خدارسی کا صحیح درجہ ہے۔

اس دعا پر غور کیجئے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے گوارا نہیں کیا کہ عزیز مصر کی بیوی کو مخاطب کریں یا مہمان عورتوں کو گفتگو میں تخاطب کا درجہ دیں اگرچہ اس بات کا بھی امکان ہے کہ شریک محفل حسین وجمیل خواتین امیرزادیوں، وزیرزادیوں اور حسن کی دیویوں نے بھی یوسف علیہ السلام کو سمجھانے بجھانے کی کوشش کی ہوگی کہ یہ کیسی حماقت ہے جو اپنی محسنہ اور مالکہ کی طلب کو جھٹک رہے ہو۔ اس کے باوصف جناب یوسف نے ان گمراہ اور بدقماش عورتوں پر ظاہر کردینا ضروری سمجھا کہ جس طرح ان کے تمام مکروفریب اور خوشامد و چاپلوسی ناکام رہی اسی طرح ان کی یہ دھمکی اور مژدہ تعذیب بھی میرے ارادہ حق اور خدا ترسی کو بالکل باطل نہیں کرسکتا۔ یہ کہتی ہے نا کہ یوسف یا تو میرا ارادہ معصیت پورا کرے یا جیل جائے تو میں جیل خانہ کو اس کے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ بد کے مقابلے میں لاکھ بار ترجیح دیتا ہوں۔

پھر یہ بھی نگاہ میں رہے کہ یہاں جیل کا سوال نہیں کیا جارہا ہے بلکہ دو راستوں میں سے ایک آسان ترین راستے کو اختیار کرنے کا اعلان ہے۔ اور یہی انبیاء کی سنت رہی ہے۔ دعا تو ہے مگر جیل جانے کی نہیں استقامت دکھانے کی ہے اور یہی بات حضرت یوسف کی پاکیزگی وعظمت کا جوہر تھی نا کہ ان کی لغزش۔ یہ تو مقام صدیقیت ہے جیسا کہ بعض عارفین نے لکھا ہے کہ مصیبت کو معصیت پر ترجیح دینا صدیقین کا شیوہ ہے۔ اب فرمایئے کہ اس اعلان حق اور اظہار استقامت کا اس دعا سے کیا تعلق جو ایک شخص خواہ مخواہ اپنے لئے صبر مانگ کر خود کو آزمائش میں پڑنے کی دعوت دے رہا تھا وہاں نہ آزمائش تھی اور نہ امتحان۔ اور یہاں امتحان سر پر ہے ہزاروں ننگی بجلیاں لپکنے کیلئے تیار ہیں، جیل یا معصیت میں سے ایک کو لازما اختیار کر لینے کا مطالبہ ہے تو اس کے سوا ایک صاحب استقامت نبی اور کیا کہہ سکتا تھا۔

☆ رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ کی جتنی خوبصورت تعبیر کردار یوسف میں پائی جاتی ہے، ہزاروں سال گزر جانے کے باوجود شاید کبھی بھی اتنی مناسب تعبیر وقوع پذیر نہ ہوئی ہوگی۔ بے شک تاریخ میں بڑے بڑے مجاہدین کے راہ حق میں مصیبت وموت کو اختیار کر لینے کی مثالیں اور واقعات موجود ہیں مگر اس نوع کی رنگین معصیت کے مقابلے میں جیل خانے کی مصیبت اختیار کر لینے کا موقعہ شاید کم ہی آیا ہو۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصری تہذیب میں اخلاق باختگی کا درجہ

زلیخا کی اس دعوت اور مقاصد دعوت اور وہاں ہونے والی کاروائی ، غیر عورتوں کا بے باکانہ ایک اجنبی نوجوان پر صدقے اور واری جانے کا یوں برملا اظہار مکر کرتے ہوئے ہاتھ کاٹ لینے کی حرکت وغیرہ اس زمانے کی مصری تہذیب کے مقتدر طبقے کی اخلاقی حالت کا نمونہ ہمارے سامنے پیش کرتی ہے ۔ بجائے اس کے کہ عزیز کی عورت اپنے ناہنجار فعل پر شرمائے ، بات کو چھپائے اور کھلم کھلا دوسری عورتوں کو بھی اپنا محبوب دکھا کر ان پر برتری حاصل کرنا اور اپنی گمراہی کو سند جواز مہیا کرنا چاہتی ہے ۔ اس کی خوبصورت جوانی دکھا انہیں سمجھانے کی کوشش کرتی ہے کہ اگر میں یہ سب کچھ نہ کرتی تو کیا کرتی ۔ دنیا میں بے غیرتی اور عذر گناہ کے بے شمار نمونے موجود ہیں مگر اس عورت کی کید کا جواب مشکل ہی سے ملے گا ۔ پھر یہ اونچے گھرانے کی لیڈیاں اپنے عمل سے یہ ثابت کرتی ہیں کہ واقعی زلیخا اپنی ہوس کاری میں حق بجانب تھی اگر وہ بھی اس کی جگہ ہوتیں تو ان کا طرز عمل بھی زلیخا کی طرح ہی ہوتا ۔ اور وہ اس حسرت میں تڑپ رہی ہیں کہ کاش یہ حادثہ ہمارے ساتھ پیش آیا ہوتا ۔ ہم بھی زلیخا کی طرح خوش نصیب ہوتیں مگر ایں سعادت بزور بازو نیست ۔

پھر بھی اس بھری محفل میں عزیز کی بیوی کو یہ اعلان کرنے میں ذرا شرم محسوس نہیں ہوتی کہ اگر وہ میری ہوس کاری کا ، ناجائز خواہش نفسانی کا جواب مثبت نہیں دیگا تو میں اس کی آزادی چھین کر اس پر عرصہ حیات تنگ کردونگی ۔ پھر اس کے بعد کے واقعات سامنے رکھنے سے بھی اندازہ ہوجاتا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اس عورت نے جو کیا سو کیا اونچے گھرانے کی ان لیڈیوں نے جس بے شرمی و بے حیائی کا مظاہرہ کیا ان کی اس مجلس آرائی اور اعلان ہوس کاری کا ان کے خاوندوں کی طرف سے کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ اس مجلس اور اس میں ہونے والی کاروائی کی خبر عزیز مصر کو نہ ہوئی ہو یا ان لیڈیوں کے صاحبان اپنی منہ چڑھی بیگمات کے اونچے، ترقی یافتہ اور روشن خیالات اور قابل رشک احساسات و جذبات سے بے خبر رہے ہونگے اس کے باوجود اس طبقے میں کوئی ہلچل پیدا نہ ہوئی نہ کسی کی غیرت پہ تازیانہ پڑا۔ حمیت نام کی کوئی چڑیا نہیں پھٹکی بلکہ جب وہ دس سال بعد دربارشاہی میں بلائی گئیں تب بھی ان عورتوں کو یا ان کے صاحبوں کو اس خباثت پر کوئی ندامت محسوس نہیں ہوئی۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مصر کا معاشرتی اور اخلاقی زوال یا دور جدید کی اصطلاح میں نمونہ ترقی اور روشن خیالی بعینہ اس مغربیت کا نمونہ تھی جو آج کے روشن زمانے میں موجود ہے اور ان ترقی پسندوں کا یہ خیال بالکل باطل ہے کہ موجودہ مغربی تہذیب کی اخلاق باختگی کسی جدید علم یا سائنسی ترقی کا شاخسانہ ہے اور خاص طور پر شیطان کی اولاد کو یہ کہنا ہرگز زیب نہیں دیتا کہ ان کے والدگرامی کے یہ کرتوت نئے اجتہادات کا نتیجہ ہیں اور ترقی کی یہ کرشمہ سازی اسے اب سوجھی ہے۔ جال ضرور نیا ہوسکتا ہے شکاری بہرحال پرانا نہیں ہے۔

مادیت پر روحانیت کا غلبہ

پھر قدرت ربانی کی کرشمہ سازیاں اور حکمتیں دیکھو حضرت یوسف علیہ السلام کو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس دیہاتی مگر خدا پرست ماحول سے نکال کر شہری مگر بے دین ماحول میں کام کرنے کیلئے لائے جاتے ہیں اور کس حالت میں لائے جاتے ہیں جو کسی پہلو بھی وجہ فضیلت نہیں بن سکتی ، عزت و ناموری کا سبب نہیں بن سکتی اور پھر ان کی تربیت کیلئے قدرت نے کس طرح کے سخت مراحل مہیا کئے اور یہ بھی کہ یوسف علیہ السلام کے پاس ایمان کے سوا کچھ نہ تھا اور ان کے میزبانوں کے پاس اس کے سوا سب کچھ تھا۔ یعنی یہ مقابلہ تھا حق پرستی اور باطل پرستی کا ، مادہ پرستی اور روحانیت کا ، رحمانی اور شیطانی قوتوں کا ۔ پھر دونوں قوتوں کا شدید مقابلہ ہوا ، زور کا رن پڑا اور بالآخر وحی ربانی کا فیضان اور دین حق کے علم وفضل نے ساری مادی فضیلتوں پر برتری حاصل کرلی ۔ اس مادی ترقی نے اس کے سامنے آئندہ کئی صدیوں تک کیلئے گردن جھکادی حتی کہ جب قحط کی وجہ سے سلطنت کا وجود ہی خطرے میں پڑگیا تو اسی صاحب ایمان کے سامنے متمدن مصر کو جھکنا پڑا کہ وہ انہیں اس مصیبت سے نجات دلائے ۔ کوئی کاہن ایسا نہ تھا ، کوئی سیاسی یا مذہبی لیڈر ایسا نہ تھا ۔ کوئی سائنسدان اس قابل نہ تھا کہ وہ اس بوجھ کو اٹھا سکے ۔ آخرکار اسی کنعانی نوجوان کو اجعلنی علی خزائن الارض کہہ کر مملکت کی باگ ڈور سنبھالنا پڑی اور انی حفیظ علیم کہہ کر انہیں اطمینان دلانے کی ضرورت پڑی ۔ پھر تاریخ نے اس کی کامرانیوں کو کھلے دل سے سلام کیا اس کی تدبیروں کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور ثابت ہوگیا کہ غلبہ و برتری اور تفوق ہمیشہ دین حق ہی کیلئے ہے ۔ یہی حقیقت سورہ یوسف میں جگہ جگہ عیاں کی جارہی ہے ﴿ واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون ﴾ یعنی اگر پیروکاران دین

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دست و بازو میں طاقت اور دل میں حرارت ایمانی ہو تو دنیا کی تمام سہولتیں اور شوکتیں ان کی غلامی کرنے کیلئے تیار ہیں۔

خوشبو کو پابند بنانے کا فیصلہ

زلیخا نے جو دھمکی دی تھی وہ قلب یوسف میں ذرا بھی جنبش پیدا نہ کر سکی۔ پھر اس نے لالچ بھی دیا کہ اگر اپنے موقف میں ذرا سی نرمی پیدا کر لو تو دنیوی عروج و اقبال تمہارا غلام بن جائے گا۔ یوسف علیہ السلام نے ہر موقع پر اسی عزم کا اظہار کیا کہ مجھے دنیوی شکوہ کی طلب ہے نہ قید و بند کا خوف مجھے تو صرف اپنے رب کی فرمانبرداری عزیز ہے۔ زلیخا نے اپنے خاوند کو مشتعل کر کے آخر کار قائل کر ہی لیا کہ یوسف کو قید کر دیا جائے تا کہ لوگوں کا منہ بند ہو سکے اس طرح زلیخا نے ایک تیر سے دو شکار کر لئے ایک تو یوسف کو سبق سکھانے کی دھمکی کو عملی جامہ پہنا لیا اور دوسرا خاوند کو قائل کر لیا کہ اگر میں اتنی ہی پاگل اور دیوانی ہو چکی ہوتی جتنی میری شہرت ہو چکی ہے تو اس کے جیل جانے کا مطالبہ کیوں کرتی۔ عزیز یوسف کی بیگناہی پر ایمان رکھتا تھا لیکن بیگم کے ہاتھوں مجبور ہو گیا۔

آخر کار خوشبو کو پابند سلاسل کرنے کا فیصلہ ہو گیا۔ ایک بے خطا کو خطا کار اور معصوم کو مجرم باور کرانے کیلئے۔ نہ یوسف سے کوئی جرم سرزد ہوا نہ انہیں مجرم ثابت کیا جا سکا بلکہ جس کے جرم کا گواہ شہد شاہد من اھلہا تھا اسے تو کچھ نہ کہا گیا جس کی پاکدامنی پر ان کا دامن و کرتہ بھی گواہ تھا اور عقل و مشاہدہ بھی دلالت کرتا تھا اس کو جیل میں دھکیل دیا گیا۔

یا رب یہ جہاں گزران خوب ہے لیکن

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں خوار ہیں مردان صفا کیش و ہنر مند

اس کا مطلب ہے محض ظلم و تعدی کی وجہ سے اپنے نفس و حرم کی ناجائز خواہشات و مفادات کی تسکین کی خاطر بغیر قصور کے جیلوں میں بے گناہوں کو ٹھونس دینے کی یہ شاہانہ عادت بہت پرانی ہے۔

چلی ہے رسم کہ کوئی سر اٹھا کے چلے

بیویوں کی خوشنودی اور ظلم و تعدی کی راہ

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَارَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿

"پھر ان لوگوں کو یہ سوجھی کہ ایک مدت تک کیلئے یوسف علیہ السلام کو قید کر دیں حالانکہ وہ اس کی پاکدامنی اور اپنی عورتوں کے برے چلن کھلی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے"

بیویوں کی خوشنودی کی خاطر حق و عدل خون کرنے کی ایسی مثال بہت زیادہ آپ کو ملیں گی۔ زن مریدی اور جانتے بوجھتے ظلم کی راہ اختیار کرنا پرلے درجے کی بزدلی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم بار بار کہتا ہے۔ کہ یہ تمہاری اولادیں، تمہاری بیویاں اور تمہارے مال تمہارے لئے سامان ہلاکت ہیں کہ بھلا چنگا انسان بھی عدل و انصاف کی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔ لہٰذا ان گھریلو دشمنوں سے ہوشیار رہو ان کی خوشحالی و خوشنودی کی خاطر احکم الحاکمین کی ناراضی مول نہ لو یہ بڑا خسارے کا سودا ہے۔ نقصان دہ تجارت ہے، تباہ کن راستہ ہے۔ ان من ازواجکم و اولادکم عدولکم فاحذروھم تمہاری بعض ازواج و اولاد تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے خبردار رہو (سورہ التغابن) حقیقت یہ ہے کہ اگر اس پہلو انسان غور کر لے کہ اولاد و ازواج

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خاطر وہ حلال و حرام کی حدود عبور کئے چلے جاتے ہیں حالانکہ ان میں سے کوئی بھی روز عدل پکڑائی نہیں دے گا تو ناجائز ہوس مال و جاہ کا علاج ہو جائے دیکھو اس عزیز مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام جیسے پاکباز انسان کے ساتھ یہ ظلم صرف اپنی معزز بیگم صاحبہ کے مطالبے پر کیا اور آپ کو بغیر قصور کے، بغیر مقدمہ چلائے غیر معینہ مدت تک کیلئے جیل میں ڈالدیا گیا۔

طعن اغیار غم عشق ستم ہائے فراق قلب محزوں کو دیئے تحائف کیا کیا

حضرت یوسف کا اس طرح قید میں ڈالا جانا درحقیقت ان کی اخلاقی فتح اور مصر کے پورے طبقہ امراء و حکام کی اخلاقی شکست کا اعلان تھا۔ بیشک قید کی راہ کا انتخاب یوسف نے معصیت کے مقابلہ میں خود کیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو ان کے ایمان و عصمت کے تحفظ اور ان معصیت کاروں کے قید و مکر سے بچا لیا ﴿ فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ﴾ یہ دعا کونسی تھی جو مستجاب ہوئی کیا جیل جانے کی؟ نہیں بلکہ عصمت پر ثابت قدمی دکھانے کی دعا تھی کہ ایسے زہد شکن حالات میں بھی میرے قدم ذرا نہ لڑکھڑائیں اللہ تعالیٰ نے ان کی اس دعا کو قبول کرلیا اور آپ صاف بچ گئے،

☆ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي ..... إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تک کی آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کی دستگیری بھی اللہ تعالیٰ نے ہی فرمائی۔ ان کے سامنے بھی اسی کا در تھا جہاں سے انہیں سب کچھ ملتا تھا۔ سخت غلطی پر ہیں وہ لوگ جو عام انسانوں کو مشکلکشا یا حاجت روا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں حالانکہ کائنات کی سب سے بہترین مخلوق اللہ کے سب سے زیادہ مقرب

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء بھی اپنی حاجات اللہ ہی کے سامنے پیش کرتے ہیں ایک بے گناہ کو اور وہ بھی یوسف علیہ السلام جیسے کو جو اس طبقہ علیاء میں خاصا جانا پہچانا تھا بلا وجہ قید میں دھکیل دینا کوئی معمولی بات نہ تھی اب آپ کوئی غیرمعروف نہ رہے تھے خاص و عام ان کی اس دلفریب شخصیت اور باوقار حسن سے آگاہ ہو چکے تھے جس پر ایک نہیں دو نہیں بیشتر امیر گھرانوں کی خواتین نہ صرف فریفتہ ہو چکی تھیں بلکہ ان سے مکمل شکست کھا چکی تھیں ان صاحبوں نے یوسف کے فتنہ روزگار حسن سے اپنے گھر بگڑتے دیکھے۔ اپنی عزتیں بے توقیر ہوتے دیکھ کر یہ تو نہیں کیا کہ اپنے گھروں کو سنبھالیں اور ان بے لگاموں کو لگام دیں۔ البتہ انہوں نے اسی میں اپنی خیریت دیکھی کہ حضرت یوسف کو ہی قید کر دیا جائے اس شمع حق کو قید خانہ کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں بند کر دیں، عصمت و عفت کی خوشبو کو پابند سلاسل کر دیں تاکہ چند دنوں تک یہ بات دب جائے اور لوگ اس حادثے کو بھول جائیں۔ ﴿ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ﴾ پھر ان لوگوں کو یہ سوجھی کہ ایک مدت تک کیلئے یوسف علیہ السلام کو قید کر دیں حالانکہ وہ اس کی پاکدامنی اور اپنی عورتوں کے برے پچھن کھلی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے"

چنانچہ جیل کا پھاٹک کھلا اور فرزند یعقوب اور خاندان نبوت کا درخشاں ستارہ قید خانہ کی تاریکیوں میں شمع توحید جلانے اور اعلی کردار و عمل کی خوشبو پھیلانے کیلئے آن موجود ہوا۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کی خوشبو جب پھیلی

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ
اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

پھول جہاں بھی کھلتا ہے مہکتا ہے۔ شمع جہاں بھی روشن ہو پروانے جمع ہو جاتے ہیں۔ خوشبو جہاں بھی ہوتی ہے، اپنے چاہنے والے پیدا کر لیتی ہے بہار جب بھی آتی ہے کانٹے تک مسکرانے لگ جاتے ہیں۔ اسی طرح یوسف جہاں بھی رہے، اپنی مقناطیسی شخصیت سے سب کو مسخر کر لیا، آہن کو موم کر لیا اور شب کو سحر کر لیا۔ باپ کے گھر تھے تو یعقوب نبی گرویدہ تھے۔ کنویں میں تھے تو فرشتے تسلیم و رضا پر رشک کناں تھے۔ کنویں سے باہر نکالے گئے تو صبر و ضبط پر بھائی بھی حیران اور قافلے والے بھی۔ مصر لائے گئے تو عزیز مصر کا گھر روشن ہو گیا۔ یہی خوشبو جب بجن میں پھیلی، یہی بہار جب جیل میں آئی یہی شمع جب اس تاریک ماحول میں روشن ہوئی تو ہر طرف نور پھیل گیا گویا سحر ہو گئی۔ خزاں کا دور لد گیا۔ حسن و جمال اور سعادت و کمال کا چاند دمکنے لگ گیا۔ قید خانے کا داروغہ آپ کی بے گناہی، پاکدامنی اور عظمت و استقامت علی الحق سے ناواقف نہ تھا۔ آپ کے حسن اخلاق سے بہت متاثر ہوا۔ اگرچہ ستمگروں کی طرف سے واضح ہدایت تھی کہ اس خوشبو کو پھیلنے کی ذرا بھی مہلت نہ دینا لیکن حضرت یوسف کے حسن اخلاق میں اتنی قوت تھی کہ سب زنجیریں ٹوٹ گئیں، سب تاریکیاں چھٹ گئیں۔ چند دن کے بعد ہی جیلر فرط عقیدت سے آپ کی غلامی پر فخر کرنے لگ گیا۔ اور کہنے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا کہ آپ جہاں بھی جانا چاہیں جاسکتے ہیں، آزادی کے ساتھ گھوم پھر سکتے ہیں جس سے ملنا چاہیں بے روک ٹوک مل سکتے ہیں۔ جو اصلاح آپ فرمانا چاہیں میری طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ اس طرح قیدخانہ جو عقوبت خانہ تھا اصلاح عادات کی تربیت گاہ بن گیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام ہر قیدی سے خندہ پیشانی سے ملتے۔ ان سے فرداً فرداً تکالیف معلوم کرکے ازالے کی کوشش کرتے۔ انہیں تسلی و تشفی دیتے۔ ان کے عقائد کی اصلاح کرتے، ان کے اعمال میں خدا خوفی کا رنگ پیدا کرتے۔ بیمار کی عیادت کرتے اور اس کے دوا دارو کا انتظام کرواتے۔ جس کی جیل ختم ہو جاتی اسے توحید کا سبق پڑھاتے۔ غرضیکہ جیل خانہ عقوبت خانہ تو تھا مگر سیدنا یوسف علیہ السلام کی برکت سے جیل کے قیدیوں کو اتنا سکون آزادی میں نہ ملتا جتنا حضرت کی صحبت سے ملتا۔ کیونکہ جہاں جمال یوسفی کی دمک ہو، کمال نبوت کی مہک ہو، جہاں رشک جبرائیل کی رفاقت ہو۔ جہاں ہدایت ربانی کی خوشبو ہو، جہاں مہبط وحی کی سیادت ہو، جہاں فیضان رسالت کی تابانی ہو اور جہاں رحمت الٰہی کی نشانی ہو ایسی قید پر لاکھوں آزادیاں قربان۔

دو قیدیوں کا خواب اور توحید کا یوسفی وعظ

﴿ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّیْ اَرَانِیْ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ اِنِّیْ اَرَانِیْ اَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِیْ خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ لَا يَأْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖ اِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّأْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ اِنِّیْ تَرَكْتُ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَأَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ﴾

اور یوسف کے ساتھ قید خانہ میں دو نوجوان اور بھی داخل ہوئے ایک دن ان میں سے ایک کہنے لگا میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں دوسرے نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ میرے سر پر روٹیاں رکھی ہوئی ہیں اور پرندے ان کو نوچ رہے ہیں ہمیں ان کی تعبیر بتلایئے ہم دیکھتے ہیں کہ آپ بہت نیک آدمی ہیں ۔آپ نے ان سے کہا میں تمہارے خواب کی تعبیر تمہارا کھانا آنے سے پہلے ضرور بتا دونگا ..... یہ علم ان علوم میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کئے ہیں سچی بات تو یہ ہے کہ میں نے ان لوگوں کا راستہ اختیار نہیں کیا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور آخرت کے ساتھ کفر کرتے ہیں ۔ بلکہ اپنے آباء و اجداد کے دین کی پیروی کرتا ہوں جو ابراہیم و اسحٰق اور یعقوب کا دین ہے ۔(اور وہ راستہ یہ ہے کہ) ہمارے لئے کسی طور بھی جائز نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں ۔ اور یہ تو مولیٰ کا فضل ہی ہے ہم پر اور تمام لوگوں پر کہ اس نے ہمیں اپنا بندہ بنایا ، مگر

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۔ اے جیل کے ساتھیو! خود ہی سوچو کہ بہت سے متفرق رب بہتر ہیں یا وہ ایک اللہ جو سب پر غالب ہے ۔ اس کو چھوڑ کر تم جن کی بندگی کر رہے ہو وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس چند نام ہیں جو تمہارے بڑوں نے از خود ٹکا دیئے ہیں جبکہ اللہ نے ان کیلئے کوئی سند نازل نہیں کی ۔ یاد رکھو حکمرانی کا حق صرف اللہ کو ہے اسی کا حکم ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا طریق زندگی ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے''

جن دنوں یوسف علیہ السلام جیل آئے انہی دنوں دو نوجوان بھی جیل بھیجے گئے تھے ۔ ایک بادشاہ کا باورچی تھا اور ایک ساقی ۔ باورچی پر بادشاہ کے کھانے میں زہر ملانے کا الزام تھا اور ساقی سے پلانے میں کوئی غلطی سرزد ہوگئی تھی ۔ ان کے جرم کی تحقیقات ہو رہی تھیں اور یہ حوالات میں بند کر دیئے گئے تھے ۔ ایک دن صبح کے وقت حضرت یوسف حسب معمول قیدیوں کے پاس گئے تو ان دونوں کو اداس سر جھکائے بیٹھے دیکھا تو سبب دریافت کیا انہوں نے کہا ہم دونوں نے ایک ایک خواب دیکھا ہے۔

ایک نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے ایک تاک میرے سامنے تھی اس میں تین ڈالیاں تھیں ان میں کلیاں آئیں انگوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے بادشاہ کا جام میرے ہاتھ میں تھا میں نے اس میں انگور نچوڑ دیئے .....یہ ساقی کا خواب تھا ۔دوسرا بولا میں نے سر پر روٹیاں اٹھائی ہوئی ہیں پرندے آرہے ہیں اور انہیں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں ..... یہ باورچی کا خواب تھا ..... آپ بڑے نیکوکار لگتے ہیں براہ کرم ان کی تعبیر سے آگاہ فرمائیں حضرت یوسف ان کے خواب کی تعبیر فوراً جان گئے کیونکہ اللہ تعالی نے آپ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو تاویل الاحادیث کا علم بھی دیا تھا، خوابوں کی تعبیر بھی اس کا حصہ ہے۔

☆ قیدیوں کا یہ کہنا کہ انا نراك من المحسنين "ہمارے خیال میں آپ بہت نیکوکار ہیں" چند دن کی رفاقت سے یہ نوجوان حضرت یوسف سے بہت متاثر ہوگئے تھے اسی لئے انہوں نے اس کا اعتراف کیا۔

حضرت یوسف ایک مبلغ بھی تھے اس سے پہلے کہ آپ ان کے خواب کی تعبیر انہیں بتاتے آپ نے ان سے ایک اور موضوع پر گفتگو کرنا مناسب سمجھا، یوں بھی وہ آپ کی نیک نفسی کے معترف ہونے کی وجہ سے آپ کی بات سننے پر آمادہ تھے۔ آپ نے ان سے کہا میں تمہارے خواب کی تعبیر تمہارا کھانا آنے سے پہلے ضرور بتا دونگا ﴿ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ﴾ چونکہ نبی کی زندگی کا مقصد اللہ کے نام کو سربلند کرنا ہوتا ہے اور وہ کوئی لمحہ بھی کھونا پسند نہیں کرتے جب اللہ کے نام کی عظمت سربلند ہونے کا موقعہ ہو۔ چنانچہ جب آپ نے دیکھا کہ ان دونوں میں سے ایک دربار شاہی میں اپنی سروس پر واپس جانے والا ہے اور دوسرا عالم آخرت کو سدھارنے والا ہے۔ اس موقع پر توحید کی تبلیغ ضروری بھی ہے اور شاید مفید بھی۔ بچنے والا موحد بن کر مبلغ بن سکتا ہے اور مرنے والا عقیدہ توحید قبول کرلے تو جہنم کے عذاب سے بچ جائیگا۔ ان دونوں کو حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس بیٹھے دیکھ کر دوسرے قیدی بھی جمع ہوتے گئے چنانچہ حضرت یوسف نے ان سے سلسلہ کلام کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا تم جانتے ہو یہ خواب کیوں آتے ہیں؟ اور اتنا تو تم جانتے ہی ہو کہ بعض دفعہ خواب حقیقت کا روپ بھی دھار لیتے ہیں۔ اسی لئے تو تم خواب دیکھ کر

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی تعبیر جاننے کیلئے بے قرار ہو جاتے ہو اس لئے کہ ان میں تمہیں کوئی پیغام سجھائی دیتا ہے تو بتاؤ آخر وہ کون ہے جو تمہیں اشاروں کنایوں سے مستقبل میں پیش آنے والے خوشگوار یا ناگوار حالات سے خبردار کر دیتا ہے؟ دوسرے الفاظ میں تمہارے خوابوں کے مشاہدات کو دنیا میں موجود و مشہود بنانے والا کوئی ہے تو وہ کون ہے؟

ایک بولا ہم مصریوں کے عقیدے کے مطابق خوشگوار خواب، خدائے جمال و محبت کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اور ناخوشگوار کسی دوسرے خدا کی طرف سے حضرت نے پوچھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خوشی و ناخوشی کیلئے الگ الگ خدا ہیں۔ وہ کہنے لگے ہمارے پنڈت و پروہت تو بے شمار خداؤں کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا اگر میں یہ کہوں کہ اس قسم کی باتیں بالکل بے دلیل و بے بنیاد ہیں تو تب!! وہ کہنے لگے ہمیں تو یہی سکھایا گیا ہے۔

تب حضرت یوسف نے انہیں توحید ربانی کا راستہ دکھایا اور راز آشکارا کیا جو ایک نبی ہونے کے ناطے ان کا فرض بنتا تھا اور کہا دیکھو! میں جو بات تم سے کہنے جا رہا ہوں یہ میری نہیں ہے بلکہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي۔

ابھی تم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ہمارے ہاں کن معبودوں کی پوجا ہوتی ہے تو سنو! میں نے اس قوم کے طریقے کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتی، چھوڑ کر اپنے آباء و اجداد کے دین کو مانا ہے جو شرک اور ہر قسم کی گمراہی سے پاک دین ہے۔ اِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُونَ ○ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي وہ پوچھنے لگے آپ کے وہ آباء و اجداد کون

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن کے دین پر آپ ہیں؟ فرمایا وَاتَّبَعتُ مِلَّةَ آبَائِي اِبرَاهِيمَ وَاِسحٰقَ وَيَعقُوبَ پوچھا ابراھیم اور اسحاق علیھما السلام کو جانتے ہو، کہنے لگے ہم اتنا جانتے ہیں کہ وہ بڑے نیک لوگ تھے مگر .....؟ مگر کیا! جی وہ صرف ایک خدا کو ماننے والے تھے فرمایا تم نے بالکل صحیح پہچانا ..... لیکن وہ تو فوت ہو گئے ہیں، کیا ان کے مجسمے بھی ہیں جن کی آپ شاید پوجا کرتے ہیں، لیکن ہم نے تو آپ کو کبھی کسی مجسمے کے سامنے دو زانو ہو کر عبادت کرتے ہوئے نہیں دیکھا - تو آپ ان کے طریقے کی پیروی آخر کس طرح کرتے ہیں کیا کوئی نیا طریقہ ایجاد کرنے والے ہیں آپ؟

حضرت نے فرمایا!! میرے آباء و اجداد کا دین بہت آسان سادہ اور معقول ہے - ہم لکڑی، پتھر اور دھات سے بنے ہوئے بتوں اور مجسموں کی پوجا نہیں کرتے، کیونکہ یہ اللہ تعالی کے ساتھ شرک ہے اور ہمارے لئے یہ قطعا زیبا نہیں کہ ہم اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ شرک کریں - شرک کرنا یہ کبھی بھی انبیاء کا طریقہ نہیں رہا بلکہ شرک کی مذمت ان کا فرض منصبی ہوتا ہے، اور توفیق حسنہ محض رب العالمین کے کرم سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہمیں اس نعمت سے مالا مال فرمایا، جس کا اکثر لوگ شکر ہی ادا نہیں کرتے ﴿ مَا كَانَ لَنَا اَن نُّشرِكَ بِاللّٰهِ مِن شَئيٍ ذَالِكَ مِن فَضلِ اللّٰهِ عَلَينَا وَ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكثَرَ النَّاسِ لَا يَشكُرُونَ ﴾

☆ اس سے ثابت ہوا کہ عقیدہ توحید کو قبول کرنا، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی گرانقدر نعمت اور اس کا فضل ہے جو اس کی توفیق اور رضامندی کی علامت ہے -

سبھی حاضرین تعجب سے آپ کی باتیں سن رہے تھے، اچانک بولے بات تو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی خوب دل کو لگتی ہے، لیکن یہ سمجھ نہیں آتی کہ ایک اکیلا خدا ساری کائنات کا نظام کیسے چلا سکتا ہے؟۔

حضرت نے فرمایا ﴿ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ میرے جیل کے ساتھیو! تمہارا سوال اچھا ہے اچھا ایک بات بتاؤ کہ ایک غلام کیلئے ایک ہی مالک اچھا رہتا ہے یا کئی؟ بولے یہ تو بانی بوجھی بات ہے کہ غلام صرف ایک ہی آقا کو خوش رکھ سکتا ہے کئی ایک کو نہیں!

فرمایا جس طرح ایک غلام کیلئے ایک ہی آقا کافی ہے۔ ایک عورت کیلئے ایک ہی خاوند کافی ہے، اسی طرح ایک عابد کیلئے ایک ہی معبود کافی ہے۔ ایک ساجد کیلئے ایک ہی مسجود کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کو معبود و مسجود بنانا عقلاً روا ہے نہ کسی نبی کی شریعت کے مطابق۔ وہ کہنے لگے دوسرے معبود کہاں جائیں گے، آخر ایک اللہ سب کی حاجات کیسے پوری کرسکتا ہے؟ وہ کیسے سب کی سُن سکتا ہے؟ حضرت یوسف نے فرمایا اس طرح کہ تمہارا رب سے تم سے بہت قریب ہے تمہاری رگ جان سے بھی قریب۔ کوئی چیز بھی انسان کے اتنی قریب نہیں ہے جتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ، اس لئے اس تک پہنچنے کیلئے انسان کو کسی وسیلے واسطے کی ضرورت نہیں ہے، وہ سب کی براہ راست سنتا ہے، وہ صرف انسانوں ہی کی نہیں ساری مخلوقات کی ضرورتوں سے آگاہ ہے، اور انہیں پورا کرنے پر قادر ہے، اور وہی پورا کرتا ہے، اس کیلئے کسی واسطے، وسیلے کی حاجت نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے آخر یہ بھی تو اللہ کے پیارے ہیں۔ فرمایا کیا یہ ضروری ہے کہ یہ پیارے اس کی خدائی میں شریک بھی ہوں؟ وہ تو وحدہ لا شریک ہے، کوئی زندہ یا مردہ اس پر رعب نہیں رکھتا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، اور نہ ہی اس کی خدائی میں شریک ہے۔

وہ پوچھنے لگے یہ خداؤں اور ان کے مناصب کی تقسیم پھر کیا ہے؟ فرمایا کیا یہ تقسیم اللہ نے اپنی کسی کتاب میں لکھی ہے؟ وہ بولے پتہ نہیں ہمیں خود تو علم نہیں لیکن ہمارے مذہبی رہنماؤں نے اسی طرح باور کرا رکھا ہے، بتا رکھا ہے سمجھا رکھا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا یہ کیا بات ہوئی کہ بارش کا رب الگ، دھوپ کا الگ، خیر کا الگ اور شر کا الگ، کسی کو بچے دینے والا اور کسی کو کاروبار میں برکت دینے والا، کسی کو مشکل کشا، اور کسی کو حاجت روا، کسی کو انہوں نے دریاؤں میں چلنے والی کشتیوں کی حفاظت سونپ رکھی ہے، اور کسی کے ذمے انہوں نے کوئی ڈیوٹی سمجھ رکھی ہے، حالانکہ یہ سب بے بنیاد تصورات ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ خود اپنی مخلوق کی حاجات برآری سے عاجز ہے نعوذ باللہ، یا اس نے سارے کام مختلف شعبوں میں بانٹ کر الگ الگ نگران مقرر کر دیئے ہیں۔ حالانکہ یہ سب وہ نام القاب اور عہدے جو تم نے خود متعین کر رکھے ہیں۔ ہر علاقے کا مشکل کشا الگ ہے، حاجت روا جدا ہے، کہیں کسی بزرگ کو معبود بنایا ہوا ہے اور کہیں کسی کی قبر قبلہ حاجات ہے۔ کہیں کسی کو کرنی والا باور کیا جاتا ہے تو کسی علاقے میں کسی کی شاہی کا سکہ چلتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے کوئی دلیل نازل نہیں کی کسی آسمانی کتاب میں ان خود ساختہ معبودوں کے یہ نام اور یہ عہدے تمہیں نہیں ملیں گے ﴿مَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ﴾

کہنے لگے پھر کون ہے جس کا سکہ چلتا ہے؟ فرمایا وہ ایک اللہ سبحانہ وتعالیٰ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس نے اس امر سے سختی کے ساتھ روکا ہے کہ کسی کو اس کی عبادت میں شریک کیا جائے اور یاد رکھو کہ یہی سیدھا راستہ ہے، یہی دین قیم ہے، یہی طریق نجات اور عقل و خرد کی سبیل ہے، لیکن اکثر لوگ اس سچائی سے نا آشنا ہیں اِنِ الْحُكْمُ لِلّٰهِ اَمَرَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔

حضرت نے فرمایا اچھا اب اس موضوع پر کافی گفتگو ہوگئی ہے دن بھی کافی چڑھ آیا ہے تمہارا کھانا بھی آچکا ہے۔ ان باتوں پر غور کرنا، سمجھ لینا اگر اچھی لگیں تو ایمان لے آنا۔ کہنے لگے آپ کا بہت بہت شکریہ! آج آپ نے بہت کام کی باتیں بتائی ہیں لیکن چونکہ اس سے پہلے ہم نے کبھی ایسی باتیں نہیں سنیں، اسلئے ہم غور کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

براہ کرم! اب ہمارے خوابوں کی تعبیر بتلا دیجئے! فرمایا سنو!

خوابوں کی تعبیر بتائی گئی

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّا اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝

''اے میرے جیل کے ساتھیو! خواب کی تعبیر کے مطابق تم میں سے ایک اپنے عہدہ ساقی گری پر بحال کیا جائے گا اور دوسرا سولی پر چڑھا دیا جائیگا اور پرندے اس کی لاش نوچیں گے۔ جس بات کے بارے میں تم پوچھتے تھے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔''

یہ جو فرمایا کہ فیصلہ ہو چکا ہے جس بات کے بارے میں تم پوچھتے تھے تو اس لئے کہ انسان ناخوشگوار تعبیر سن کر بات کو بدلنے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ شاید

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری غلط فہمی تھی اس لئے بتادیا کہ اس فیصلے کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ایک روایت میں آیا ہے کہ جب تک خواب کسی سے بیان نہیں کیا جاتا اس کا نتیجہ معلق رہتا ہے ،لیکن جب بیان کردیا جائے اور کوئی صاحب علم اس کی تعبیر بتادے ، تو اسی طرح واقع ہوجاتا ہے ۔ اسی لئے اگر کوئی ناخوشگوار بات دیکھے تو اللہ سے پناہ مانگے ، توبہ و استغفار کرے ، صدقہ و خیرات کرے اور کسی سے بیان نہ کرے ، شاید اللہ اس کو خیر میں بدل دے ۔

☆ دوسری یہاں قابل ذکر بات حضرت یوسف کے تعبیر بیان کرنے کے طریقے کی ہے ،کہ آپ نے تعبیر بتاتے ہوئے کمال دانائی و حکمت اور فراست سے کام لیا ۔ دونوں میں سے کسی کو مخاطب کرکے تعبیر نہیں بتائی کہ ایک کی دل شکنی ہوگی ، جسے سولی پر لٹکائے جانے کی ناخوشگوار خبر سنانا تھی ،اس کے جذبات کا احساس کرتے ہوئے دوسرے کو رہائی کی خوشخبری کیلئے بھی مخاطب نہ کیا ۔اس سے معلوم ہوا کہ مبلغ کیلئے مخاطب کے احوال کا لحاظ رکھنا نہایت ہی ضروری ہے ۔

حضرت یوسفؑ کی گفتگو پر ایک نظر

حیرت ہے کہ بائبل میں حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت طیبہ کا یہ عظیم الشان پہلو سرے سے ہی موجود نہیں ہے ۔ بہت سی باتیں اس میں غلط بیان کی گئی ہیں ۔ جیسے ایک قصہ کہانی بیان کی جارہی ہے اور یہ کہانی کسی نبی کی لگتی ہی نہیں کسی عام آدمی کی لگتی ہے ۔لیکن قرآن کریم ہر دو چار جملوں کے بعد کوئی نہ کوئی نصیحت کی بات اور عبرت کا پہلو بیان کردیتا ہے ، جو اس کے کلام الٰہی ہونے کی واضح دلیل ہے ۔ بہرحال ہم آگے بڑھنے سے پہلے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسف علیہ السلام کی اس گفتگو پر ایک نظر ڈالنا چاہیں گے ، کیونکہ انبیاء کی دعوت ہی ان کی زندگی کا سب سے اہم پہلو ہوتا ہے ۔قرآن نے اس واقعہ کو قصہ کہانی کے طور پر بیان نہیں کیا ۔ بلکہ اس میں عقل مندوں کیلئے بڑی بصیرت وعبرت ہے ۔ افسوس کہ بائبل کی طرز پر قصص الانبیاء کے نام سے لکھی جانے والی اکثر کتابوں کے مصنفین نے قرآن کے اس پہلو کو یکسر نظر انداز کر کے نعوذ باللہ لیلی و مجنون کی طرز کا قصہ یوسف و زلیخا تصنیف کر دیا ہے ، جس سے قرآن کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے ۔اس کے برعکس ہمارا ہدف یہ ہے کہ جس چیز کو قرآن نے نمایاں کیا اسے نمایاں کیا جائے ۔ چنانچہ قرآن کے ایک طالب علم کی حیثیت سے جب ہم حضرت یوسف علیہ السلام کی جیل کے ساتھیوں سے کی گئی اس گفتگو کو دیکھتے ہیں ، تو ناممکن ہے کہ یہاں سے سرسری طور پر گزر جائیں اس میں علم و معانی کے وہ دریا بہتے نظر آتے ہیں کہ جن میں شناوری کئے بغیر گزرنا ناممکن ہے حکمت نبوت کے دمکتے موتی ہیں جو ہر صاحب فکر کو اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں اس میں معرفت و بصیرت کے وہ مہکتے پھول ہیں جن سے دامن بچا کر آگے بڑھنا مشکل ہے ۔ یہاں غور وفکر کے کئی در وا ہو رہے ہیں ۔توحید و دانائی کی وہ خوشبو محسوس ہوتی ہے جس سے ایک مومن کے جسم و جان معطر ہوتے ہیں ۔ آیئے مختصر انداز میں اس گفتگو پر ایک نظر ڈالیں ۔

☆ یہ پہلا موقع ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا اور اپنے خاندان کا تعارف کروایا ۔ خاندان نبوت سے منسلک ہونے کا اظہار کیا ، کہ جو علمی و اخلاقی کمالات مجھ میں تم لوگ محسوس کرتے ہو یہ خاندان نبوت سے تعلق کا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثر ہے بعینہ جیسے حضرت محمد ﷺ نے کوہ صفا پر پہلا وعظ کہتے ہوئے حاضرین سے اپنے بارے میں رائے پوچھی تھی تو سب نے آپ کی اخلاقی برتری کا اعتراف کیا تھا۔ اسی طرح جیل کے ساتھیوں نے بھی حضرت یوسف کی نیکوکاری کا ان لفظوں میں اعتراف کیا انا نراک من المحسنین

☆ آپ کی یہ گفتگو دعوت و تبلیغ کا نکتہ آغاز نظر آتی ہے۔ اس سے پہلے آپ نے کبھی لب کشائی نہیں فرمائی گویا اب تک آپ منازل تربیت سے گزر رہے تھے۔ اب دعوت کی ذمہ داری بھی نبھا رہے ہیں، پہلے صرف خانوادہ نبوت سے تعلق تھا اب خود بھی مقام نبوت پر فائز کئے جا چکے ہیں۔

☆ یہ پہلا موقع ہے کہ آپ ﷺ نے مسئلہ توحید کو اتنی تفصیل اور دلیل سے بیان کیا ہے۔ یاد رہے کہ ہمیشہ سے نبوت کا اصول یہی رہا ہے کہ پہلی دعوت توحید ہی کی طرف دی جاتی رہی ہے۔ کیونکہ یہی وہ بنیادی نکتہ ہے جہاں سے نور و ظلمت، حکمت و ضلالت، بہار ایمان اور نحوست شیطان میں فرق و فاصلہ شروع ہوتا ہے، کیونکہ نبوت سے پہلے تو قوم کے سبھی لوگ انبیاء کو صادق و امین مانتے تھے، انہیں ہونہار جانتے تھے۔ قربانت شوم قربانت شوم کے نعرے لگاتے تھے، ان کے حسن و جمال اور اخلاقی کمالات کے معترف ہوتے تھے مگر جونہی انبیاء کرام نے سارے معبودوں کی نفی کی ا معبود حقیقی پر خالص ہوکر ایمان لانے کی دعوت دی! قولوا لا الہ الا اللہ کا مطالبہ کیا، تو اسی وقت پھول برسانے والوں نے پتھر برسانے شروع کر دیئے، زندگی کی دعائیں دینے والے بددعائیں دینے لگ گئے، جان کے دشمن بن گئے اور پھول پیش کرنے والے کانٹے بچھانے لگ گئے، کیونکہ توحید ایک

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسوٹی ہے جو دوست و دشمن کو الگ کر دیتی ہے ۔ حق و باطل کے درمیان فرق ظاہر کر دیتی ہے ۔ ظاہر ہے ہر ایک اس سچائی کی ضرب کو سہہ نہیں سکتا ،اسی لئے دشمنی چل نکلتی ہے ۔

☆ اس گفتگو سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم و اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام کی شہرت مصر تک پہنچ چکی تھی ۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کی یہ گفتگو مبلغین کیلئے رہنما اصول کی حیثیت رکھتی ہے کہ کسی مناسب موقعہ دیکھے بغیر ہی دین کی بات شروع کر دینے کی بجائے مناسب ماحول دیکھا چاہیئے ۔جب لوگ آپ کی بات سننے پر آمادہ ہوں یا مجبور ہوں تو انہیں تبلیغ حق کریں ۔

☆ تبلیغ کیلئے مسلم و کافر کا لحاظ بہت ضروری ہے مسلمان کو تبلیغ توحید وسنت اور اصلاح عقائد اور نماز روزے اور اعمال صالح کی جائیگی جبکہ غیر مسلم کے سامنے توحید ربانی اور شرک کی شناعت اور اسلام کی خوبیاں جیسے بنیادی مسائل پیش کرنے چاہیئں ،جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام نے کیا کہ آپ نے اسی حد فاصل کو بیان کیا ، جہاں سے ایمان اور کفر کی حد بندی ہوتی ہے ،یعنی توحید کے دلائل اور شرک کی مذمت و شناعت ۔

☆ توحید کی تبلیغ ایسے حکیمانہ انداز سے کی جائے کہ مخاطب عقلی طور پر بھی اس کا انکار نہ کر سکے یعنی جس طبقے سے مخاطبین کا تعلق ہو اس کی مثالیں دیکر بات سمجھائی جائے ۔ جیسے یہ لوگ نوکر پیشہ تھے اس حقیقت سے ان سے زیادہ کون آگاہ ہوسکتا تھا کہ ایک آقا کی غلامی بہتر ہے یا بہت سے آقاؤں کی ؟

☆ حضرت یوسف علیہ السلام نے نہایت ہی دانائی سے اپنا مذہب بیان کیا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مخاطبین کے مذہب کا بطلان بھی کر دیا کہ یہ سب دیوی دیوتا لوگوں نے خود بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے کوئی دلیل نازل نہیں کی ۔یوں بھی گمراہی کیلئے کوئی دلیل نہیں ہوا کرتی ماسوا اندھی تقلید کے ۔

☆ اس گفتگو سے یہ بھی اندازہ ہوسکتا ہے کہ حضرت یوسف کی زندگی جیل میں کیسی گزرتی تھی ، اور انہوں نے دس سال قید کیسے گزاری ہوگی اور آپ کی تبلیغ سے کتنے لوگ مسلمان ہوئے ہونگے ۔

☆ اس زمانے میں علم جوتش ،علم نجوم و کہانت وغیرہ کے جاہلانہ طریقے رائج تھے ۔ان کے مقابلے میں انبیاء کا ذریعہ علم وحی ہوتا ہے ۔آپ نے اس کی تصریح فرمادی کہ میں جو تعبیر بتلانے والا ہوں ،توحید کا وعظ سنانے والا ہوں ، یہ اللہ کے عطا کئے ہوئے علم سے ہے ، نا کہ کسی کاھن یا جوتشی اور نجومی کا قیافہ ہے ذالکما مما علمنی ربی

پھر آپ اپنے اپنی ذاتی کمال کی بالکل نفی کر کے اسے اللہ کا فضل قرار دیا ذالک من فضل اللہ علینا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی صاحب فضیلت اپنے علمی کمال کو اس نیت سے بیان کرے کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں تو ناجائز نہیں ہے ۔

☆ اگر چہ اصل کمال ایمان کو حاصل ہے ، عالی نسبی کو نہیں ورنہ بلال سید نہ کہلاتا اور ابولہب جہنم میں نہ جاتا ۔لیکن مناسب موقع پر اپنی عالی نسبی کا اظہار کر دینا بھی نامحمود نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو ایمان کی دولت کے ساتھ ساتھ عالی نسبی بھی عطا کر رکھی ہو تو یہ نور علی نور اور سونے پہ سہاگہ ہے ۔اس پر اللہ کا شکر ادا کرے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ آپ نے فرمایا ہمارے لئے یہ کسی طور پر مناسب نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرائیں ماکان لنا ان نشرك بالله من شئی سے مراد ہر قسم کے شرک سے اعلان برات ہے۔ قبر پرستی، بت پرستی، زندہ یا مردہ اکابر پرستی، آستانہ پرستی، ستارہ پرستی، آتش پرستی وغیرہ سبھی اس میں آجاتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ یہ معبودان باطلہ کے محض نام ہیں حقیقت میں یہ مٹی کے ڈھیر، لکڑی اور پتھر کے بے جان مجسمے ہیں، جنہیں تم اور تمہارے آباء نے مختار و مالک سمجھ رکھا ہے۔

☆ آباؤ کم سے مراد یہ ہے کہ تمہارا دین آباء واجداد کی اندھی تقلید کا نتیجہ ہے نہ کہ علم و تحقیق کا۔ اس کے برعکس جو دین میں پیش کر رہا ہوں، یہ نور نبوت سے مستنیر ہونے کی وجہ سے علم و حقائق پر مبنی ہے۔

☆ عقیدہ توحید بیان کر کے فرمایا ذالك الدین القیم کہ سیدھا راستہ تو توحید کا ہے جبکہ شرک نری جہالت ضلالت اور گمراہی ہے۔

☆ توحید کا وعظ کرتے ہوئے یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اگر شرک اتنا ہی برا ہے تو اکثر لوگ اس راستے پر کیوں چلتے ہیں؟ حتی کہ اہل ایمان میں بھی اکثر لوگ شرک کی اندھیاروں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ انبیاء اپنی دعوت میں اس خیال کی اصلاح اس طرح کرتے ہیں کہ لوگوں کی اکثریت اس مسئلہ میں عموماً گمراہ ہوتی ہے۔ اسلئے اس معاملہ میں لحاظ اور اتباع اکثریت کا نہیں نبوت و اقلیت کا کیا جائے گا۔ ولکن اکثر الناس لا یشکرون۔ کیونکہ اکثریت ناشکرگزاروں ہی کی ہوتی ہے ولکن اکثر الناس لا یعلمون نیز اکثریت جاہلوں کی ہوتی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ شرک کے یہی دو بڑے سبب ہیں ایک جہالت اور دوسرا ناشکرگزاری ۔ منعم حقیقی کے ساتھ شرک کرنے سے بڑھ کر ناشکرگزاری کیا ہوگی اور جہالت اس طرح کہ لوگ اللہ کی حیثیت سے ناواقف ہیں ۔ ان کے خیال میں اللہ تعالی نے سب کچھ ان کے خیالی معبودوں کو سونپ دیا ہے اور وہ خود صرف نگرانی کرتا ہے یا ان کی سفارشیں قبول کرتا ہے لیکن اگر وہ اللہ عزوجل کی حقیقت سے واقف ہوں کہ وہ خالق بھی ہے اور مدبرالامور بھی یعنی سب معاملات وہ کسی کے تعاون کے بغیر چلا رہا ہے اسی کی بادشاہی ہے ، اور وہی قادر مطلق اور وہی مختارکل ہے تو وہ شرک کرنے کی جاہلانہ حرکت کبھی نہ کریں ۔ سچ بات تو یہ ہے کہ لوگ اللہ سبحانہ وتعالی کی قدر و منزلت سے آگاہ ہی نہیں ہیں وما قدروالله حق قدره کا شکوہ تو خود اللہ سبحانہ وتعالی نے بھی فرمایا ہے ۔

☆ یہ بھی واضح ہوا کہ ہدایت اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اور تبلیغ کرنا انبیاء اور ان کے متبعین کا فرض ہے راہ حق پر زبردستی گھسیٹ لانا کسی کے بس کی بات نہیں ہے ۔ کسی نبی کے ہاتھ میں ہے ، نہ کسی مبلغ کے اختیار میں ، اگر ایسا ہوتا تو ابوجہل و ابولہب کوئی بھی نہ ہوتا سب ابوبکر ہی ہوتے ۔ اسی لئے قرآن نے کہا انك لاتهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء کہ اے نبی جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ، ہدایت دے دیتا ہے ۔ انجان ہیں وہ لوگ جو کچھ نیک لوگوں کی ایسی کرامتیں گھڑتے ہیں جن کا حقیقت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا ۔ مثلا فلاں بزرگ نے دائیں طرف نظر اٹھائی تو نوے ہزار لوگ مسلمان ہوگئے دوسری طرف

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر اٹھائی تو لاکھوں ہندو کلمہ پڑھنے لگ گئے ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ لوگ تو انبیاء سے بھی زیادہ صاحب تاثیر تھے ۔ ذرا دیکھو ! یہ جیل کے ساتھی حضرت یوسف کے ساتھ رہے ان کے علم و حلم ، خداترسی ، اورعظمت و فضیلت کے قائل بھی ، انہیں آپ نے عقلی دلائل سے توحید کی تبلیغ بھی کی لیکن ایمان ان کے مقدر میں نہ ہوا ۔

☆ حضرت یوسفؑ نے انہیں خطاب کرتے ہوئے جیل کے ساتھی کہہ کر خطاب کیا ۔ چونکہ یہ لوگ مسلمان نہ ہوئے تھے ان کی نبی کے ساتھ رفاقت حالات کا نتیجہ تھی ، ایمان کی وجہ سے نہ تھی ، اسی لئے فرمایا میرے جیل کے ساتھیو ! لیکن غارثور میں حضرت ابوبکر کو آنحضور ﷺ کا ساتھی کہا اذیقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا یہ رفاقت نبوت اور ایمان کی تھی اسی لئے جو غار کا ساتھی تھا وہ مزار کا بھی ساتھی بنا ، جو قبر کا ساتھی بنا وہ حشر کا ساتھی بھی بنا ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

ساقی کو حضرت یوسف کی تلقین

﴿ وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ﴾

''اور یوسف نے اس آدمی سے کہا جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ رہا ہوجائیگا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے میرا ذکر کرنا لیکن شیطان نے اس کو بھلائے رکھا جس کی وجہ سے وہ جیل میں برسوں رہے ۔''

اب آپ ساقی سے مخاطب ہوئے ، جس نے رہا ہوجانا تھا کہ جب تو رہا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائیگا تو مجھے بھول تو نہ جائیگا ؟ کہنے لگا ناممکن ! آپ تو میرے محسن ہیں آپ نے ہی مجھے رہائی کی خوشخبری سنائی ، میرے ڈوبتے دل کو بچایا ، بھلا میں آپ جیسے محسن کو کیسے بھول سکتا ہوں ۔ فرمایا جب آدمی عیش کی دنیا میں پہنچ جاتا ہے تو حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کے خیالات بھی بدل جاتے ہیں ۔ کہنے لگا جناب آپ حکم کیجئے میں تعمیل ارشاد کرونگا ۔ آپ آزما کر دیکھئے تو سہی ۔ فرمایا بس بات اتنی سی ہے کہ اپنے بادشاہ کے سامنے میرا ذکر کردینا کہ ایک بے گناہ شخص برسوں سے جیل میں پڑا ہوا ہے ، وہ میرے معاملے کی تحقیق کرائے کہ میں گناہگار ہوں یا بے گناہ ۔

مگر ہوا کیا ! کہ جب یہ ساقی جیل سے چھوٹ گیا تو شیطان نے اسے یہ بات ہی بھلا دی ۔ کیونکہ انسان فطرتاً ایسا واقع ہوا ہے جب وہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے ، تو بڑے اونچے اونچے منصوبے سوچتا ہے بالخصوص اگر وہ کوئی اعلی عہدے پر رہا ہو تو خیال کرتا ہے کہ جیل سے چھوٹتے ہی وہ اصلاح احوال کی پوری کوشش کریگا ، مگر جیل سے رہا ہوتے ہی وہ جیل اور جیل کے ساتھیوں کو بھول جاتا ہے ۔ اس طرح ساقی تو حضرت یوسف کو بھول گیا جس کی وجہ سے آپ مزید کئی سال جیل میں پڑے رہے لیکن اللہ اپنے بندے کو نہیں بھولا ۔ اس نے ان کی رہائی کا غیب سے انتظام کردیا ۔

☆ بعض حضرات نے یہاں بہت سی تاویلات اور عجیب و غریب نکتہ آفرینیاں کی ہیں جو نہ تو قرآن کے عقیدے سے تعلق رکھتی ہیں اور نہ ہی شان نبوت کے لائق اسی لئے ہم نے اس بحث کو بالکل نہیں چھیڑا بلکہ جو اصل مفہوم نکل رہا ہے اسے ہی بیان کردیا ہے ۔ آخر ایک بے گناہ قیدی کیلئے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے معاملے کی تحقیق کا مطالبہ کرنا عیب کیوں ہوا ؟ اسی لئے ہم نے شان نبوت کے لائق معنی بیان کیا ہے ۔

سیدنا یوسف کی رہائی کا ربانی سبب

حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی کا سبب اللہ تعالی نے یوں پیدا فرمادیا کہ بادشاہ وقت نے ایک پریشان کن خواب دیکھا جس کی کوئی تعبیر نہ بتلا سکا اس خواب کا تعلق ملک مصر کے مستقبل سے تھا اللہ عزوجل نے اسے حضرت یوسف کے مستقبل سے بھی وابستہ کردیا ۔ یعنی وہ وقت قریب آرہا تھا جب حضرت یوسف کی صلاحیتوں کے جوہر پوری طرح تاریخ کے صفحات پر ثبت ہونے والے تھے ، جس کیلئے آپ کی تربیت کی جارہی تھی ۔

بادشاہ مصر کا خواب

﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّی اَرٰی سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ o قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴾

''اور بادشاہ مصر نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیاں ہیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں ۔اور اناج کی سات بالیاں ہری ہیں اوردوسری سات سوکھی ۔ اے اہل دربار! مجھے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو ، درباریوں نے کہا یہ تو محض پراگندہ خیالات ہیں اور اس طرح کے بے ربط خوابوں کا مطلب ہم نہیں جانتے ۔''

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرحال ساقی کو شیطان نے حضرت یوسف کا ذکر ہی بھلا دیا۔ اس کا مطلب ہے بھول چوک شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی نوجوان کو دریا میں مچھلی کے کود جانے کا ذکر حضرت موسیٰ سے کرنا شیطان نے بھلا دیا تھا وما انسانیہ الا الشیطن ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجباً (الکھف اسی لئے ارشاد ربانی ہے واذکر ربك اذا نسیت جب بھول جاؤ تو اللہ کا ذکر کرلیا کرو۔ اس وجہ سے حضرت یوسف ابھی تک جیل ہی میں تھے اسی دوران میں بادشاہ وقت کو ایک پریشان کن خواب آیا جو اس نے اپنے درباریوں کے علاوہ ملک کے نامور دانشوروں، کاہنوں، مذہبی پیشواؤں اور جوتشیوں کو سنا کر اس کی تعبیر پوچھی کہ سات موٹی گائیوں کو سات دبلی پتلی گائیاں کھا رہی ہیں اور سات ہری بھری بالیوں کو سات خشک اور سوکھی سڑی بالیاں سمیٹ رہی ہیں۔ حاضرین میں سے کوئی بھی اس کی تعبیر نہ بتا سکا تو کہنے لگے بادشاہ سلامت نصیب دشمناں آپ اس طرح کی پریشان خیالی کی باتوں سے ملال نہ کریں۔ بادشاہ نے کہا مجھے یہ پراگندہ خیالی کی بات نہیں لگتی تب وہ کہنے لگے کہ اس طرح کے خواب ہمارے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے۔ اس لئے ہم ان کی تعبیر نہیں جانتے۔

لیکن بادشاہ کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا قدرت کی طرف سے یہ ایسا اشارہ تھا جس کا تعلق اس کی رعایا سے تھا۔ آج کوئی بادشاہ اس طرح کا خواب دیکھے تو شاید کوئی اہمیت نہ دے مگر اس زمانے میں جادو اور کہانت وغیرہ پر لوگوں کا بڑا اعتقاد تھا اس لئے بادشاہ کی پریشانی کی وجہ سمجھ آتی ہے۔ بادشاہ نے مایوسی کا جواب سن کر مجلس برخواست کرنے کا ارادہ کیا تو اسی دم کونے میں کھڑا ساقی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولا میں اس کی تعبیر بتا سکتا ہوں ۔تم !! بادشاہ نے تعجب سے کہا ۔ وہ بولا میں نہیں لیکن ایک آدمی کو جانتا ہوں جس نے میرے خواب کی تعبیر جو بتائی تھی وہ حرف بحرف سچ ثابت ہوئی ۔ بادشاہ نے ساری تفصیل سن کر کہا ایسے عالم و فاضل شخص کو ہمارے حضور فوراً حاضر کرو شاید وہی کوئی حل پیش کر سکے ۔ ساقی نے بتایا کہ حضور والا وہ اس وقت جیل میں ہے ۔ مجھے جیل جانے کی اجازت دی جائے تو پوچھ آتا ہوں ۔ بادشاہ کو تعجب بھی ہوا لیکن اسے اپنے خواب کی تعبیر درکار تھی اس لئے وہ زیادہ وقت انتظار نہیں کرنا چاہتا تھا اجازت ملتے ہی یہ شخص بھاگا اور سیدھا حضرت یوسف کے پاس پہنچ گیا ۔

عزیز مصر یا.....فرعون؟

آگے بڑھنے سے پہلے ہم دور یوسفی میں مصر کی حکومت اور حکمرانوں کا تذکرہ کرتے ہیں ۔ یاد رہے کہ مصری تہذیب و تمدن پر تفصیل سے گفتگو ہو چکی ہے ۔ان واقعات سے ہمیں اس ماحول کو سمجھنے میں کافی مدد مل سکتی ہے ۔

اس دور میں مصر کا دار السلطنت ممفس تھا اب اسے ممف کہا جاتا ہے ۔قدیم مفسرین رعمیس کہتے تھے یہ غالباً اس مقام پر واقعہ ہے جہاں آج صان نامی بستی ہے ۔ جغرافیائی حیثیت سے اس کا جائے وقوع قاہرہ سے جنوب کی طرف تقریباً ۱۴ میل کے فاصلے پر دریائے نیل کے قریب بتایا جاتا ہے ۔اس وقت کے بادشاہ کا نام ریان بن ولید تھا بائبل میں اسے فرعون کہا گیا ہے ۔ اس خیال سے کہ شاید مصر کے ہر بادشاہ کو اسی لقب سے یاد کیا جاتا تھا ۔ یہی خیال اکثر مسلمان مصنفین کا بھی ہے جو صحیح نہیں ہے ۔ بادشاہ ریان کا تعلق چرواہے بادشاہوں کے پندرھویں خاندان سے تھا یہ لوگ کوئی دو ہزار سال قبل

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح) شام و فلسطین سے ہجرت کر کے آئے تھے ۔ یہ لوگ نسلاً عرب تھے انہیں ہی عمالقہ یا ہکسوس کہا جاتا تھا جس زمانے میں یہ مصر پہنچے تھے اس زمانے میں اہل مصر بری طرح خانہ جنگی میں مبتلا تھے جس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عمالقہ نے مصری اقتدار پر قبضہ کر لیا تھا ۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے لکھا ہے کہ عمالقہ نے اسی وجہ سے مصری دیوتاؤں کو نہیں مانا بلکہ وہ اپنے دیوتا اپنے ساتھ ہی لائے تھے ۔اہل مصر جن معبودوں کی پرستش کرتے تھے ان سب میں سے مقدس دیوتا آمن راع (سورج دیوتا) تھا حکمران وقت اس کا اوتار خیال کیا جاتا تھا اسی لئے اسے فارع کہا جاتا تھا عربی میں فرعون عبرانی میں فارعن کہلاتا تھا ۔چونکہ عمالقہ مصری دیوتاؤں کے قائل نہیں تھے تو ان کے اوتار کیسے سمجھے جاتے ، اس لئے وہ اپنے آپ کو فرعون نہیں کہلاتے تھے بلکہ بنی اسرائیل کے اقتدار کے تقریباً ساڑھے چار سو سال بعد جب مصر میں قوم پرستی کی زبردست تحریک اٹھی جس کے نتیجے میں عمالقہ کا اقتدار تہہ و بالا ہو گیا اور ایک قبطی النسل خاندان برسر اقتدار آ گیا تو اس کے بادشاہ فرعون کہلاتے تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے دور میں حکمران کا لقب فرعون ہوتا تھا لیکن اگر ہم بائبل کے بیان کے مطابق عمالقہ دور کے حکمرانوں کو بھی فرعون کے لقب سے پہچانیں تو بنی اسرائیل کا خروج اور قبطیوں کا اقتدار ایک تضاد بن جاتا ہے اس لئے بائبل کے مصنفین کو یہاں غلطی لگی ہے ۔ بے شک یوسف علیہ السلام کے برسر اقتدار ہونے کے اسباب بہت سے تھے ممکن ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہو کہ جب بادشاہ کو آپ کے بارے میں یہ پتہ چلا کہ آپ اصلاً عربی النسل ہیں تو اس نے انہیں اپنا شریک کار بنانے میں تامل

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا اور پھر جب آپ کا خاندان کنعان سے مصر پہنچا تو بھی بنی اسرائیل کو زرخیز زمین برائے کاشت دی گئی ، ان کو بڑی عزت کے ساتھ بسایا گیا حالانکہ کنعانیوں کیلئے مصری تمدن میں سوائے حقارت کے کچھ نہ تھا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت یوسف کی وفات کے بعد بھی بنی اسرائیل پوری عزت کے ساتھ یہاں رہے بلکہ کم وبیش پانچ سو سال تک عملاً اقتدار اولاد یعقوب کے ہاتھ میں ہی رہا ۔ قرآن کریم نے اسی دور کی طرف اشارہ کیا کہ اس وقت کو یاد کرو جب اللہ نے تمہیں حکومت و نبوت عطا کی گئی تھی ۔ اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا اور پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس زمانے کے بادشاہ کو قرآن نے فرعون نہیں کہا بلکہ ''ملک'' کہا ہے جس کا مطلب ہے کہ اس زمانے میں عمالیق حکمران اپنے آپ کو بادشاہ (ملک) کہلاتے تھے ۔ ملک عربی لفظ ہے جبکہ فرعون نہ عربی ہے نہ عبرانی ۔ حضرت یوسف علیہ السلام جس بادشاہ کے دور میں مصر لائے گئے اس کا نام اپوفیس تھا عرب مفسرین اسے ولید بن ریان کہتے ہیں جو زیادہ قرین قیاس ہے کیونکہ بادشاہ عرب تھا اس کا نام اور لقب دونوں ہی عربی تھے ۔ یونانی نام کا کوئی تک نہیں ہے ویسے بھی عرب اس معاملے میں افرنگیوں کی نسبت بہت محتاط ہیں ۔ یہ'' اعزاز '' تو افرنگیوں کو حاصل ہے کہ وہ ہر نام بگاڑ دیتے ہیں حتی کہ انہوں نے دیگر انبیاء بلکہ اپنے نبی حضرت مسیح کا نام بگاڑ کر جیزز رکھدیا ہے قاتلہم اللہ

بہرحال ساقی شاہی اذن لیکر جیل پہنچا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے ملا ۔

حضرت یوسف تعبیر اور تدبیر بتلاتے ہیں

﴿ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ○

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَ سَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يَابِسٰتٍ لَعَلِّيْ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْبُلِهٖ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ○ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ○ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَ فِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ○ ﴾

''ان دوقیدیوں میں سے ایک جو رہا ہوگیا تھا اسے مدت دراز کے بعد اب بات یاد آئی اس نے کہا میں آپ کو اس خواب کی تعبیر بتا سکتا ہوں مجھے ذرا قید خانے میں یوسف کے پاس بھیج دیجئے ۔ اس نے جیل جا کر یوسف سے کہا اے یوسف صدیق ،اے مجسمہ راستبازی !ایک خواب کی تعبیر تو بتلایئے کہ سات موٹی گائیاں ہیں جن کو سات دبلی گائیاں کھارہی ہیں اور سات ہری بالیں اور سات سوکھی ہیں تا کہ میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور انہیں بتاؤں تا کہ وہ جان لیں ۔ یوسف نے کہا ! تعبیر یہ ہے کہ'' اگلے سات سال تم لگا تار کھیتی باڑی کرو اور جو فصلیں اس دوران تم کاٹو گے ان میں سے تھوڑا سا حصہ بقدر ضرورت استعمال کرو اور باقی بالیوں ہی میں رہنے دو ۔ پھر اس کے بعد سات برس بہت سخت آئیں گے اس زمانے میں وہ سب غلہ کھالیا جائیگا جو تم اس وقت کیلئے جمع کرو گے اگر کچھ بچے گا تو وہی ہوگا جو تم نے محفوظ رکھا ہوگا اس کے بعد پھر ایک سال آئیگا جس میں باران رحمت سے لوگوں کی فریاد رسی کی جائیگی ،اور وہ خوب رس نچوڑیں گے ۔''

☆ ساقی کا آپ کو صدیق کے لقب سے یاد کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قید کے دوران آپ کے اخلاق و کردار سے کسقدر متاثر تھا اس کے دل میں آپ کا کتنا احترام اور عقیدت تھی کہ اس نے چھوٹتے ہی آپ کی راستبازی کا اعتراف کیا ، لیکن حضرت یوسف کی عظمت بھی تو دیکھو آپ نے اس کے بھول جانے پر اظہار ناراضگی کیا نہ اسے طعن و ملامت کی ، اس کی بے وفائی پر ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی خواب کی تعبیر بتلانے کیلئے رہائی کی شرط پیش کی ۔ نہ تعبیر کی کوئی قیمت لگائی اور نہ ہی تدبیر کو کسی انعام واکرام تک اٹھائے رکھا ۔ تب آپ نے اس کی تعبیر یہ بتلائی کہ سات موٹی تازی گائیوں اور سات ہری بھری بالیوں سے مراد خوشحالی کے آئندہ سات سال ہیں ، جب فصلیں خوب بارآور ہونگی اور جانور خوشحال ، سوکھی سڑی گائیوں اور بالیوں سے مراد ان کے بعد آنے والے سات سال ہیں جو قحط سالی والے ہونگے جو سب اندوختے کو ہڑپ کرجائیں گے ۔ یہ تعبیر سن کر ساقی کے چہرے پر خواب کا مسئلہ حل ہوجانے کی خوشی کی لہر دوڑ آئی ۔ چونکہ آپ نبی بھی تھے محض تعبیر گو نہ تھے اور نبی اخلاقی لحاظ سے بھی بہت بلند کردار ہوتا ہے اس لئے آپ نے تعبیر ساتھ ساتھ اس خوفناک قحط سے بچنے کی تدبیر بھی بتادی ! فرمایا اس قحط سالی سے بچنے کا طریقہ بھی سن لو کہ اگر گندم کو بالیوں ہی میں رہنے دو حسب ضرورت ہی نکالو تو قحط سالی کے دوران کال نہ پڑ سکے گا ۔ یعنی اس طرح جو گندم بالیوں میں رہے گی وہ کبھی خراب نہ ہوگی نہ ہی اسے سنڈی ، سسری ، گھن یا کوئی کیڑا لگے گا اور پھر اس کے بعد خوب خوب بارشیں ہونگی جن سے قحط سالی کی نحوستیں دور ہوجائیں گی ۔

☆ اسی سے یہ نکتہ بھی نکلتا ہے کہ عام انسانوں کے حق میں بھی خیرخواہی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کی جانی چاہیئے خواہ اس سے استفادہ کرنے والے غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں ،انسان ہونے اور اللہ کی مخلوق ہونے کے ناطے سے تو بہرحال برابر ہی ہیں ۔

قرآن کی نظر میں اہل علم کون ہیں ؟

یہ خالص انتظامی نوعیت کی تعبیر اس علم نبوت ہی کا خاصا ہے جو انبیاء کو القاء ہوتا ہے ۔ایگریکلچرل یونیورسٹیوں کے مستند سکالر آج تک ایک نوجوان نبی کے بتائے ہوئے اس زرعی فارمولے سے بہتر کوئی فارمولا دریافت نہیں کر سکے ۔خوردنی اجناس کو گھن سسری اور کیڑا لگنے سے بچانے کیلئے بے شک بہت سے فارمولے دریافت کئے گئے ہیں مگر وہ سارے ناقص ، مہنگے ، نقصان دہ اور عموماً ناکام ہوتے ہیں ۔لیکن حضرت یوسف کا بتایا ہوا فارمولا کامل ، مفید ، مفت اور کامیاب ترین ہے جس کا مطلب ہے کہ علم نبوت ہی انسانیت کی دینی و دنیوی فلاح کا بہترین ضامن ہے ۔اسی لئے قرآن کی اصطلاح میں اہل علم صرف وہ ہیں جو آخرت سے غافل نہیں ہیں مگر جو خدا و آخرت کے منکر ہیں وہ سائنسدان دانشور اور اصحاب علم نہیں جاہل ہیں ، جہلاء مطلق ، خواہ کتنے ہی نوبل پرائز حاصل کر رکھے ہوں ان کے بارے میں قرآن کہتا ہے یہ جاہل ہیں ولٰکن اکثر الناس لا یعلمون یعلمون ظاھرا من الحیوٰۃ الدنیا وھم عن الآخرۃ ھم غٰفلون (الروم) جو دنیا کے ظاہر سے تو واقف ہیں لیکن آخرت سے نرے غافل ہیں ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعبیر و تدبیر سے معاملہ کی تحقیق تک

﴿ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴾

بادشاہ نے یہ تعبیر سن کر کہا اسے میرے پاس لاؤ، جب شاہی نمائندہ آپ کے پاس پہنچا تو یوسف نے فرمایا اپنے مالک کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے میرا رب تو ان کی عیاریوں سے باخبر ہے ہی۔

یہ تعبیر لیکر ساقی خراماں خراماں بادشاہ کے پاس آیا اس نے وہ تعبیر اور یوسف کی بتلائی ہوئی تدبیر بھی ظاہر کردی۔ بادشاہ ولید بن ریان کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ وہ تعبیر و تدبیر بتلانے والے کی عظمت، عقل، علم و دانش، معاملہ فہمی اور تدبیر پر حیرت زدہ ہوگیا اور حضرت کی ملاقات کا غائبانہ عاشق ہوکر کہنے لگا یہ عظیم انسان کون ہے؟ جو اتنا ذہین و فطین اور اونچے خیالات کا مالک ہے۔ وہ جیل گیا کب اور کیوں؟ اس پر وزیر اعظم قطفیر کے چہرے کا رنگ متغیر ہوگیا۔ ساقی تو لب کشائی کی جرات نہ کرسکا خاموش رہا۔ تب بادشاہ نے حکم دیا اسے فوری طور پر حاضر کیا جائے۔ جب رہائی اور شاہی دربار میں باریابی کا اذن لیکر قاصد جیل پہنچا تو حضرت یوسف نے باہر آنے سے صاف انکار کردیا اور فرمایا کہ تو اپنے آقا کے پاس جا اور ان عورتوں کا حال پوچھ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ کوئی ان کے احوال جانے نہ جانے اللہ خوب جانتا ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسفؑ کا رہا ہونے سے انکار

حضرت یوسف بے قصور بے خطا برسوں سے جیل میں پڑے ہوئے تھے، اب جب بادشاہ نے مہربانی کرتے ہوئے رہائی کا پروانہ بھیجا تو چاہیئے تھا کہ آپ مسرت وخوشی سے فوراً باہر آجاتے اور اسے اپنی عزت افزائی کا خیال فرماتے مگر آپ نے ایسا نہیں کیا بلکہ گزشتہ معاملہ کی تحقیق وتفتیش کا مطالبہ کردیا اس کی وجہ یہ ہے کہ غیرت وحمیت کے پیش نظر آپ نے سوچا کہ اب اگر معاملہ کی تحقیق ہوئے بغیر رہا ہوگیا تو اسے بادشاہ کی مہربانی سمجھا جائے گا۔ اور میرا بے قصور و باعفت ہونا پردہ اخفا میں رہ جائیگا، حالانکہ میں اپنے معاملے میں سچا بھی ہوں تو بادشاہ کا احسان کیوں لوں۔اس طرح میری عزت نفس کو بھی ٹھیس پہنچے گی اور دعوت وتبلیغ کے مشن میں رکاوٹ بھی بنے گی۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضورﷺ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے صبر یوسف کی یوں تحسین فرمائی کہ اگر میں اتنی مدت تک قید میں رہتا تو بلانے والے کی دعوت کو فوراً قبول کرلیتا لولبثت فی السجن مالبث یوسف لاجبت الداعی (بخاری کتاب الانبیاء)

حیرانگی کی بات ہے کہ بائبل میں اس کے بالکل برعکس تصویرکشی کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب قاصد یوسف کے پاس آیا تو آپ حجامت بنوا رہے تھے فوراً بادشاہ کے حضور پہنچ گئے اور دربار کی شان وشوکت دیکھ کر بہت مرعوب ہوئے۔ تخت شاہی کے ساتھ سیڑھیاں تھیں یوسف نے نیچے ہوکر سلامی دی اور بادشاہ نے عام طبقے سے مخاطب ہونے کے طریقے کے مطابق یوسف کے ساتھ جو سلوک کیا کیا یہ تصویر کسی نبی کی تو کیا ایک معزز و باوقار

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کی بھی نہیں ہے۔ مگر جو تصویر قرآن نے بیان کی ہے وہ ایک نبی کے شایان شان ہے۔ اگر بائبل کا بیان صحیح ہے تو یہ کیسے ممکن ہوا کہ اسی ملاقات میں بادشاہ نے پوری سلطنت بمع تاج و تخت کے یوسف کے حوالے کردی ہو۔ پھر بھی یہ ظالم یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ بائبل خدا کا زندہ کلام ہے۔

احسان شناسی کا بے مثال مظاہرہ

یہاں بھی حضرت یوسف کے کردار کی جھلکتی ہے کہ آپ نے ان عورتوں کا سرسری سا تذکرہ کیا جنہوں نے ہاتھ کاٹ لئے تھے، لیکن احسان شناسی کے خیال سے زلیخا کا نام بھی نہیں لیا جو اس واقعہ کا موجب تھی۔ ویسے بھی زلیخا آپ کی عصمت و پاکدامنی کا برملا اعتراف کرچکی تھی۔ "آپ کے جیل جانے کا سبب تو یہی لیڈیاں تھیں جن کے مالکوں نے اپنی عافیت اسی میں جانی تھی کہ یوسف معصوم ہی کو قید کردیا جائے، آخر ہم کس طرح اپنی بیگمات کی بے لگامی کو لگام دیں اس لئے حضرت نے انہی خواتین کا ذکر کیا۔

بادشاہ کو حضرت کے اس انکار کا علم ہو تو متعجب ہوکر اس انکار کی وجہ پوچھی ساقی بولا حضور! وہ کہتے ہیں کہ میں قیدخانہ سے ایک ملزم کی حیثیت سے ہرگز باہر نہیں آؤنگا جب تک مقدمے کی تحقیقات سے بے گناہ ثابت نہ ہوجاؤں۔ کس قسم کا مقدمہ اور کیسی تحقیقات؟ بادشاہ کی حیرت میں اور زیادہ اضافہ ہوگیا اس نے کہا یوسف کہتے ہیں میرا معاملہ ان عورتوں سے دریافت کیا جائے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ اس پر تمام اہل دربار چونک پڑے اور خوف و حیرت کے ملے جلے جذبات سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ بادشاہ کو تھوڑی بہت سن گن اس معاملے کی ہوگئی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی ۔ بادشاہ بولا اگرچہ یوسف کے یہ الفاظ اس کی بے گناہی اور معصومیت کا واضح ثبوت ہیں اگر وہ اس واقعہ کی وجہ سے جیل میں ٹھونسا گیا ہے تو یقیناً اسے ہمارے ہی کسی عہدے دار نے ظلم کا نشانہ بنایا ہوگا ۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس اہم مسئلہ کی چھان بین کریں ۔ ویسے ہم یوسف کی جرات اور غیرت وحمیت سے بے حد متاثر ہوئے ہیں اس کی جگہ کوئی اور قیدی ہوتا تو اس موقعہ کو اپنی رہائی اور عزت افزائی کا بہترین ذریعہ سمجھتا اور فوراً قید خانے سے نکل آتا ۔

اس پر دربار برخواست کر دیا گیا بادشاہ نے اپنے طور پر کچھ تحقیق کی اور اگلی صبح دربار میں یہی مسئلہ سب سے پہلے پیش ہوا ۔ بادشاہ نے اہل دربار سے پوچھا! سنا ہے کہ آج سے دس سال پہلے ہمارے وزیراعظم کے گھر ایک خاص قسم کی زنانہ مجلس کا اہتمام ہوا تھا تو پھر زنان مصر کی میزبان زلیخا کے علاوہ اور کون سی عورت ہوسکتی ہے ؟ درباری کہنے لگے کہ اس کا صحیح جواب تو جناب وزیراعظم ہی دے سکتے ہیں ۔ تب بادشاہ نے وزیراعظم قطفیر سے پوچھا جو کونے میں سہما بیٹھا ہوا ہے ، اب چاہتا ہے کہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے ۔ بادشاہ بولا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آپ کو معاملے کا علم نہیں یا پھر آپ بتانا نہیں چاہتے ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم براہ راست خاتون اول اور حاضرات ہی سے اس معاملہ کی نوعیت صحیح طور پر جان سکتے ہیں ۔ لہذا کل ہی زلیخا سمیت ان تمام عورتوں کو سر دربار بلا کر معاملہ کی تحقیق کرینگے اور اس نشست میں کوئی مرد شامل نہیں ہوگا ۔ ہمیں اس پراسرار واقعہ نے اس قدر مضطرب کر دیا ہے کہ ہم اس معاملے کو مزید التوا میں نہیں ڈال

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ۔شاہ مصر کے چلے جانے کے بعد تمام درباری آپس میں سرگوشیاں کرتے ہوئے قطفیر کو حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھنے لگے، جو مارے خفت کے پیشانی سے پسینہ پونچھ رہا تھا اور ساقی پر دانت پیس رہا تھا۔

حسین مجرموں کا اجتماع اور اعتراف جرم

﴿ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾

''بادشاہ نے عورتوں سے دریافت کیا تمہارا کیا خیال ہے اس وقت کے بارے میں جب تم یوسفؑ کو رجھانے کی کوشش کی تھی۔ اس پر سب نے بیک زبان ہو کر کہا حاشا للہ ہم نے تو اس میں بدی کا شائبہ تک نہیں پایا، اس وقت عزیز کی بیوی بولی اب سچائی عیاں ہو چکی ہے تو میں بھی صاف کہتی ہوں کہ میں نے اس کو پھسلانے کی کوشش کی تھی بے شک وہ راستبازوں میں سے ہے۔ (یوسف نے کہا) اس سے میری غرض یہ تھی کہ عزیز یہ جان لے کہ میں نے درپردہ خیانت نہیں کی کیونکہ جو خیانت کرتے ہیں اللہ ان کی چالوں کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ میں اپنے نفس کی برات ظاہر نہیں کر رہا، نفس تو برائی پر ہی اکساتا ہے الا یہ کہ میرے رب کی رحمت کسی پر ہو، بے شک میرا رب بڑا غفور رحیم ہے۔''

آج کی محفل کو اگر حسین مجرموں کا اجتماع کہہ دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا دربار

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہی میں بیٹھے ہوئے مصر کے متمول ، عیش دوست اور فیشن پرست گھرانوں کی وہ تمام لیڈیاں بیٹھی ہوئی ہیں ، جنہیں زلیخا نے اپنے ہاں مدعو کیا تھا ۔ دیگر عورتیں جو بالکل بے فکر و بے تشویش دکھائی دیتی تھیں لیکن زلیخا رنجیدہ اور افسردہ ہے کیونکہ قطفیر نے راز کے فاش ہونے کی خبر اسے دیدی تھی ایوان خاص میں شاہ مصر کے علاوہ کوئی مرد موجود نہ تھا ۔

شاہ ان سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ میں نے آپ سب کو ایک شخص کے مجرم یا معصوم ہونے کی تحقیقات کے سلسلے میں طلب کیا ہے ۔ امید رکھتا ہوں کہ آپ میرے سوال کا صحیح صحیح جواب دیکر حقیقت حال کی دریافت میں میرے ساتھ تعاون کرینگی سب بولیں ضرور حضور ۔ بادشاہ نے پوچھا کیا دس سال پہلے ہمارے وزیر اعظم کی بیگم صاحبہ نے آپ سب کو کسی دعوت پر بلایا تھا ۔ جی حضور ۔ آخر اس دعوت کا کوئی خاص مقصد تھا ؟ بظاہر تو وہ دعوت ہی تھی اور بباطن کیا ؟ اس پر ایوان میں نقرئی قہقہوں کی رنگین امواج بکھر گئیں سب نے خاتون اول زلیخا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا ! اس کا جواب تو ہماری میزبان گرامی ہی بہتر انداز میں دے سکتی ہیں ۔ شاہ نے پوچھا ان سے تو میں ضرور جواب چاہوں گا مگر آپ سب یہ بتایئے کہ آپ نے دعوت کے دوران پھل کاٹتے کاٹتے اپنے ہاتھ کیوں کاٹ لئے تھے ؟

آخر اس محویت تامہ اصل وجہ کیا تھی ؟ اس لئے کہ جب زلیخا کا غلام یوسف یکا یک ہمارے سامنے آیا ۔ کیا وہ آیا تھا یا لایا گیا تھا بادشاہ نے ٹوک کر پوچھا ۔ عورتوں نے کہا ہمارے خیال میں لایا گیا تھا ۔ اچھا تو پھر کیا ہوا اس کے برق پاش حسن و جمال کا نظارہ کر کے ہمیں کسی چیز کا ہوش نہ رہا اور یہ بھول گئیں

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم چھریوں سے پھل کاٹ رہی ہیں ہم نے تو اپنے ہاتھ لہولہان کر لئے ۔ شاہ مصر متعجب ہوکر کہا کیا وہ شخص اتنا ہی حسین وجمیل ہے کہ مصر کے منتخب حسینوں کو بھی چشم زدن میں بیگانہ ہوش و حواس کرسکتا ہے ؟ خواتین ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگیں ! یقیناً عالیجاہ دید اور شنید میں بہت فرق ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے ابھی تک اس کے حسن جہاں افروز کا نظارہ ہی نہیں فرمایا ورنہ اظہار تعجب نہ کرتے ۔ یوسف کو دیکھنے کے بعد یہ چیز ہمارا عقیدہ بن چکی ہے کہ دنیا جہاں میں کہیں بھی کوئی حسین ہے وہ جمال یوسفی کی ہی ایک جھلک ہے ۔

کیا تم میں سے کوئی یوسف کے اس ہوش ربا حسن سے متاثر بھی ہوئی تھی کہا ہم میں سے بعض نے ایسا ضرور کیا ہے ۔ نیز یہ بھی بتاؤ کہ یوسف نے بھی کسی قسم کی بے باکی کا مظاہرہ کیا تھا یا نہیں ؟ بالکل نہیں ۔ یوسف میں تو ہم نے شوخی و شرارت کی کوئی ادا نہیں دیکھی ۔ اس جیسی شرافت تو ہم نے دیکھی نہ سنی قلن حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء اب بتایئے کہ دعوت کے دوران یوسف کے متعلق بیگم صاحبہ نے بھی کسی قسم کا اظہار خیال کیا تھا ہاں انہوں نے کہا تھا کہ جب سے میں نے اسے دیکھا ہے میرا سکون و اطمینان بالکل غائب ہو چکا ہے وہ میری طرف بالکل ملتفت ہی نہیں ہوتا اور اگر اس نے ایسا نہ کیا تو میں اسے جیل بھیج دونگی اور وہ نہایت ذلیل وخوار ہوگا ۔

تب بادشاہ کا روئے سخن زلیخا کی جانب ہوا اور پوچھا کیا یہ سب کچھ صحیح ہے زلیخا اب وہ پہلے جیسی زلیخا نہ رہی تھی اب وہ ہوس کی خامکاریوں سے نکل کر پختہ عقل وخرد والی بن چکی تھی ۔ اب یہ کسی طرح بھی ممکن نہ تھا کہ رسوائی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خیال سے ایک بے گناہ انسان پر جھوٹا الزام تھوپ سکتی جس پر وہ دل و جان سے فدا رہی تھی ۔ بولی کہ یہ سارا میرا قصور ہے میں نے ہی اسے ورغلانے کی کوشش کی تھی مگر اس نے کوئی اقدام نہ کیا وہ بالکل سچا ہے اور اب اس کی سچائی اور میری گناہگاری روز روشن کی طرح واضح ہوچکی ہے ۔

سنبھلنے دے مجھے اے ناامیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

عصمت کی لاجواب گواہی

یہاں ذرا رک کر ذرا پیچھے کی طرف نگاہ دوڑایئے کہ حضرت یوسف کا دامن چونکہ ہر قسم کی آلائش سے پاک و صاف تھا اس لئے تمام مراحل میں آپ کی عصمت آشکارا ہوتی رہی جس شخصیت کا بھی آپ کے ساتھ جیسا اور جتنا تعلق تھا اس نے اسی انداز میں آپ کی معصومیت کی گواہی دی ۔ زلیخا کا رشتہ دار ، پھر زلیخا کا خاوند عزیز مصر ، اور آخر میں اونچے گھرانوں کی لیڈیاں ، سب سے پہلے زلیخا کے رشتے دار نے آپ کے چاک پیراہن کو دلیل بنا کر آپ کی بے گناہی کی شہادت دی وان کان قمیصہ قد من دبر فکذبت وھو من الصادقین۔

پھر عزیز مصر نے یہ کہہ کر کہ یوسف اس معاملے کو یہیں دبا دیں یوسف اعرض عن ھذا

پھر چونکہ یہ بات معروف ہے کہ جہاں سے دھواں نکلتا ہے وہاں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے ۔ اگرچہ یوسف بے گناہ سہی پھر بھی کوئی نہ کوئی بات ضرور ہوگی ۔ ان شہری عورتوں کی زبانی آپ کی پاکدامنی پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ وہاں

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعی کچھ نہ تھا اور آخر میں اس واقعہ کی بڑی ذمہ دار زلیخا نے بھی سر دربار اقرار جرم کر کے یوسف کی عصمت کی قسم کھالی قالت امرأة العزیز الئن حصحص الحق انا راودته عن نفسه وانه لمن الصدقین یہ ہوتی ہے صداقت کی قوت ! ایک اجنبی غلام کی حیثیت سے غیر ملک میں لایا جانے والا ایک غریب الدیار نوجوان ، جس کا یہاں کوئی رشتے دار تھا نہ کوئی جاننے والا مگر اس کی عصمت و عفت کی گواہی سب متعلقہ اشخاص نے علی رؤس الاشہاد دی ۔

جب یہ سب کچھ واضح ہوگیا تو بادشاہ نے قطفیر کو اس کے عہدے سے برطرف کر کے تمام شاہی مراعات و اعزازات سے محروم کر دیا ۔

حضرت یوسف کی باعزت رہائی عمل میں آتی ہے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ○ قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ○ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ○ ﴾

"بادشاہ نے کہا انہیں میرے پاس لاؤ تاکہ میں انہیں اپنے لئے خاص کرلوں ۔ جب یوسف سے اس نے بات چیت کی تو متاثر ہو کر کہنے لگا ہمارے دل میں آپ کی قدر و منزلت بڑھ گئی ہے ۔ اور ہمیں آپ کی امانتداری پر پورا بھروسہ ہے ۔ یوسف نے کہا آپ ملک کے خزانے میرے حوالے کر دیں میں حفاظت کرنے والا بھی ہوں اور انہیں صحیح استعمال کرنے کا علم بھی رکھتا ہوں ۔ اس طرح ہم نے یوسف کے اقتدار کی راہ ہموار کی ، وہ مختار تھا اس میں کہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں چاہے جائے اپنی جگہ بنائے ۔ ہم اپنی رحمت سے جسے چاہتے ہیں نوازتے ہیں اور ہم نیکو کار لوگوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۔اور آخرت کا اجر ان لوگوں کیلئے بہت زیادہ ہے جو ایمان لائیں اور خدا ترسی کے ساتھ کام کریں ۔

تحقیقات سے فارغ ہوکر شاہ مصر نے حضرت یوسف کو پورے شاہانہ اعزاز و اکرام سے لانے کیلئے ان کی طرف سفارت بھیجی تاکہ میں انہیں اپنا مشیر خاص مقرر کرلوں ۔ حضرت یوسف آج جیل سے باہر جارہے تھے ٹھیک دس سال بعد آزاد فضا میں جانے لگے جو ذوق وشوق اور رہائی آزادی پرخوشی کے جذبات ہوتے ہیں ان کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا ۔ ہر رہا ہونے والے قیدی کو اس بات کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ کوئی اسے باہر خوش آمدید کہنے والا ہو اور خاص طور پر جب وہ کسی کی ہوس کا نشانہ بنایا گیا ہو، اگرچہ حضرت یوسف کا کوئی رشتہ دار یہاں نہ تھا لیکن ایک بڑی تعداد میں خلق خدا آپ کے استقبال کیلئے جیل کے باہر کھڑی تھی ۔ جس نے جیل کے درو دیوار میں توحید وعمل کی وہ شمع روشن کی تھی کہ اس روشنی سے پورا مصر منور ہورہا تھا وہ ہلال اب ماہ کامل بن چکا تھا عرصہ دراز کی متواتر ریاضت اس کی جوئے تنگ مایہ ایک بحر ذخار بن چکی تھی ۔ وہ بحر بہت جلد اپنے آب حیات سے خدا کی تشنہ و ویران زمین کو سیراب کرنے والا تھا ۔ ادھر قصر شاہی میں بادشاہ ولید اور تمام اہل دربار حضرت یوسف کی آمد کے شدت سے منتظر ہیں کہ حضرت یوسف دربار میں داخل ہوئے ۔ شاہ مصر انہیں دیکھتے ہی کچھ دیر کیلئے مجسمہ حیرت و استعجاب بنا رہا اور دل ہی دل میں زنان مصر کے بیان کی تصدیق کرنے لگا ۔ پھر آگے بڑھ کر حضرت کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا۔ دیگر اہل دربار نے بھی آپ کو تعظیم دی۔ حضرت نے بادشاہ کو اپنے خاندان کا تعارف کروایا، مصر میں آمد غلامی اور عزیز مصر کی میزبانی کا تذکرہ بڑے سلجھے ہوئے انداز میں کیا، ناخوشگوار باتوں کو گول کر گئے قضا و رضائے الٰہی سمجھ کر ٹال گئے، بادشاہ نے اشارتاً پوچھا بھی تو آپ نے صرف اتنا کہہ کر کہا کہ ہم انبیاء لوگوں کے حسن سلوک کو ہی یاد رکھتے ہیں باقی باتوں کو یاد رکھنا رضائے الٰہی کا شکوہ سمجھتے ہیں اس گفتگو سے بادشاہ آپ کی عظمت کا مزید قائل ہو گیا۔

بادشاہ سے فارغ ہو کر آپ کی ملاقات معزول عزیز مصر سے ہوئی حضرت یوسف نے قطفیر سے کہا جو شرمندگی اور احساس ندامت سے مرا جا رہا تھا کہ جناب عالی آپ مجھ پر ناراض نہ ہوں۔ یہ تحقیقات میں نے اس لئے کروائیں تا کہ آپ کو یقین آجائے کہ میں نے آپ کی عزت و آبرو میں کوئی خیانت نہیں کی اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

وہ بولا یوسف میں بہت شرمندہ ہوں زلیخا کے پے در پے تقاضوں نے مجھے اندھا کر دیا تھا اور میں وہ ظلم کر بیٹھا جو مجھے ہرگز نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ حضرت نے فرمایا میرا مقصد آپ کو شرمندہ کرنا نہیں ہے، جو مقدر میں لکھا تھا وہ ہو کر رہا اور پھر اللہ کے ہر کام میں حکمت و مصلحت ہوتی ہے وہ بہت علم و حکمت والا ہے اور یہ تو مجھ پر اللہ کا خالص فضل و کرم رہا ورنہ میں ایک انسان ہونے کے ناطے برائی سے کہاں بچ سکتا تھا کیونکہ انسان کا نفس امارہ ہر وقت اسے برائی پر اکساتا رہتا ہے اللہ کے رحم سے ہی کوئی بچ سکتا ہے میرا رب یقیناً بہت مہربانی کرنے والا ہے ○ ذَالِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَهۡدِیۡ کَیۡدَ الۡخَآئِنِیۡنَ ۝ وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ۝﴾

اللہ اللہ !! انبیاء کی تواضع کا کیا کہنا اتنے اونچے مقام پر فائز ہوکر بھی اپنے معبود کے فضل کا امیدوار رہنا انہی کا کارنامہ تھا۔

حضرت یوسف کی فتح کا اعلان عام

آ رہے ہیں پھر خزاں کے بعد ایام بہار
ظلمت ہجراں سے نور وصل ہوگا آشکار

قدرت کا یہ اصول ہے کہ وہ بندوں کو طرح طرح کے امتحانات سے گزارتی ہے تا کہ ان میں پختگی حوصلہ اور گہرائی و گیرائی پیدا ہوجائے۔ بارہا ایسا ہوا کہ ایک ایک تنکا چن کر آشیانہ بنایا گیا، اچانک بجلیاں کوندیں اور اسے خاکستر کر گئیں، بڑی ریاضت کے بعد طالب لب بام پہنچا تھا کہ ہاتھ چھوٹ گیا اور برسوں کی کوہ کنی رائیگاں گئی۔ نشان منزل نظر آنے لگ گئے تھے کہ منظر دھندلانے لگا اور برسوں کی بادیہ پیمائی ایک سعی نامشکور ہوکر رہ گئی ادھر بہار کی خوشبو محسوس ہوئی اور ادھر خزاں نے اپنی آمد کا اعلان کر دیا، چھلانگ لگائی تھی کہ چرخ نیلگوں کی وسعتوں سے جان چھوٹے کہ کھجور نے دامن کھینچ لیا۔ بلاشبہ ایک لمحے کی خطا نے صدیوں کی سزا مقدر کردی، لیکن ہر کام میں اللہ کی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ ذرا غور تو کرو اپنی زندگی کے بیشتر لمحات تمہیں اس حقیقت کے شاہکار نظر آئیں گے، کانٹا چبھنے سے تکلیف تو ضروری ہوئی لیکن پھولوں کے مرہم نے ساری کلفتیں مٹا ڈالیں۔ بعینہ ہماری زندگی میں بے شمار حوادث پیدا ہوتے ہیں لیکن انجام کار محسوس ہوتا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ چند ایک حوادث اور بھی پیدا ہو جاتے تو بگڑ جاتا عسیٰ ان تکرھو شیئا وھو خیر لکم و عسی ان تحبوا شیئا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لاتعلمون بہت سی چیزیں تمہیں کانٹے دکھائی دیتی ہیں لیکن انجام کار تمہارے حق میں پھول ثابت ہوتی ہیں ۔ اور بہت سی من پسند چیزیں تمہارے حق میں بہتر ثابت نہیں ہوتیں اللہ ہی جانتا ہے تم نہیں ۔

اس لحاظ سے یوسف علیہ السلام کا قصہ دیکھو کنوئیں میں گرنا کیا انہیں پسند تھا اور پھر گرانے والوں نے اس نیت سے تو نہیں گرایا کہ یہاں سے نکالا جائے اور مصر کے شاہی محلات میں پہنچایا جائے اور پھر تخت مصر پر بٹھایا جائے ؟ اگر ایسی بات ہوتی تو گرانے والے یوسف کو کیوں گراتے خود ہی چھلانگ کیوں نہ لگا دیتے ۔ زلیخا کی وارفتگی آپ کو بہت ناگوار گزری تھی اللہ نے اسے آپ کے حق میں خیر بنا دیا۔ زنان مصر کی مجلس آرائی کو آپ نے دشمن ایمان و عصمت جانا لیکن اللہ تعالی نے اسے آپ کی جیل سے رہائی اور عزت افزائی کا سبب بنا دیا ، جیل آپ خوشی کے ساتھ تو نہیں گئے مگر نور توحید سے اس کے تاریک گوشے منور ہو گئے ، اور قیامت تک کیلئے اہل حق ،صداقت کیلئے جیل جانا باعث عزت بن گیا ۔ ویسے تو آپ کسی وقت بھی غیر معروف نہیں رہے لیکن آج جو سر دربار آپ کی عصمت و عفت کا اعلان ہوا اس سے تو آپ کی شہرت پورے ملک میں ہو گئی ۔اور پھر یہ کوئی کم اعزاز تو نہ تھا لوگوں کے مقدمات عدالتوں میں طے ہوں ، کوئی سچی گواہی دینے والا نہیں ملتا لیکن آپ کا مقدمہ شاہی دربار میں پیش ہوتا ہے اور صداقت کی گواہی خود صیاد دیتے ہیں ایک نہیں کئی ۔اندازہ تو کرو آج بادشاہ کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی ہے کہ یوسف کی پوزیشن کیا ہے اور ان صیادوں کی کیا ؟ پھر دیکھو! دربارشاہی میں ان حسین مجرموں کے اجتماع سے پچھلے آٹھ دس سال کی یادیں کیسے تازہ ہوگئی ہونگی ، پرانے زخم کیسے ہرے ہوگئے ہونگے ؟ حضرت یوسف کی شخصیت کس طرح گمناميوں سے نکل کر یکا یک شہرت کی بلندیوں پر آگئی اور کس طرح مصر کے امراء و اشراف اورعوام کے دلوں میں آپ کا اخلاقی وقار قائم ہوگیا ہوگا ۔یوں تو جب ملک بھر کے لیڈروں کاہنوں دانشوروں جادوگروں نے بادشاہ کے خواب کی تعبیر بیان کرنے سے عجز ظاہرکردیا تھا تو ایک بے گناہ قیدی کے منہ سے تعبیر و تدبیر سن کر پورے ملک میں دھوم مچ گئی ہوگی اورلوگوں کو کتنی خوشگوار حیرت بھی ہوئی ہوگی ۔ اور تیسرے مرحلے پر جب آپ نے الزام کی صفائی کے بغیر جیل سے نکلنے سے انکارکردیا تو اس کی شہرت غیرمعمولی ہوگی اوراب جب سر دربار آپ کے معاملے کی تحقیقات ہورہی تھیں تو سارے ملک کی نظریں اس کا نتیجہ سننے کیلئے بے قرار تھیں اور جب لوگوں نے اس کا نتیجہ سنا ہوگا تو ملک کا بچہ بچہ عش عش کراٹھا ہوگا ۔

آج بادشاہ نے یوسف سے روبرو بات کی ، ان کی داستان سنی ، الفاظ کے چناؤ میں نفاست ، جذبات میں ٹھہراؤ ،فکر میں پختگی ، رائے میں اصابت اچھی بات اور خوشگوار واقعہ کو نمایاں اور ناخوشگوار باتوں کا سرسری اور غیراہم سا تذکرہ ان سب نے بادشاہ کے دل پر اثر ڈالا وہ خود بول اٹھا کہ آج کے دن سے آپ ہمارے ہاں معزز حیثیت میں جگہ پائیں گے ۔ فلما کلمہ قال انك الیوم لدینا مکین امین ہم آپ کے اعلیٰ کردار سے متاثر ہوئے ہیں اور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کے بعد آپ ہمارے مشیر خاص ہونگے جو ذمہ داری بھی آپ پسند کریں ہم اس کا بخوشی اعلان کرینگے ۔ حضرت یوسف نے فرمایا'' آپ کا بہت بہت شکریہ ! عام حالات میں شاید حکومتی امور میں شریک ہونا مجھے گوارا نہ ہوتا لیکن آپ کے خواب کے مطابق مصر پر قحط سالی کے آثار شروع ہونے والے ہیں ۔ ہمارا ملک ایک بڑی مصیبت کا شکار ہونے والا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو اپنی مملکت کے خزانوں کی حفاظت میرے سپرد کردیں کیونکہ میں انہیں بطریق احسن چلا سکتا ہوں اور میں اس ذمہ داری کا علم بھی رکھتا ہوں۔''

اس صورت پر اگر غور کیا جائے تو سمجھنا مشکل نہیں کہ اس وقت حضرت یوسف کے بام عروج پر پہنچنے کیلئے ساری راہیں ہموار ہوچکی تھیں ایک ایک کر کے ساری روکاوٹیں دور ہوچکی تھیں اس لئے جب آپ نے بادشاہ سے کہا اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم تو بادشاہ نے بلاتامل اسے قبول کرلیا اور کہا !لیجئے سب حاضر ہے ! اور حضرت کو اپنی تمام مملکت کے خزانوں کا امین وکفیل بنا دیا ، شاہی خزانے کی کنجیاں ان کے حوالے کردیں اور ساری قانونی مکمل کاروائی کی ۔ یعنی آپ کو اپنی انگشتری اور شاہی لباس خاص اور شاہی تاج پہنا دیا اور گلے میں سونے کی زنجیر ڈالدی ۔ توریت کے بیان کے مطابق ولید نے کہا میں فرعون ہوں اور بغیر تیرے مصر کی ساری زمین میں کوئی انسان اپنا ہاتھ یا پاؤں نہیں اٹھائیگا ۔ ان کا لقب جہاں پناہ رکھا شاہی رتھ میں سوار کر کے باہر بھیجا آپ کے آگے آگے نقیب پکارتے جارہے تھے سب ادب سے رہو ۔'' خود وہ صرف نام کا بادشاہ رہ گیا ۔ یہاں رک کر ایک بار پھر قرآن اور توریت کے بیان کردہ واقعات پر غور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں کہ جس حیثیت میں توریت نے اس وقت کی کاروائی پیش کی، جس کی طرف ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں، اس سے بادشاہ زیادہ سے زیادہ کوئی انعام ہی دیتا پوری مملکت آپ کے سپرد نہ کرتا لیکن جس حیثیت سے قرآن نے حضرت یوسف کا کردار پیش کیا وہی حضرت کے شایان شان تھا۔

یاد رہے کہ حضرت یوسف کی عمر اس وقت تیس سال تھی۔

منصب یوسف کی اصل حیثیت

یہ کوئی وزیر مال جیسا منصب نہ تھا، بلکہ آپ کلی اختیارات کے حامل بادشاہ تھے جیسا کہ قرآن میں کئی جگہ تصریح کی گئی مثلاً جب پیالہ گم ہوا تو اعلان ہوا کہ بادشاہ کا پیالہ نہیں مل رہا۔ فقد صواع الملک پھر جب آپ کے والدین اور اہل خاندان مصر آئے تو والدین کو آپ نے اپنے تخت باوشاہی پر اور اپنے ساتھ بٹھایا ورفع ابویہ علی العرش حضرت یوسف کی آخری دعا میں بھی اس بات کا اظہار ہے کہ اے میرے رب تو نے مجھے بادشاہت عطا کی رب قد آتیتنی من الملک

یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ بعض حضرات نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس پوزیشن کو صحیح نہ سمجھنے کی وجہ سے آپ کو وزیر مال قسم کا عہدہ دار قرار دیا نیز دور زوال میں بعض حضرات نے اس واقعہ سے کفر کی حکومت کے ساتھ تعاون کرنا سنت یوسفی باور کرا کے کافرانہ نظام میں حصہ دار بننے کو جائز قرار دینے کی نکتہ آفرینی بھی فرمائی۔

تھا جو نا خوب بتدریج، وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ حضرت یوسف کوئی تابع مہمل منسٹر نہ تھے مکمل اختیارات کے حامل بادشاہ تھے کیونکہ آپ کا اخلاقی کمال، نبوت کا جمال، بلند کردار، صبر و ثبات، عفت و پاکدامنی، احسان شناسی، متانت اور علمی وقار ضرب المثل بن چکا تھا مصر کے ہر طبقے میں آپ کا وقار مستند تھا آپ کے اخلاقی و علمی کمالات، ذہانت و پاکدامنی کی دھوم تھی۔ عام لوگوں سمیت بادشاہ وقت اور پوری حکمران کونسل آپ کی عاشق زار تھی اب صرف اتنی کسر رہ گئی تھی کہ حضرت یوسف خود رضامندی کا اظہار کریں اور حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کا عندیہ ظاہر کریں۔ اسی لئے جب بادشاہ نے آپ کو حکومت سونپی تو اس کی کونسل میں سے کسی نے بھی انکار یا اعتراض نہ کیا۔ ظاہر ہے کہ کونسل کی رضامندی کے بغیر بادشاہ اتنا اہم فیصلہ نہ کرسکتا تھا۔ امام مجاہد کا ایک قول بھی ہے کہ بادشاہ نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا تھا۔

حضرت یوسف کی زلیخا سے شادی کا افسانہ

عزیز مصر کی بیوی زلیخا کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حضرت یوسف سے اس کا نکاح ہوا تھا۔ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ اس سے حضرت یوسف کے نکاح کا کوئی ذکر نہ قرآن میں ہے نہ کسی صحیح حدیث میں۔ مفسر آلوسی کہتے ہیں ھذا مما لا اصل لہ وخبر تزویجھا ایضا مما لایعول عند المحدثین معلوم نہیں اس بات کا ماخذ کیا ہے ایک لحاظ سے یہ بات شان نبوت کے بھی منافی ہے کہ جس عورت کی بے راہروی کا تجربہ ایک نبی کو ذاتی طور پر ہو چکا ہو اسی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پھر وہ نکاح بھی کر لے پھر عمروں کا بھی تفاوت تھا۔ لیکن اس کا حل تو یوسف کے نکاح خوانوں نے نکال لیا کہ زلیخا کی جوانی لوٹا دی مگر اس بات کا کیا جائے کہ ان لوگوں کو نکاح کے بعد آپس کی گفتگو کی ریکارڈنگ بھی مل گئی ہے جسے انہوں نے خاصے معرکہ انگیز انداز میں رپورٹ کر دیا۔ عقلی طور پر بھی یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ زلیخا نے توبہ کر لی ہوگی ہوگی توبہ کرنا اور اسے قبول کرنے کا معاملہ اللہ اور اس کے بندے کے مابین ہی ہوتا ہے اس سے تو انکار ناممکن ہے، لیکن اگر ایسا ہوتا تو ضرور زلیخا کی توبہ کا بھی ذکر ہوتا۔ یہ بات قرآن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی کی اخلاقی گرواٹ کی بات تو بتائے مگر اس کی نیکی اور توبہ کا ذکر نہ کرے۔ اسلئے حضرت یوسف سے زلیخا کا نکاح ثابت نہیں ہے۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری مصنف رحمۃ اللعالمین کی تحقیق کے مطابق حضرت یوسف کی شادی مصر کے شہر اون کے دینی قائد کی دختر مسماۃ اسناتھ سے ہوئی تھی آپ کے دو فرزند منسی اور فرائیل اسی خاتون کے بطن سے تھے۔ (ج ۳ ص ۱۰۷) یاد رہے کہ فرائیم کی بیٹی حضرت رحمت حضرت ایوب کی بیوی تھی جس کے اپنے خاوند کے ساتھ سترہ سالہ دور ابتلاء میں وفاداری ضرب المثل بنی ہوئی ہے۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

جمہوریت اور بادشاہت کا مسئلہ

جمہوریت کے دلدادہ لوگ بادشاہت کو ظلم کی نشانی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے مترادف سمجھتے ہیں اور دوسری طرف خلافت کا نام لیکر جمہوریت کو کفر گردانا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں نظریئے راہ اعتدال سے ہٹے ہوئے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں نہ بادشاہت حرام ہے اور نہ جمہوریت کفر۔ اسلام کا نظام شورائی ہے جس میں امیر مجلس کا مشورہ ماننے کا سو فیصد پابند نہیں ہوتا بلکہ وہ حق بات کو اسلامی حدود کے اندر رہتے ہوئے علی وجہ البصیرت اکیلا ہی نافذ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ ایسی جمہوریت یقیناً کفر ہے جو اسلام کی حدود میں کمی بیشی کرنے کی مجاز سمجھی جائے، لیکن اگر اسلام کے شورائی نظام کی شکل میں ہو تو وہ ناروا نہیں ہے۔ اصل چیز خالق کی فرمانبرداری کی حدود میں رہتے ہوئے خلق خدا کی خدمت ہے اور یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ آج کی جمہوریت کی اساس بھی تو اسلام کے دیئے گئے شورائی نظریئے سے ماخوذ ہے نیز یہ بھی کہ نظام میں حکمران کے مزاج کا بھی دخل ہوتا ہے کہ ایک مکمل اختیارات کا حامل بادشاہ نہایت نرم مزاج ہو ظلم کی بجائے خوئے عدل اپنائے اور ایک جمہوری وزیراعظم بدترین قسم کا ڈکٹیٹر ہو اس کی مثالیں ہمارے حکمرانوں میں بکثرت موجود ہیں اس لئے بات نظام کی نہیں خداخوفی اور احساس ذمہ داری کی ہے

قدرت ربانی کی بوقلمونی

اللہ اللہ !! خدائے تعالیٰ کی قدرت اور اس کے عطا و کرم کی یہ کیسی بوالعجبی ہے کہ کل جس کو مصر کی متمدن قوم بدوی اور صحرائی سمجھتی تھی۔ جو غلام کی حیثیت سے بازار مصر میں پیش کیا گیا اس کے رب نے اس کو ایک سردار کے گھر کا مختار، اس کی نگاہوں میں محترم اور معزز و امین بنایا اور پھر جب قیدخانہ سے نکلا تو اسے مملکت مصر کا مالک و مختار بنادیا اور اس مرتبہ پر پہنچا دیا کہ اسباب دنیوی کے ماتحت اس کا تصور بھی ممکن نہ تھا۔ یہ قادر مطلق کی کارفرمائی کا معجزانہ مظاہرہ نہیں تو اور کیا ہے کہ کل جو کنعان میں گلہ بانی کر رہا تھا آج

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کی سب سے بڑی متمدن قوم کا مالک و مختار بن کر جہانبانی کر رہا ہے۔ سچ ہے جسے قبولیت کا شرف حاصل ہوگیا اور اس کیلئے راہ کی تمام دشواریاں ہیچ ہیں اور حالات کی نامساعدت پرکاہ کی وقعت بھی نہیں رکھتی اسی لئے حق تعالیٰ نے عزیز کے کاروبار کا مختار بنا کر یوسف کیلئے یہ فرمایا کہ ہم نے اس کو تمکین فی الارض عطا کی ہے۔ یاد رہے کہ سورہ یوسف میں دو جگہ حضرت یوسف کیلئے تمکین فی الارض ''زمین میں جگہ دینے'' کی بات کی گئی دونوں مقام پر تعبیر کا نیا اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔مولانا ابوالکلام آزاد نے نہایت عمدہ ترجمانی فرماتے ہوئے کہا '' حضرت یوسف کی مصری زندگی کے دو انقلاب انگیز نکلتے تھے، ایک وہ جب غلام ہوکر بکے اور پھر عزیز کی نظروں میں ایسے معزز ہوئے کہ اس کے علاقے کے مختار ہوگئے دوسرا یہ جب قیدخانے سے نکلے اور نکلتے ہی وہاں پہنچ گئے کہ حکمرانی کی مسند اجلال پر جلوہ آراء نظر آئے۔پس جب پہلے انقلاب تک سرگزشت پہنچی تھی تو آیت ۲۱ میں حکمت الٰہیہ کی کرشمہ سنجیوں پر توجہ دلائی تھی کذالك مکنا لیوسف فی الارض اور اب دوسرا انقلاب پیش آیا تو اسی طرح آیت نمبر ۵۶ میں فرمایا کذالك مکنا لیوسف فی الارض وہاں چونکہ معاملہ کی ابتداء ہوئی تھی اور ابھی یوسف کو حکمرانی کی دانش سیکھنا تھی اس لئے فرمایا ولنعلمه من تاویل الاحادیث والله غالب علی امره یہاں چونکہ تکمیل کار کے بعد اس کا نتیجہ ظاہر ہوگیا تھا اس لئے فرمایا ان الله لا یضیع اجر المحسنین یہ اس لئے ہوا کہ ہمارا قانون ہے، نیک عمل کا بیج کبھی ضائع نہیں ہوتا اور ضروری ہے کہ پھل لائے۔''

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام بندہ مومن کا ہے ورائے سپہر زمین سے تا بہ ثریا تمام لات و منات

حضرت یوسف ایک حکمران کی حیثیت سے

غرضیکہ حضرت یوسف نے سلطنت مصر کے مختار ہونے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا کہ غلامی کو قانوناً ممنوع قرار دیدیا، کیونکہ وہ خود اس کی تلخی کا جرعہ نوش کر چکے تھے۔ مردم شماری بھی کرائی، زراعت کے شعبے پر خاص توجہ دی، امن و امان قائم کیا، غریبوں محتاجوں کی خبرگیری کیلئے قوانین بنائے۔ اس طرح عوم کی فلاح و بہبود کے دیگر پہلوؤں پر توجہ دی۔ اب سب سے بڑا کام یہ درپیش تھا کہ مصر پر نازل ہونے والے قحط سے رعایا کو کیسے بچایا جائے ؟اس کیلئے آپ نے ان تمام تدابیر پر عمل کیا جو چودہ سال کے اندر مفید ہوسکیں اور رعایا قحط سالی کے دنوں میں بھی بھوک اور پریشانی سے بچ سکے۔ مردم شماری کرانے کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ راشن کا کوٹہ متعین کیا جاسکے تا کہ خوراک ضائع نہ ہوسکے۔اس کی خاطر سرکاری مال خزانوں کے نظام کو جدید ترین ذرائع سے منظم کیا۔

پھر جب قحط سالی کا زمانہ شروع ہوا تو مصر اور اس کے قرب و جوار کے علاقے میں بھی سخت کال پڑا اور کنعان میں حضرت یعقوب کا گھرانہ بھی اس سے محفوظ نہ رہا۔ تاریخی روایات کے مطابق یہ قحط ساری زمین پر پڑا تھا اور سب سے خوفناک قحط تھا۔ جب حالت نازک صورتحال اختیار کرگئی تو حضرت یعقوب نے بیٹوں سے کہا کہ مصر کے بادشاہ کے ہاں سے راشن ملتا ہے تم سب جاؤ اور غلہ خرید کر لاؤ۔ چنانچہ باپ کے حکم کے مطابق یہ کنعانی قافلہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیز مصر سے غلہ لینے کیلئے مصر روانہ ہوا۔

کنعانی قافلہ سوئے مصر روانہ ہوتا ہے

﴿ وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِيْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ وَقَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ﴾

''اور یوسف کے بھائی آئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، یوسف نے انہیں پہچان لیا مگر وہ اسے پہچان نہ پائے۔ اور جب ان کا سامان تیار کیا جارہا تھا تو فرمایا! اپنے باپ جائے بھائی کو بھی آئندہ ساتھ لے کر آنا کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں اچھا مہمان نواز ہوں۔ اگر تم اسے ساتھ نہ لاسکو تو تمہارے لئے میرے پاس کوئی پیمانہ نہ ہوگا اور اس کے بغیر میرے پاس آنا بھی نہیں۔ وہ بولے اس کے بارے میں اس کے باپ کو آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور امید ہے کہ ہم اپنی کوشش میں کامیاب ہوجائیں۔ اور یوسف نے اپنے ملازموں سے کہا ان کا مال ان کے کجاوؤں میں رکھدو تاکہ جب وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچیں گے تو اسے پہچان کر شاید جلدی واپس لوٹ آئیں''

خدا کی قدرت دیکھئے کہ برادران یوسف کا یہ قافلہ اسی بھائی سے غلہ لینے کیلئے چلا ہے جس کو اپنے خیال میں وہ کسی مصری گھرانے کا معمولی اور گمنام غلام بنا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے تھے مگر اس یوسف فروش قافلے کو کیا معلوم کہ وہ کل کا غلام آج مصر کے تاج و تخت کا وارث اور مالک و مختار ہے اور ان کو اسی کے سامنے عرض احوال کرنا ہے۔ بہرحال کنعان سے چلے اور مصر جا پہنچے۔ جب دربار یوسفی میں اذن باریابی ملا تو انہوں نے جلال بادشاہی کا لحاظ کرتے ہوئے نظریں نیچی کرلیں لیکن حضرت یوسف نے فورا کنعانی قافلے کو پہچان لیا اور کیوں نہ پہچانتے رنگ دھنگ بول چال، لب ولہجہ، نین ونقشہ، اور ادائیں سب کی سب جانی پہچانی تھیں اور وہ کس طرح نہ پہچانتے، بیس بائیس برس پہلے ایک نوجوان اور آج چالیس سال کا بھرپور جوان ان کے وہم وگمان میں یہ بات نہ آسکتی تھی کہ یوسف اور تخت بادشاہی .....؟ مگر یہ انہونی ہوکر رہی اللہ رب العزت کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہوکر رہا۔

بعض حضرات نے لکھا ہے کہ حضرت یوسف نے بھائیوں کی نگاہوں سے بچنے کیلئے چہرے پر نقاب پہن لیا تھا جسے آخری ملاقات تک اوڑھے رکھا لیکن یہ بات جہاں نامعقول ہے وہاں ناممکن بھی، بادشاہوں کا لباس اور تاج ہی اس قدر پرجلال اور منفرد ہوتا ہے کہ ان کا اصلی وجود کئی گنا بدلا نظر آتا ہے یوں بھی شاہی دربار میں حاضری کے بھی اصول بڑے سخت ہوتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے جہاں اپنے ملک کے باشندوں کو قحط سے بچانے کیلئے خاص انتظامات کررکھے تھے اسی طرح غیرملکیوں کیلئے بھی بقدر ضرورت کوٹہ مقرر کررکھا تھا جس کا کوئی خاص طریقہ متعین کیا ہوگا کیونکہ ایک تو غلہ خوشحالی کے زمانے میں انہوں نے سخت پلاننگ کے ذریعے محفوظ کرلیا تھا جو ان کے اپنے ملک کے باشندوں کی ضروریات سے زیادہ تھا اور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے ایک نبی کیلئے یہ مشکل ہے کہ وہ اپنے ملک کے باشندوں کو تو مرنے نہ دے لیکن اس کے پڑوسی بھوکے مرتے رہیں ۔ بہرحال کوئی ایسا نظام ہوگا جس کی وجہ سے برادران یوسف کنعان سے غلہ خریدنے کیلئے آئے تھا ۔ مورخین نے لکھا ہے اور قرآن کے بیان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہر آنے والے شخص کو زیادہ سے زیادہ ایک اونٹ کا بوجھ کے بقدر غلہ فروخت کیا جاتا تھا اور ہر شخص کو خود پیش ہونا پڑتا تھا ۔ یہ بھائی دس تھے مگر غلہ اپنے غیر حاضر بھائی کیلئے بھی مانگ رہے تھے جس کی غیر حاضری کا کوئی معقول جواز پیش نہ کر سکے تو بادشاہ کو مطمئن کرنے کیلئے کہ ہم جھوٹ نہیں بول رہے انہیں اس کے بڑے بھائی کے گم ہوجانے کی ساری تفصیل بتانا پڑی ۔ دیکھئے اللہ تعالی کیسے کیسے اسباب پیدا کرنے پر قادر ہے ۔ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھوحسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا بعض روایات کے مطابق برادران یوسف پر جاسوسی کا الزام لگا تھا جس کی صفائی میں انہیں اپنے سارے حالات بتانا پڑے ۔ اس طرح باتوں باتوں میں حضرت یوسف نے اپنے والد ، حقیقی بھائی بنیامین اور گھر کے حالات خوب کرید کرید کر دریافت کر لئے اور پھران کو اس شرط پر غائب بھائی کے نام کا غلہ دیدیا کہ آئندہ اسے ساتھ لانا ہوگا ۔ تمہیں اپنے بیان کی سچائی ثابت کرنا ہوگی جس کے متعلق تم نے بتایا کہ والد اسے اپنے سے جدا نہیں کرتے کیونکہ ان کا ایک بیٹا پہلے ہی گم ہوگیا تھا اگر تم اسے ساتھ لیکر نہ آئے تو نہ تمہیں غلہ ملے گا بلکہ تمہیں جھوٹا سمجھتے ہوئے گرفتار بھی کرلیا جائیگا ۔ یہ تو تم دیکھ چکے ہو کہ ہم مہمان نواز بھی ہیں اور سچ کی قدر

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے فلما جھزھم بجھازھم قال ائتونی باخ لکم من ابیکم الا ترون انی اوف الکیل وانا خیر المنزلین فان لم تاتونی به فلا کیل لکم عندی ولا تقربون

اس حاکمانہ دھمکی کے ساتھ آپ نے اپنے احسان اور مہمان نوازی سے بھی انہیں زیر بار کرلیا تھا کیونکہ اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھنے کیلئے آپ کا دل بھی تڑپ رہا تھا برادران یوسف نے یقین دلایا کہ ہم اپنے والد کو بہلا پھسلا کر اپنے بھائی کو لانے کی پوری کوشش کرینگے ۔ اور ہم ناکام نہیں ہونگے ۔قالوا سنراود عنه اباه وانا لفاعلون

حضرت یوسف ابھی اپنی اصلیت ظاہر نہ کرسکتے تھے کہ ابھی اللہ کا حکم تھا نہ ہی مصلحت وقت کا تقاضا تھا ۔ پھر جب وہ چلنے لگے تو حضرت نے نوکروں کو حکم دیا کہ ان کی وہ پونجی بھی ان کے کجاوں میں رکھدو جو انہوں نے غلہ کی قیمت کے طور پر ادا کی ہے تاکہ جب وہ گھر جاکر اسے دیکھیں گے تو عجب نہیں وہ جلدی لوٹ آئیں ۔ کیونکہ قحط کی صورت تو بدستور ہے انہیں غلہ ضرورت بھی ہے ممکن ہے ان کے پاس اور جمع پونجی ہو ہی نہ .....اگر رقم نہ ہوگی تو وہ دوبارہ کیسے آئیں گے ۔

بھائیوں کی واپسی اور بنیامین کیلئے جدوجہد

﴿ فَلَمَّا رَجَعُوْا اِلٰی اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْکَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَا اَخَانَا نَکْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ قَالَ هَلْ اٰمَنُکُمْ عَلَیْهِ اِلَّا کَمَا اَمِنْتُکُمْ عَلٰی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَیْهِمْ قَالُوْا یٰاَبَانَا مَا نَبْغِیْ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَیْنَا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ذَالِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ۝ قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًامِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَانَقُوْلُ وَكِيْلٌ ۝

''جب وہ اپنے باپ کے واپس لوٹے تو کہا ابا جان آئندہ کیلئے ہمیں غلہ دینے سے انکار کردیا جاچکا ہے لہذا آپ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیجد یجئے تاکہ ہم غلہ لے کر آئیں اور اس کی حفاظت کے تو ہم ذمہ دار ہیں باپ نے جواب دیا کیا میں اس کے معاملے میں تم پر ویسا ہی بھروسہ کرلوں جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے معاملے میں کرچکا ہوں اللہ ہی بہتر محافظ ہے اور وہ سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے پھر جب انہوں نے اپنا سامان کھولا تو دیکھا کہ ان کا مال انہیں واپس کردیا گیا ہے یہ دیکھ کروہ پکار اٹھے ابا جان اور ہمیں کیا چاہیئے دیکھئے یہ ہمارا مال بھی ہمیں واپس کردیا گیا ہے بس ہم جائیں گے اور اپنے اہل وعیال کیلئے رسد لے کر آئیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کرینگے اور ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ لیکر آئیں گے ۔ کیونکہ جو غلہ ہم اب لائے ہیں وہ تھوڑا ہے ۔ ان کے والد نے کہا میں اس کو ہرگز تمہارے ساتھ نہیں بھیجونگا جب تک تم اللہ کے نام سے مجھ کو پیمان نہ دو کہ اسے ضرور میرے پاس واپس لاؤ گے الاّ یہ کہ کہیں تم گھیرے میں آجاؤ ۔ پس جب انہوں نے اس کو اپنے اپنے پیمان دے دیدیئے تو اس نے کہا دیکھو ہمارے اس قول پر اللہ نگہبان ہے ۔''

جب یہ قافلہ کامیاب گھر لوٹا انہوں نے باپ کو ساری سرگزشت سنائی اور یہ بھی بتایا کہ شاہ مصر نے ہم سے ساری داستان سنی ہے اور ہم پر اعتبار کرتے ہوئے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بار تو غلہ دیدیا ہے لیکن آئندہ اگر ہم اس تمہارے لاڈلے کے بغیر وہاں گئے تو نہ غلہ ملے گا اور نہ ہی ہمارے ساتھ اچھا سلوک ہوگا ۔ لہذا ہمارے ساتھ اسے بھیجنے کی تیاری کریں اور ہم اس کی پوری پوری حفاظت کرینگے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ بیٹوں نے حضرت یعقوب سے لاپرواہی اور تحقیر کے لہجے میں بات کی ہوگی جس کی وجہ سے حضرت یعقوب کا لہجہ بھی جلالی ہوگیا ورنہ اگر وہ احترام وعزت سے بات کرتے تو شاید حضرت یعقوب ان پر بے اعتمادی کا اظہار نہ کرتے قرآن نے جو تصریحات بیان کی ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ فرزندان یعقوب نے اپنے فعل پر کبھی ندامت کا اظہار نہیں کیا بلکہ الٹا باپ کے بڑھاپے کا مذاق ہی اڑایا ہے ، جب بھی بات کی لہجہ تلخ ہی استعمال کیا ،کوئی خبر سنائی تو سینہ زخمی کر کے رکھدیا کوئی واقعہ سنایا تو طعن و تحقیر سے کام لیا ۔حضرت یعقوب نے فرمایا میں تم پر ہرگز اعتماد نہیں کرسکتا کیا اس طرح کا اعتماد کرلوں جس طرح اس کے بھائی یوسف کے معاملے میں کر چکا ہوں اور رہی تمہاری حفاظت کی بات تو وہ میں خوب آزما چکا ہوں ۔ اللہ ہی بہتر حفاظت کرنے والا ہے تمہیں غلے کی ضرورت ہوگی مگر مجھے اپنا لخت جگر عزیز ہے قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۔اس گفتگو سے فارغ ہونے بعد اب بیٹوں نے اپنا سامان کھولنا شروع کیا تو دیکھا ان کی پونجی بعینہ واپس کر دی گی ہے ۔ یہ دیکھ کر کہنے لگے اے باپ اس سے زیادہ ہمیں اور کیا چاہیئے دیکھئے غلہ بھی اور پونجی بھی جوں کی توں لوٹا دی گئی ہے ۔ وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُدَّتْ اِلَيْنَا وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَ نَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ذَالِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ﴾ عزیز مصر نے تو ہم سے قیمت بھی نہ لی اس کا مطلب ہے وہ بہت نیک اور احسان کرنے والا شخص ہے، یہ مناسب نہیں کہ ہم بنیامین کے بغیر جا کر اس محسن شخص کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائیں اس لئے اب ہمیں اجازت دیں تاکہ ہم دوبارہ اس کے پاس واپس جائیں اور گھر والوں کیلئے رسد لائیں اور بنیامین کو بھی ہمارے ساتھ بھیج دیں ہم اس کی پوری حفاظت کرینگے اور ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ لائیں گے کیونکہ جو غلہ ہم پہلے لائیں ہیں وہ تھوڑا ہے۔ حضرت یعقوب نے کہا میں ہرگز بنیامین کو تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم اللہ کے نام پر مجھ سے عہد نہ کرو اور وہ یہ کہ جب تک ہم خود گھیرے میں نہ لے لئے جائیں اور ہر طرف سے مجبور نہ کر دیئے جائیں ہم ضرور ضرور اس کو تیرے پاس سلامت لائیں گے اور اللہ ہمارا ضامن ہے قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِيْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ جب ان سب نے متفق ہو کر باپ کے سامنے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر قسم اٹھائی اور اس کا پختہ عہد کیا اور ہر طرح کا اطمینان دلایا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ جو کچھ ہم نے کیا ہے محض ظاہری اسباب کی بنا پر ہے ورنہ تم کیا اور تمہاری حفاظت کیا، اور ہم کیا اور ہمارا عہد کیا، ہم سب کو چاہیئے کہ اپنے تمام معاملات اللہ کی نگہبانی میں دیدیں۔

بنیامین کے ہمراہ قافلے کی مصر روانگی

قَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ وَمَاۤ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○

''پھر باپ نے کہا میرے بیٹو ! مصر کے دارالسلطنت میں ایک ہی دروازے سے داخل مت ہونا بلکہ مختلف دروازوں سے داخل ہونا یہ تو ایک تدبیر ہے مگر میں تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہیں بچا سکتا حکم تو بس اسی کا چلتا ہے اسی پر میرا توکل ہے اور اسی پر توکل کرنے والوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے ۔''

عہدو پیمان کے بعد برادران یوسف کا قافلہ کنعان سے مصر کو روانہ ہورہا ہے اور اس مرتبہ بنیامین بھی ہمراہ ہے حضرت یعقوب نے رخصت کرتے وقت نصیحت فرمائی سب ایک ہی دروازے سے مصر میں داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے شہر میں داخل ہونا ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اس نصیحت کا یہ مقصد نہیں کہ تم اپنی تدبیر پر مغرور ہو بیٹھو ، کیونکہ میں تمہیں کسی ایسی بات سے ہرگز نہیں بچا سکتا جو اللہ تعالی کے حکم سے ہونی والی ہو ۔ فرمانروائی تو صرف اللہ ہی کی ہے میں نے تو اسی پر توکل کیا ہے اور تمام توکل کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ۔ اس لئے میں نے جو کچھ بھی کہا ہے صرف احتیاطی تدبیر کے طور پر ہے اور اس یقین کے ساتھ کہ اسباب ظاہری کو احتیاطی تدابیر کیلئے اختیار کرنا خدا پرستی کے خلاف نہیں ہے ۔

احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی وجہ

ان احتیاطی تدبیر اختیار کرنے کی کئی وجوہات تھیں مثلاً

☆ چونکہ عزیز مصر نے پہلی مرتبہ ان کا اعزاز و اکرام کافی حد تک کیا تھا اور یہ قافلہ خاص شان کے ساتھ یوسف کی دعوت پر مصر میں داخل ہورہا تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ مصری ان کے ساتھ حسد کرنے لگیں اور یہ بات ان کی تکلیف کا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث بن جائے۔

☆ اسرائیلی روایات میں ایک اور بھی سبب ذکر کیا گیا ہے کہ پہلی مرتبہ برادران یوسف پر جاسوسی کا الزام بھی لگایا گیا تھا اور حضرت یعقوب بیٹوں کی زبانی پوری تفصیل سن چکے تھے لہذا حضرت یعقوب نے سوچا اگر یہ بارہ نوجوان اس کروفر سے ایک ساتھ شہر میں داخل ہونگے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ عزیز مصر تک پہنچنے سے پہلے ہی جاسوسی کے الزام میں دھر لئے جائیں۔ اس لئے نصیحت فرمادی کہ ایک جتھا بنا کر شہر میں داخل نہ ہونا الگ الگ دروازوں سے عام مسافروں کی طرح داخل ہونا۔

☆ ایک اور بات بھی بیان کی جاتی ہے کہ یہ لوگ خاندان نبوت سے تعلق رکھنے کی وجہ سے خوبصورت اور لمبے قد کاٹھ والے تھے۔ گیارہ بھائی ایک دم شہر کے دروازے میں داخل ہونگے تو کہیں انہیں نظر نہ لگ جائے۔

☆ یہ بھی ممکن ہے کہ باپ کا احتیاطی مشورہ مصر کے سیاسی حالات کی وجہ سے ہو، کیونکہ یہ لوگ سلطنت مصر کی سرحد پر آزاد قبائلی علاقے کے رہنے والے تھے۔ اہل مصر اس علاقہ کے لوگوں کو شبہ کی نظروں سے دیکھتے تھے آپ کو اندیشہ ہوا ہوگا کہ اس قحط سالی کے زمانے میں اگر یہ لوگ جتھہ بنا کر وہاں داخل ہوئے تو شاید مشتبہ سمجھا جائے اور گمان کیا جائے کہ یہ یہاں لوٹ مار کی غرض سے آئے ہیں۔ اس لئے مزید احتیاط کی ضرورت ہے۔

☆ اندازہ ہو چکا ہے کہ حضرت یوسف کے بعد ان کے بھائی کو دیکھتے وقت حضرت یعقوب کے دل پر کیا کچھ گزر رہی ہوگی۔ گو اللہ پر بھروسہ تھا اور صبر و تسلیم میں ان کا مقام بہت بلند تھا مگر پھر بھی آپ انسان ہی تھے، طرح

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کے اندیشے ان کے دل میں آتے ہونگے ۔ دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے ۔ سانپ کا ڈسا رسی سے بھی ڈرتا ہے ۔ اس لئے رہ رہ کر اس خیال سے کانپ اٹھتے ہونگے کہ خدا جانے اب اس بیٹے کی صورت بھی دیکھ سکونگا یا نہیں ۔ اس لئے وہ چاہتے ہونگے کہ اپنی حدتک احتیاط میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے ۔

تدبیر و توکل کا صحیح مفہوم

حضرت یعقوب اللہ کے نبی تھے اور انبیاء کو اللہ کی طرف سے براہ راست رشد وہدایت ملتی ہے ۔ تدبیر و توکل کے درمیان صحیح توازن حضرت یعقوب کے اس الہامی طرز عمل سے واضح ہوتا ہے یعنی ایک طرف وہ عالم اسباب کے قوانین کے مطابق ایسی تدابیر کرتے ہیں جو عقل و فکر اور تجربہ کی بنا پر اختیار کرنا ممکن ہے ۔ بیٹوں کو ان کا پہلا جرم یاد دلا کر انہیں تنبیہ کرتے ہیں تاکہ وہ دوبارہ ایسا جرم کرنے کی جرات نہ کریں ۔ ان سے اللہ کے نام پر عہد و پیمان بھی لیتے ہیں کہ بھائی کی حفاظت بھی کرینگے اور وقت کے سیاسی حالات کے پیش نظر احتیاطی تدابیر بھی بتاتے ہیں اور پھر اللہ پر توکل کا اظہار بھی کرتے ہیں ، جو انبیاء کا طریقہ ہے اور ساتھ ہی یہ بھی برملا طور پر کہہ دیتے ہیں کہ اصلاً حفاظت اللہ ہی کی ہوتی ہے ۔ کوئی تدبیر تقدیر پر غالب نہیں آسکتی ۔ اللہ کی مشیت پوری ہوکر رہتی ہے ۔ یہ بتایا گیا کہ بغیر ظاہری اسباب و تدابیر اختیار کئے محض توکل علی اللہ کافی ہے اور نہ ہی محض ظاہری تدابیر اختیار کرنے سے انسان اپنے کام سنوار سکتا ہے ۔ اصل طاقت اللہ ہی کی ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ گویا توکل کرنا بھی اللہ کی فرمانبرداری ہے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظاہر اسباب اختیار کرنا بھی اس کی منشا ہے۔

یہ سب اللہ کے عطا کردہ علم کے باعث تھا

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰهَا وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴿

''اور جب وہ اپنے باپ کی ہدایت کے مطابق شہر میں مختلف دروازوں سے داخل ہوئے تو اس کی یہ احتیاطی تدبیر اللہ کی مشیت کے مقابلے میں کچھ کام نہ آسکی، اصل میں جو بات یعقوب کے دل میں کھٹک رہی تھی اسے دور کرنے کیلئے اس نے اپنی سی کوشش کر لی تھی۔ بے شک وہ ہمارے دیئے ہوئے علم کے مطابق صاحب علم تھا مگر اکثر لوگ معاملہ کی حقیقت کو نہیں جانتے۔''

''☆ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی جانب بھی توجہ دلائی کہ حضرت یعقوب چونکہ صاحب علم و بصیرت تھے اور یہ دولت علم ہم نے انہیں بخشی تھی اس لئے انہوں نے بیٹوں سے یہ نصیحت کی بات کہدی جو ان کے خیال میں آگئی تھی ورنہ تو باپ کے حکم کی تعمیل کرنے کے باوجود بھی خدائے تعالیٰ کی مشیت نے جو کچھ مقرر کر دیا تھا۔ اس کے مقابلے میں ان کی یہ احتیاطی تدبیر کچھ کام نہ آسکی۔''

نبی وہی کچھ اور اتنا ہی جانتا ہے جو وحی الٰہی کے ذریعے سے معلوم ہوتا ہے نیز مختار کل اور مستقبل سنوارنے والا صرف اللہ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت ظاہری حالات کے برعکس مصلحت دیکھتی ہے تو پھر وہی ہو کر رہتا ہے اور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق کی سب تدبیریں ناکام و بے کار ہو کر رہ جاتی ہیں جیسا کہ آنے والے واقعہ میں بنیامین کے ساتھ پیش آیا اور وہ روک لئے گئے اور ایسی مصلحت کے زیر اثر روک لئے گئے کہ اس کا انجام تمام خاندان یعقوب کے حق میں بہتر ثابت ہوا لیکن اکثر لوگ ان حکمتوں سے واقف نہیں ہیں۔

بنیامین کی بھائی سے ملاقات کے خوشگوار لمحات

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ آوٰی اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّی اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔

" اور جب وہ یوسف پاس پہنچے تو اس نے اپنے بھائی کو الگ کر کے اسے کہا کہ میں تیرا وہی بھائی ہوں جو گم ہو گیا تھا اب تو ان باتوں کا غم نہ کر جو یہ لوگ کرتے ہیں۔"

صورت یہ پیش آئی کہ جب برادران یوسف کنعان سے مصر روانہ ہوئے تو راستہ میں انہوں نے بنیامین کو تنگ کرنا شروع کر دیا کبھی اسے باپ کی محبت کا طعنہ دیتے اور کبھی اس بات پر حسد کا اظہار کرتے کہ عزیز مصر نے اسے خاص طور پر کیوں بلوایا ہے۔ بنیامین یہ سب باتیں سن کر خاموش رہتے۔ جب یہ سب منزل مقصود تک پہنچے تو حضرت یوسف نے بنیامین کو علیحدہ بٹھا کر اپنا تمام حال سنا دیا اور بتا دیا کہ میں تیرا حقیقی بھائی یوسف ہوں اور پھر تسلی و تشفی دی کہ اب گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ان کی بدسلوکیوں کا دور لد چکا اور اب یہ تجھ کو کوئی اذیت نہ پہنچا سکیں گے۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ حضرت یوسف اور بنیامین ماں جائے بھائی تھے ان کی والدہ کا نام راحیل تھا۔ وہ بنیامین کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئی تھیں۔ باقی اولاد اور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیویوں سے تھی یہ دو بھائی دیگر اولاد سے بالکل مختلف عادات و مزاج کے حامل اور وراثت نبوت کے حق دار تھے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت یعقوب ان دونوں کو زیادہ عزیز رکھتے تھے ایسا نہیں کہ نبی حسن سلوک میں اولاد کی حق تلفی کرتا ہو۔

حضرت یوسف نے بھائیوں کی بڑی خاطر و مدارت کی اور نوکروں کو حکم دیا کہ ان کو شاہی مہمان خانہ میں اتاریں اور ان کیلئے پرتکلف دعوت کا سامان کیا۔ چند روز کے قیام کے بعد جب یہ رخصت ہونے لگے تو حضرت یوسف نے حکم دیا کہ ان کے اونٹوں کو اس قدر لاد دو جتنا یہ لیجا سکیں حضرت یوسف کی یہ خواہش تھی کہ کسی طرح اپنے عزیز بھائی بنیامین کو اپنے پاس روک لیں مگر انتہائی اضطراب اور بیقراری کے باوجود ان کیلئے ایسا ممکن نہ تھا اور حضرت یوسف یہ بھی نہ چاہتے تھے کہ اس وقت لوگوں پر یا بھائیوں پر اصل صورتحال منکشف ہوجائے بدیں وجہ خاموش رہے اور جب قافلہ روانہ ہونے لگا تو کسی کو اطلاع کئے بغیر نشانی کے طور پر شاہی پیمانہ بنیامین کے کجاوے میں رکھدیا۔

ایک اور آزمائش دونوں پر

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ ○ قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ○ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَ اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ○ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِيْنَ ○ قَالُوْا فَمَا جَزَآءُهٗ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِيْنَ ○ قَالُوْا جَزَاؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَاؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَاءِ اَخِيْهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ○

''جب یوسف اپنے بھائیوں کا سامان لدوانے لگا تو اس نے اپنے بھائی کے سامان میں اپنا پیالہ رکھدیا ۔ پھر ایک پکارنے والے نے پکارتے ہوئے کہا اے قافلے والو! تم تو چور ہو انہوں نے پلٹ کر پوچھا تم اپنی کونسی چیز گم پاتے ہو، انہوں نے کہا بادشاہ کا پیمانہ ہمیں نہیں مل رہا (ان کا افسر بولا) جو آدمی لادیگا اس کیلئے ایک اونٹ کا ذمہ میں لیتا ہوں ۔ وہ کہنے لگے قسم بخدا تم لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم اس ملک میں فساد کرنے نہیں آئے اور ہم چور نہیں ہیں ۔ انہوں نے کہا اچھا اگر تمہاری بات جھوٹ نکلی تو چور کی کیا سزا ہوگی ؟ انہوں نے کہا اس کی سزا جس کے سامان سے مال مسروقہ برآمد ہو وہ آپ ہی سزا کے طور پر رکھ لیا جائے ، ہمارے ہاں ظالموں کیلئے ایسی ہی سزا دیجاتی ہے ۔تب یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لینی شروع کردی پھر اپنے بھائی کے سامان سے گمشدہ چیز نکال لی ..... اس طرح یوسف کی تائید ہم نے اپنی تدبیر سے کی اس کیلئے یہ ممکن نہ تھا کہ مقامی قانون کے تحت اپنے بھائی کو اپنے پاس ٹھہرا سکتا مگر جب اللہ ایسا چاہے تو ممکن ہے ہم جس کے چاہیں درجات بلند کردیتے ہیں اور ایک علم رکھنے والا ایسا ہے جو ہر علم والے سے بالاتر ہے۔''

ابھی یہ قافلہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ یوسف علیہ السلام کے کارکنوں نے شاہی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برتنوں کی دیکھ بھال کی تو ان میں شاہی پیمانہ موجود نہ تھا۔ وہ سمجھے کہ یہ کام کنعانیوں کے سوا کسی نے نہیں کیا کیونکہ وہی شاہی مہمان خانہ میں ٹھہرے تھے وہ فورا ان کے پیچھے دوڑے اور چلائے او قافلے والو! تم چور ہو۔ برادران یوسف نے حیرانی سے پوچھا تمہارا کیا گم ہوا ہے؟ بولے بادشاہ کا پیالہ چوری ہوگیا ہے۔ ہم نے تو چوری نہیں کی۔ شاہی کارندہ بولا اگر چوری کا پتہ بتادو یا رضا کارانہ طور پر پیمانہ واپس کردو تو میں تمہیں ایک اونٹ غلہ انعام میں دینے کی ضمانت دیتا ہوں۔ برادران یوسف نے کہا! قسم بخدا تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہم چوری کرنے اور فساد برپا کرنے کیلئے یہاں نہیں آئے تھے اور ہم اس سے پہلے بھی غلہ لینے کیلئے آئے تھے، ہمیں چوری کرنے قطعا عادت نہیں ہے بے شک تم تلاشی لے سکتے ہو۔ کارندوں نے کہا اچھا اگر کسی کے پاس سے مال برآمد ہوجائے، تو اس کی سزا کیا ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ خود آپ اپنی سزا ہوگا۔

یعنی وہ تمہارے حوالے کردیا جائیگا چونکہ انہی اپنی بے گناہی کا پورا یقین تھا اس لئے انہوں نے بے سوچے سمجھے یہ سزا از خود تجویز کردی، جو اسرائیلی شریعت کے مطابق تو تھی لیکن مصری قانون میں نہ تھی۔ چنانچہ ان کی اپنی تجویز کردہ سزا مان لینے کے بعد ان کے اونٹوں کی تلاشی لیجانے لگی اور پہلے سارے بھائیوں کے سامان کی تلاشی لی گئی پھر بنیامین کے سامان کو کھولا گیا، تو پیمانہ نکل آیا حضرت یوسف نے اللہ تعالی کی کارسازی پر شکر ادا کیا کہ اب بھائی کے ان کے ہاں رہنے کی صورت نکل آئی۔

عام لوگوں نے اس کا مفہوم یہ سمجھا ہے کہ حضرت یوسف نے پیمانہ بنیامین

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وزن میں رکھا ہی اس خیال سے تھا۔ لیکن یہ مفہوم اتنا مناسب نظر نہیں آتا جتنا ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ پیمانہ رکھا تو حضرت یوسف ہی نے تھا، مگر اپنی نشانی کے طور پر اس لئے نہیں کہ بھائی پر چوری کا الزام لگے اور میں اسے روک سکوں، کیونکہ وہ ملکی قانون کے تحت روک بھی نہیں سکتے تھے اور اس بات کا انہیں کیا پتہ تھا کہ بھائی اپنے منہ سے اس قسم کی سزا تجویز کر دینگے ۔ یہ حالات بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں ہموار کر دیئے ۔ کذالک کدنا لیوسف یہ تدبیر ہم نے یوسف کیلئے کی تجویز کی تھی ۔ورنہ وہ تو ملکی قانون کے تحت بھائی کو اپنے پاس ٹھہرا نہیں سکتا تھا واللہ غالب علی امرہ ۔مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ نے قصص القرآن میں یہی مفہوم بیان بیان کیا ہے جو صحیح ہے ۔

اس نئی افتاد کیلئے یہ لوگ بالکل تیار نہ تھے اور تو کچھ کر نہ سکے بنیامین پر ہی سارا بوجھ ڈالدیا اور ساتھ ہی حضرت یوسف کے بارے میں حسد کی دبی ہوئی آگ پھر بھڑک اٹھی اور انہوں نے دونوں بھائیوں پر بیک جنبش جھوٹا الزام لگادیا کہ اگر بنیامین نے چوری کرلی ہے تو کوئی انوکھی بات نہیں ہوئی اس سے پہلے اس کا سگا بھائی یوسف بھی اس قسم کی حرکت کر چکا ہے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یوسف پر بھائیوں کا ایک بے بنیاد الزام

﴿ قَالُوْا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ

"کہنے لگے اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔"

بھائیوں نے جب بات بگڑتے ہوئے دیکھی تو انہوں نے اپنی برات ظاہر کرنیکے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام پر ایک جھوٹا الزام لگادیا جس سے بتانا یہ مقصود تھا یہ ہمارا سگا بھائی نہیں ہے اگر اس چوری کر لی ہے تو ہمارااس میں کوئی دوش نہیں ہے۔ یہ ایک ان کی جھوٹی کہانی تھی۔ جس کا کوئی سر پیر نہ تھا۔ مگر .....بعض کہانی نویس حضرات نے اس چوری کا بڑی سینہ زوری کر کے سراغ لگا ہی لیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی ایک پھوپھی ان سے والہانہ محبت کرتی تھی اورانہیں کبھی کبھار اپنے ہاں ٹھہرا لیتی تھی۔ ایک دفعہ جب یوسف علیہ السلام کو واپس بھیجنے کا وعدہ آپہنچا ،تو اس نے اپنے بھائی یعقوب سے مزید کچھ دیر ٹھہرانے کی درخواست کی جسے انہوں نے قبول نہ کیا کیونکہ یعقوب علیہ السلام بھی یوسف علیہ السلام کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے ۔ چنانچہ بہن نے اپنا قیمتی کمربند یوسف کے کپڑوں میں چھپا دیا اور اس کی گمشدگی مشہور کردی ۔ وہ یوسف علیہ السلام کے ہاں سے برآمد ہوگیا جس کی وجہ سے پھوپھی صاحبہ اس الزام کی آڑ میں اسے اپنے پاس ٹھہرانے میں کامیاب ہوگئیں ۔یعنی اس جھوٹ کے گھڑنے والے کے خیال میں خانوادہ نبوت تھا ہی ایسا.....نعوذ باللہ

بعض حضرات نے یوسف علیہ السلام پر بچپن میں کسی سونے کی مورتی غائب

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دینے کا الزام بھی لگایا کہ اس طرح پجاری صاحب بت پرستی سے باز رہیں گے۔ یہودی مصنفوں سے تو ہمیں کوئی شکوہ نہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اس قسم کے بیہودہ الزامات گھڑنا، اس اللہ ماری قوم کی فطرت ہے، لیکن افسوس مسلمان مورخین اور قصہ گو لوگوں پر ہے وہ اتنا نہیں دیکھتے کہ اس قسم کے تیروں سے انبیاء کرام کی عصمت و عزت پر حرف زنی ہوتی ہے۔ انہیں برادران یوسف کے اس بیہودہ الزام کو سچ ثابت کرنے کی تو فکر ہے، لیکن خانوادہ نبوت پر اٹھنے والے حرف کا احساس نہیں ہے۔

☆ برادران یوسف کے اس الزام سے یہ بات مزید واضح ہوجاتی ہے کہ یوسف کے بارے میں ان کے خیالات کسقدر بدبودار تھے۔ ایک غیر حاضر باپ جائے بھائی، جسے بیس سال پہلے ٹھکانے لگا چکے تھے، اب ایک موقع انہیں ملا تو بھی اس غریب پر الزام تراش دیا، اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ بنیامین کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہونگے، جو والد انہیں ہروقت یوسف کی طرح ساتھ رکھنے پر مجبور تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا کمال صبر وضبط

فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ قَالَ مَعَاذَاللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ اِنَّا اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ .....﴾

''یوسف ان کی یہ بات سن کر بات کو پی گیا اور حقیقت ان پر نہ کھولی اپنے جی میں کہنے لگا کہ بڑے ہی برے لوگ ہو تم لوگ منہ درمنہ مجھ پر جھوٹا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الزام لگا رہے ہو، اس کی حقیقت اللہ خوب جانتا ہے۔ انہوں نے کہا اے باوقار بادشاہ اس کا باپ بڑا بوڑھا ہے اس کی جگہ ہم میں سے کسی ایک کو رکھ لیجئے، ہم آپ کو بڑا ہی نیک نفس انسان جانتے ہیں۔ یوسف نے کہا معاذ اللہ دوسرے کسی شخص کو ہم کیسے پکڑ سکتے ہیں جس کے پاس ہم نے اپنا مال پایا ہے اس کی جگہ کسی دوسرے کو پکڑیں تو ظالم ہونگے"۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی میرے بارے میں جھوٹ بولنے سے گریز نہیں کرتے، صبر و ضبط سے کام لیا اور راز فاش نہ کیا اور دل میں کہا تمہارے لئے یہ جگہ بہت بری ہے، کہ تم ایسا جھوٹا الزام لگا رہے ہو، اور الزام نہیں بہتان لگا رہے ہو اللہ بہتر جانتا ہے۔

اللہ اللہ !! کمال ضبط ہے پیغمبر کا خود مختار حکمران ہونے کے باوجود ازلی دشمنوں کی بہتان تراشی اور کھلے جھوٹ پر بھی بے قابو نہیں ہوتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ تم چوری کے قریب بھی نہیں پھڑکتے اور اب غیر حاضر بھائی پر چوری کا الزام لگا رہے ہو، جس کا مطلب یہ ہوا کہ تم ضرور جھوٹے ہو۔ برادران یوسف نے جب یہ رنگ دیکھا تو بہت گھبرائے اور باپ کا عہد و پیمان یاد آ گیا آپس میں مشورہ کرنے لگ گئے کہ بنیامین کو کیسے حاصل کریں؟ ہم پہلے ہی قول ہار چکے ہیں۔ صرف ایک پہلو باقی تھا کہ التجا، خوشامد اور عرض و معروض کر کے عزیز مصر کو بنیامین کی واپسی پر آمادہ کریں۔ کہنے لگے! سرکار جو ہوا سو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ' اس کا باپ بہت بوڑھا ہے اسے پہلے ہی گم شدہ بھائی کا بہت غم ہے۔ اور وہ اس کے بغیر جی نہیں سکے گا ۔ اس پر رحم کرتے ہوئے ہمارے ساتھ جانے دیجئے ۔ اگر ایک آدمی ہی رکھنا ہے ، تو اسے چھوڑ دیں ،اور اس کی جگہ ہم میں سے ایک کو رکھ لیں۔آپ بہت احسان کرنے والے ہیں ۔ حضرت یوسف ن علیہ السلام نے فرمایا! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم دوسرے کو اس کی جگہ پکڑلیں حالانکہ ہمارا مال اس سے برآمد ہوا ہے۔ یہ تو ظلم ہوگا اور ظلم سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ الفاظ قابل غور ہیں ''کہ جس کے پاس سے ہم نے اپنا مال پایا ہے ، یہ نہیں کہا کہ جو چور ہے ، کیونکہ بنیامین چور تھے اور نہ ہی یہ لفظ ان پر صادق آتا تھا اسی لئے حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی بھائیوں ہی کا لفظ ان پر پلٹ دیا ۔

لینے کے دینے پڑ گئے

﴿ فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْ اَبِيْ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ ﴾

''جب وہ یوسف سے ناامید ہوگئے ، تو الگ ہوکر آپس میں مشورہ کرنے لگے ۔ ان کے بڑے بھائی نے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے والد نے تم سے اللہ کے نام پر پختہ وعدہ لے رکھا ہے؟ اور اس سے پہلے یوسف کے بارے میں تمہیں اپنی زیادتی بھی یاد ہونی چاہیئے ۔ لہذا میں تو یہاں سے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹلنے والا نہیں ،جب تک والد مجھے اجازت نہ دے یا اللہ کوئی راہ پیدا کر دے ، وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

برادران کی شقاوت قلبی کی انتہاء

﴿ اِرْجِعُوْا اِلٰی اَبِیْکُمْ فَقُوْلُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَکَ سَرَقَ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا کُنَّا لِلْغَیْبِ حٰفِظِیْنَ ۝ وَاسْئَلِ الْقَرْیَةَ الَّتِیْ کُنَّا فِیْهَا وَالْعِیْرَ الَّتِیْٓ اَقْبَلْنَا فِیْهَا وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴾

''جاؤ تم سب ابا کے پاس ! اور اسے صاف صاف بتا دو کہ'' تیرے بیٹے نے چوری کی ہے'' ہمیں اس سے زیادہ نہیں معلوم ، ہم غیب کی خبر نہیں رکھتے۔ اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہیں آتا تو اس بستی کے لوگوں سے تصدیق کرلیں ، جہاں ہم ٹھہرے تھے ، یا اس قافلے والوں سے پوچھ لیں ،جن کے ساتھ ہم واپس آئے ہیں ۔اور ہم تو سچ سچ کہہ رہے ہیں۔''

اس مشورہ کے مطابق وہ کنعان آئے ، اور حضرت یعقوب کو بے کم و کاست واقعہ کہہ سنایا ۔ قرآن عزیز نے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی گفتگو کو ان الفاظ میں نقل کیا ہے'' تیرے بیٹے نے چوری کی ہے''۔یوسف کے ان سوتیلے بھائیوں کی شقاوت کا اندازہ کرو ، کہ ایسے سخت وقت میں بھی بوڑھے باپ کو طعن وتشنیع اور ملامت کرنے سے نہ رکے ۔ یہ نہیں کہا کہ ہمارے بھائی سے غلطی ہوگئی ہے ۔کہا تیرے چہیتے اور لاڈلے بیٹے نے چوری کی ہے ۔ہم کو کیا معلوم تھا کہ اس کے ایسے گن ہیں ۔

ان کے اس جملے میں طعن ہے ،تحقیر ہے ، اپنی بڑائی ہے ، اپنا مغرورانہ اظہار برات ہے ، اور پھر پرلے درجہ کی سنگدلی ہے ۔ ایسے وقت میں بھی طنز و

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طعن سے باز نہ رہ سکے، جب باپ کے پارہ پارہ دل پہ ایک اور زخم لگنے والا ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام پر نئی آزمائش

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ بِهِمْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَالْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

حضرت یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کے معاملے میں ان کی صداقت کا تجربہ کر چکے تھے، اس لئے فرمایا ہرگز نہیں تمہارے جی نے یہ بات اپنے پاس سے گھڑ لی ہے۔ واقعہ یوں نہیں ہوسکتا۔ بھلا میرا بیٹا بنیامین اور چوری ..... یہ ناممکن ہے۔ میرا بیٹا جس کے حسن سیرت سے میں بخوبی واقف ہوں ایک پیالے کی چوری کا مرتکب کیسے ہوسکتا ہے۔ تمہارے لئے یہ بات کہہ دینا بہت آسان ہے۔ جس طرح پہلے تمہارے لئے اپنے ایک بھائی کو جان بوجھ کر گم کر دینا اور اس کی قمیص پر جھوٹا خون لگا کر لے آنا، بہت آسان تھا۔ اب دوسرے بھائی کو واقعی چور مان لینا۔ اور مجھے آکر یہ خوشخبری سنانا بھی ویسے ہی آسان ہوگیا ہے۔ خیر اب بھی میں صبر جمیل کرونگا۔ اللہ تعالی سے کیا بعید ہے کہ وہ ایک دن ان تمام گمشدگان کو پھر جمع کردے۔ اور ایک ساتھ ان کو مجھ سے ملا دے۔ بلاشبہ وہ سب کچھ جانتا ہے اور اس کے سب کام حکمت والے ہوتے ہیں۔

☆ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا" ممکن ہے اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے" شاید اسی بنا پر کہ آپ کو یوسف کا خواب یاد تھا، جو اللہ کا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدہ تھا، جسے بہرحال پورا ہو کر رہنا تھا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ کو کوئی اشارہ ہو گیا تھا کہ بنیامین کے اس قصہ میں یوسف علیہ السلام کی ملاقات کا راز بھی پوشیدہ ہے کہ شمیم یوسف اسی رخ سے آنے والی ہے فرمایا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا یعنی اللہ کے فضل سے یہ بعید نہیں کہ وہ ایک دن ان سب کو میرے پاس لے آئے اور اسی لئے آخر میں اشارہ فرمایا کہ میں اللہ کی جانب سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے

واعلم من اللہ مالاتعلمون

نیز یہ بھی کہ اللہ نے چاہا کہ اب اپنے بندے کے غم اور دکھ ختم کر دے اور اس کے بچھڑے ہوؤں کو ملا دے۔ تبھی تو یوسف علیہ السلام کے پیغام بشارت آنے پر فرمایا! کیا میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں اللہ کی جانب سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

☆ نیز آپ نے فرمایا اللہ ان سب کو لے آئیگا بھم جمیعا جمع کی ضمیر ہے، تثنیہ کی نہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی مراد تینوں بچھڑے ہوئے بیٹے تھے، یوسف بنیامین اور یہودا۔ یوسف کی گمشدگی پر صرف صبر جمیل کرنے کا اظہار کیا تھا لیکن بنیامین کی گمشدگی پر وصال یوسف کی بات کی کوئی وجہ نہ تھی کہ یوسف کا نام ان کی زبان پر آتا۔ کیونکہ جو معاملہ پیش آیا تھا وہ بنیامین کا تھا نہ کہ یوسف علیہ السلام کا۔

☆ یوسف اور بنیامین سے تو محبت ظاہر ہے لیکن معلوم ہوا کہ آپ کو اپنے تیسرے بیٹے (بعض نے اس کا نام یہودا بتایا ہے) کے ان جذبات کا بھی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احساس تھا ،جن کی وجہ سے وہ مارے دکھ کے مصر ہی میں رہ گیا تھا۔

فراق یوسف علیہ السلام کی غم انگیزی

﴿ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ۝ ﴾

" اس کے بعد یعقوب نے ان کی جانب سے رخ پھر کر کہا آہ فراق یوسف کی غم انگیزی اور اس کی آنکھیں سفید ہوگئی اور وہ دل ہی دل میں غم سے گھٹا جا رہا تھا۔"

☆ انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ نئی چوٹ سے پرانی چوٹ تازہ ہوجاتی ہے، اور تازہ غم سے پرانا غم ہرا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام بھی یوسف کو ازسرنو شدت کے ساتھ یاد کرنے لگے۔ پیغمبر اپنے جذبات و احساسات سے بشر ہوتا ہے، مافوق البشر نہیں ہوتا۔ یہ سبق قصہ یوسف کے ایک ایک جز میں بار بار دہرایا جا رہا ہے۔

غم یعقوب علیہ السلام کی کیفیت

حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں شدت غم سے سفید اور سینہ غم کی سوزش سے جل رہا تھا۔ قرآن نے آپ کے غم و اندوہ کی اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے کہا وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ غم کے مارے ان کی آنکھوں میں سفیدی آگئی تھی اور وہ دل کو غم لگا چکا تھا۔ یاد رہے عربی زبان کی رو سے کظیم کہتے ہیں اپنے دکھ کو کسی دوسرے پر ظاہر نہ کیا جائے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکروب لا یظھرہ کربہ (جلالین)

اور تولی عنھم سے بھی یہی اشارہ ملتا ہے کہ جب فراق یوسف نے ستایا تو اپنے بیٹوں کے سامنے اس کا اظہار نہیں کیا ۔ بلکہ فرمایا کہ میں اپنا دکھڑا اپنے رب کو ہی سناتا ہوں ۔ اور صبر جمیل کا بھی تقاضا ہے کہ دل کے غم کو دل میں ہی رکھا جائے ۔ اگرچہ رونا صبر کے منافی نہیں تاہم یہ تصور کہ بینائی متواتر رونے کی وجہ سے گئی ، مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب ہے کہ یعقوب علیہ السلام کا غم ہی ان کی بینائی کے جانے کا سبب تھا اگر وہ ہروقت روتے رہتے جس طرح کہ تصور کیا جاتا ہے تو ان کی آنکھیں بے نور نہ ہوتیں ۔ کیونکہ ہمہ وقت رو کر اپنے غم کا اظہار کرنا کظیم نہیں کہلاتا اس لئے ہمارا خیال ہے کہ آپ کو اندر ہی اندر جو غم تھا اس نے آپ کو آنکھوں سے معذور کر دیا تھا فھو کظیم یعنی دل اور آنکھوں پر اختیار نہ تھا باقی زبان پر کوئی کلمہ بے صبری یا جزع وفزع کا نہیں آنے پایا ۔ یہ فقرہ اس لئے بھی بڑھایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شدت غم کے ساتھ ساتھ آپ کا شدت صبر و ضبط بھی نمایاں ہوجائے اور یہ قرب وصال کے تصور کا نتیجہ تھا کہ درد فراق کی شدتیں بڑھ گئیں اور بے اختیار یاسفا علی یوسف کی آہ نکل گئی ۔

☆ یہ اشک افشانی کمالات نبوت کے منافی نہیں ہے ۔ بلکہ شفقت اور رقت قلب کی دلیل ہے . حضرت یوسف تو جوان تھے ، جب گم ہوئے اور آنحضور ﷺ اپنے شیر خوار بیٹے ابراہیم کی وفات پر آنسوؤں سے روئے یجوز للنبی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام ان یبلغ الجزع ذالك المبلغ لان الانسان مجبول علی ان لا یملك نفسه عند الحزن کہ حزن کے وقت اپنے نفس پر قابو نہیں رکھ سکتا، اس لئے آنسوؤں سے رونا انبیاء کیلئے بھی جائز ہے (مدارک)

صبر جمیل کیا ہے؟

قصہ یوسف میں صبر جمیل کا تذکرہ ایک سے زیادہ مرتبہ آیا ہے۔ مناسب ہے کہ اس کی تشریح ہو جائے۔ گزشتہ سطور میں ہم نے غم یعقوب کی کیفیت کا تذکرہ کر دیا ہے۔ تاہم صبر جمیل کی مزید وضاحت سے صبر یعقوب کی صحیح تصویر سامنے آجائے گی۔

اس دنیا میں حوادث و مصائب، ہم و غم، خوف و حزن، سردی و گرمی، تلخی و شیرینی، بہار و خزاں، روشنی و ظلمت، سحر و مساء، بیماری و تندرستی ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ اگرچہ سب سے زیادہ مصائب انبیاء اور ان کے ماننے والوں پر آتے رہے ہیں، مگر خدا کے باغی بھی موسمی تھپیڑوں سے محفوظ نہیں رہتے۔ تنگی حالات کو سہنا صبر کہلاتا ہے اور آہ و زاری ہائے وائے کی بجائے راضی برضا رہنا صبر جمیل کہلاتا ہے، جس سے درد کی تڑپ، الم کی کسک، زخم کا گھاؤ، حزن کا پھیلاؤ، اور غم کا سمجھاؤ تو ہو، مگر زبان کا چلاؤ اور شدائد کا شکوہ نہ ہو۔ خالق سے شکایت ضرور ہو مگر مخلوق کے سامنے اظہار غم اور شکوہ الم نہ ہو، اس قسم کا صبر ایک عظیم الشان قوت اور عطیہ خداوندی ہے، جس کا ماخذ ایمان ہے۔ یہ بہت سی برائیوں سے ڈھال ہے، اللہ کی مدد اسی کے ذریعے پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراتب علیا اور درجات رفیعہ کا دارومدار اس فضیلت پر رکھا ہے ۔ قرآن میں ستر سے زیادہ مقامات پر صبر کی فضیلت بیان کی گئی ہے ۔ حدیث میں اسے نصف ایمان قرار دیا گیا ہے ، نیز صبر کی مختلف قسمیں ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ صبر بہت سی ایمانی صفات کا منبع ہے، جس پہلو بھی صبر کیا ،اسی نوعیت کی صفت علامت بن گئی ۔

خواہشات نفس کی بے لگامی پر قابو رکھنا عفت کہلاتا ہے ۔ قدرت رکھنے کے باوجود حدود اللہ کا خیال رکھنا ضبط نفس کہلائے گا ۔ اس کی ضد ''بطر'' چھچھورا پن ہے ۔ میدان جنگ میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا دلیری و شجاعت کہلاتا ہے ، وہاں اس کی ضد ''جبن'' بزدلی ہے ۔ غیض و غضب کے مقابلے میں ہو تو حلم کہلاتا ہے ۔ اس کی ضد ''تذمر'' بے قابو ہونا ہے ۔ اگر حوادث زمانہ کو خندہ پیشانی سے سہا جائے تو اس کا نام وسعت صدر ہے اور اس کی مخالفانہ صفت ''زجر'' اور بے صبری ہے ۔ اگر کسی کی پردہ پوشی ہے تو اس کا نام ''کتمان سر'' ہے ۔ اگر رزق حلال پر صبر ہے تو اس کا نام قناعت ہے ۔ عیش پسندی کا مقابلہ کیا تو اسے صبر زھد کہا جائیگا ۔

غرضیکہ صبر جمیل صرف اہل ایمان کا خاصہ ہے اور انبیاء کی سیرتیں اس کی تفسیر کرتی ہیں ۔ جن کے مطابق اللہ تعالی کی قضا پر بدل و جان راضی برضا رہنا ہے ۔ یہ نہیں کہ خوب ماتم اور جزع فزع کر لی پھر کہا صبر کرتا ہوں ۔ یاد رہے کہ خوشی کے موقع پر رقص اور غم کے موقع پر ماتم اسلامی طریقہ نہیں ہے ۔ بلکہ خوشی کے موقع پر شکر اور غم کے موقع پر صبر اسلام کا معیار ہے ۔ دیکھئے اس حقیقت کو ہند کا آخری تاجدار کتنی خوبصورتی سے بیان کر گیا ہے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا ہو وہ صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

حضرت یوسف اور حضرت یعقوب کی سیرت ہمارے سامنے ہے ان باپ بیٹا نے قدم قدم پر جس کردار کا مظاہرہ کیا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ صبر جمیل کی اس سے بڑھ کر کوئی مثال صفحہ ہستی پر پائی جاسکتی ہے۔ بیٹوں نے یوسف جیسے لخت جگر کو گم کر دینے کی خبر، کرتے کو جھوٹا خون لگا کر بڑے نامور طریقے سے سنائی مگر کیا کہا بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل یہ ایک بہانہ سازی ہے، جو تمہارے نفسوں نے کی ہے، جس کے جواب میں میں صبر جمیل کرتا ہوں اور اللہ سے مدد چاہتا ہوں۔ باوجودیکہ آپ پوری طرح یوسف کے خلاف کی جانے والی سازش سے آگاہ تھے۔ اور پھر جب بنیامین کی جدائی کی خبر سنی تو اس وقت بھی اس کے سوا زبان سے کچھ نہ نکلا فصبر جمیل عسی اللہ ان یاتینی بھم جمیعا اس کے علاوہ کبھی ان کی زبان سے سوائے دو جملوں کے کچھ نہیں نکلا بل سولت لکم انفسکم امرا اور جب بیٹوں نے بنیامین کو لیجانا چاہا تو کہا ھل آمنکم علیہ الا کما امنتکم علی اخیہ من قبل۔ ان دونوں جملوں میں نہ تو ملامت کی سختی ہے، نہ شکایت کی تیزی بلکہ صورتحال کی اس سے نرم اور دھیمی تعبیر کوئی ہو ہی نہیں سکتی۔ صدموں پہ صدمے اور زخموں پہ زخم حوصلہ شکن و خارا شگاف، شدائد جان لیوا، فراق ہوش ربا، حالات ناسازگار، جہاں مضبوط سے مضبوط طبیعتیں ڈگمگانے لگ جائیں، وہاں صبر کی مضبوطی کیسی اٹل ہے، کتنی غیر متزلزل ہے، بس اسی کا نام ہے صبر جمیل۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آیئے حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف آپ کا کنوئیں میں پھینکا جانا اپنے آپ کو چپ چاپ حالات کے حوالے کر دینا ۔ رنگین قسم کی معصیتیں پرے باندھ باندھ کر ان کے سامنے آئیں اور ایسی سج دھج سے آئیں کہ اس سے پہلے یا شاید اس کے بعد کبھی ایسا اہتمام نہ ہوا ہوگا ۔ بے جرم قید خانے میں بھیج دیئے گئے ، رہائی کا پروانہ آیا لیکن باہر نکلنے سے انکار کر دیا ، مصر کے مالک و مختار بننے کے بعد زلیخا اس کا شوہر طبقہ امراء کی لیڈیاں اور پھر برادران یوسف سبھی کردار موجود ہیں اور سبھی پر اختیار بھی ، مگر کسی کو کچھ نہ کہا ، عملی طور پر انتقام لیا نہ زبان سے طعنہ دیا ، حوصلہ شکنی کی نہ لعنت وملامت کی ۔ یہ جان کے دشمن بھائی ہیں ، منہ پر یوسف کو چور کہہ رہے ، اگلے لمحے وہ سر جھکائے نظر آتے ہیں مگر مجال ہے جو ایک بات بھی منہ سے نکلی ہوں ۔ یہ صبر جمیل کا شاندار مظاہرہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت طیبہ میرے لئے بتانا اور آپ کیلئے سننا سہل ہے مگر عملی طور پر اسے اپنانے کیلئے چیتے کا جگر ، پہاڑ کا حوصلہ ، سمندروں کی گہرائی ، صحراؤں کی وسعت اور شبنم کی لطافت چاہیئے جسے اللہ دے ۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز ۔

قرآن کریم نے حضرت یعقوب کا علیہ السلام جو بلند کردار پیش کیا ہے وہی صبر جمیل کا کامل نمونہ ہے ۔ ناروا ہوگا اگر اس موقعہ پر بائبل اور تلمود کا ذکر نہ کیا جائے جس کے مصنفین نے حضرت یعقوب کی جو کیفیت بیان کی ہے ، اس سے تو وہ ایک عام انسان نظر آتے ہیں ، جس نے بیٹے کی جدائی کا سن کر اپنے کپڑے پھاڑ لئے ، منہ نوچ لیا ، چیخیں ماریں ، ٹاٹ لپیٹ کر ماتم

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع کر دیا۔ کہاں قرآن کی بلند نگاہی اور کہاں بائبل کی افسانہ طرازی۔ اللہ کے کلام اور بگڑے ہوؤں کی من مانی تصنیفات میں یہی فرق ہے۔

برادران یوسف علیہ السلام کی جھنجلاہٹ

﴿ قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ۝ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُوا بَثِّي وَ حُزْنِي اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُوسُفَ وَ اَخِيهِ وَلَا تَايْئَسُوا مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝ ﴾

''(بیٹے کہنے لگے! بخدا تم ہمیشہ اسی طرح یوسف کی یاد میں گھلتے رہو گے یا اس کے غم میں جان دیدو گے۔ انہوں نے کہا'' میں اپنی پریشانی اور غم کا دکھڑا اللہ کے سوا کسی سے نہیں کرتا اور اللہ کی طرف سے جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ میرے بیٹو تم یوسف اور اس کے بھائی کا پتہ چلاؤ، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس لئے کہ رحمت خداوندی سے ناامید ہونا کافروں کا شیوہ ہے۔''

حضرت یعقوب علیہ السلام کے صبر جمیل کا یہ حال دیکھ کر بیٹے بہت جھنجلائے اور جز بز ہو کر فراق یوسف پر باپ کو طعنہ زنی کرنے لگے! حضرت یعقوب نے جواب دیا تمہیں جز بز ہونے کی ضرورت نہیں میں کوئی سے شکوہ تو نہیں کر رہا، اپنا رنج و غم صرف اپنے محبوب و معبود کے سامنے رکھتا ہوں۔ یعنی تمہیں میری کیفیت حزن کی فکر کی ضرورت نہیں میرا کارساز و مولی تو وہ ہے جو سب کا کارساز ہے..... لہذا اس موضوع پر آئندہ گفتگو نہیں ہوگی البتہ تم ایک مرتبہ پھر مصر جاؤ اور یوسف اور اس

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھائی کو تلاش کرو۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو اس لئے کہ رحمت خداوندی سے ناامید ہونا کافروں کا شیوہ ہے۔

جیسا کہ سورہ الحجر میں حضرت ابراہیمؑ کی زبانی کہلوایا

وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهٖ اِلَّا الضَّالُّوْنَ یعنی اللہ کی رحمت سے صرف گمراہ لوگ ہی ناامید ہوا کرتے ہیں۔ اللہ کی رحمت کی آس اہل ایمان کیلئے بہت بڑا سہارا ہے۔ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اے میرے گنہگار بندو! اللہ کی رحمت سے مایوس ہرگز نہ ہونا۔ حضرت یعقوب کا اللہ پر اعتماد و توکل کا مظاہرہ تو دیکھو اپنے مولی کے حضور میں اظہار درد و غم کر کے ظاہری تدبیر کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور یوسف اور بنیامین کی تلاش پر ان کے انہی بھائیوں کو پھر لگا دیتے ہیں۔ انبیاء کرام تو اللہ کی رحمت سے کبھی بھی ناامید نہیں ہوتے۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف کی ملاقات اشارہ مل گیا تھا۔ اس لئے انہوں نے بنیامین کو تلاش کرنے کا نہیں کہا اور نہ ہی غلہ لانے کو کہا بلکہ بیٹوں کو یوسف کے نام پر جز بز ہونے کے باوجود انہیں یوسف کی تلاش میں جانے کا حکم دیا اور رحمت الٰہیہ سے مایوسی کو کفر قرار دیا.....

بے شک یہی انبیاء کی شان ہے۔

☆ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے عزرائیل سے ایک دن پوچھا کہ کیا یوسف زندہ ہے یا تم اس کی جان لے چکے ہو؟ عزرائیل نے تسلی دی کہ میں نے اس کی جان ابھی تک قبض نہیں کی۔ اس

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع کے بعد حضرت یعقوب نے پورے عزم و استقلال سے بیٹوں کو تلاش یوسف میں روانہ کیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا عزیز مصر کے نام خط

یہ بھی کہا گیا کہ حضرت یعقوب نے عزیز مصر کے نام ایک خط بھی لکھا تھا جس میں فرمایا کہ مجھے تمہارا نام معلوم نہیں ورنہ میں ضرور لکھتا۔ ہمارا خاندان آزمائشوں سے دوچار ہونے میں مشہور ہے۔ میرے دادا ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا، میرے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام پر بھی آزمائشیں آئیں اور میں ذاتی طور پر ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہوں میرا ایک بیٹا اپنے ہی بھائیوں کے ہاتھوں گم ہو چکا ہے۔ اس کی جدائی نے میری بینائی تک چھین لی ہے اس کے بعد میرا چھوٹا بیٹا تھا جو میرے لئے باعث تسلی تھا اسے خوشی سے نہیں، تمہارے اصرار پر ہم نے مصر بھیجا تھا۔ مگر تم نے اسے چوری کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ حالانکہ ہم انبیاء کی اولاد ہیں نہ ہم نے کبھی چوری کی، اور نہ ہی ہماری اولاد میں اس قسم کی عادت پائی جاتی ہے۔ اور بنیامین کے صاف دامن ہونے کی ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ وہ یوسف جیسے بیدار بخت کا بھائی ہے۔ اس لئے اس پر اس طرح کا الزام لگانا اللہ کے غضب کو بلانا ہے جس سے میں تمہیں ڈراتا ہوں اور اسے رہا کرنے کا مشورہ دیتا ہوں، جو تمہارے لئے بھی اسی طرح مفید ہوگا، جس طرح ہمارے لئے۔ مولوی غلام رسول نے اس خط کو پنجابی میں نظم کیا ہے۔

اے عزیز مصر دا شاہا تے مینوں نام تیرا نہ آوے
یاد ہوندا تے میں خط وچہ لکھدا شوق ایہا فرماوے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سنیاں توں نیک خصائل تے صفت نبیاں والی
تیں احسان جگت وچ کیتے دسدی خلق سوکھالی
ایہہ فرزند سعید اساڈا کرے نئیں بریائی
بنیامین نہ چوریاں کردا ایہہ یوسف دا بھائی

دربار یوسف علیہ السلام میں بھائیوں کی دلدوز فریاد

﴿ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيهِ قَالُوا يا اَيُّهَا العَزِيزُ مَسَّنَا وَاَهلَنَا الضُّرُّ وَجِئنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزجٰةٍ فَاَوفِ لَنَا الكَيلَ وَتَصَدَّق عَلَينَا اِنَّ اللّٰهَ يَجزِى المُتَصَدِّقِينَ ﴾

غرض برادران یوسف نے کچھ تو باپ کے اصرار پر اور کچھ قحط سالی کے ہاتھوں مجبور ہوکر تیسری مرتبہ مصر جانے کا ارادہ کرلیا۔ جب دربار شاہی میں پہنچے تو حضرت یوسف کو مخاطب کر کے کہنے لگے !! اے عزیز مصر ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو قحط نے سخت پریشانی میں ڈال رکھا ہے۔ اس مرتبہ ہم پونجی بھی بہت تھوڑی لائے ہیں۔ یہ حاضر ہے اب معاملہ خرید و فروخت کا نہیں ہم سے قیمت ادا نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہم تیری خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ از راہ کرم ہمیں غلے کا پورا تول دیجئے اور ہمیں ضرورت مند سمجھ کر احسان فرمایئے۔ اللہ صدقہ خیرات کرنے والوں کو نیک بدلہ دیتا ہے۔

☆ اپنی پیش کردہ رقم کو حقیر و ناقص کہہ کر پیش کرنا تاکہ عزیز مصر پر ان کی مسکنت اور احتیاج کا حال کھل جائے۔ اب کی بار لہجہ میں اضطرار اور عاجزی قدرتاً زیادہ تھی۔

☆ فقہاء کا کہنا ہے کہ حاجت کے وقت یہ طریقہ جائز ہے۔ اور اس سے اللہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی شکایت کا پہلو نہیں نکلتا ۔ دل ذالك علی جواز اظهار مثل ذالك عندالحاجة اليه وانه لايجرى مجرى الشكوى من الله تعالى (احکام القرآن لجصاص)

☆ صدقہ سے مراد عام صدقہ نہیں ہے ، بلکہ کسی کے معاملہ میں ہمدردانہ غور کرنا بہت زیادہ رعایت برتنا مجازاً صدقہ کے ہی حکم میں ہے ۔

☆ انسان کو دوسرے پر ظلم کرتے وقت سوچ لینا چاہیئے کہ وقت الٹ بھی سکتا ہے ۔ شاہ سے گدا ، اور فقیر سے امیر ہونے میں کوئی دیر نہیں لگتی ، مظلوم کل کو مختار بن سکتا ہے آج کا جابر کل کا مجبور بھی ہوسکتا ہے تلك الايام نداولها بين الناس ۔ اسی لئے زوال نعمت سے محفوظ رہنے کی دعا کرتے رہنا اور اپنے اعمال کی شامت سے اللہ کی پناہ مانگنا مسنون ہے ۔ نبی ﷺ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے اللهم انى اعوذبك من زوال نعمتك وتحول عافيتك و فجأة نقمتك وجميع سخطك اے اللہ میں تجھ سے زوال نعمت کی پناہ مانگتا ہوں ، خیر و عافیت سے شقاوت کی طرف پھر جانے اور اچانک کسی مصیبت کا شکار ہونے اور ہر قسم کی سختی و آزمائش سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ ۔

قرآن کا ایک پرسوز مقام

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کا یہ مقام ایسا ہے کہ جسے پڑھ کر پتھر سے پتھر دل بھی موم ہوجاتا ہے ۔ ہم نے جب بھی اس کی توجہ سے تلاوت کی ، آنکھوں نے آسانی سے آگے نہیں بڑھنے دیا ۔ خاندان نبوت دربار یوسفی میں کس الحاح و زاری سے عرض و معروض کررہا ہے ۔ انہیں اپنے باپ کے دکھ و

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرب کا تذکرہ کرنا یاد نہیں ، بچھڑے بھائی کی واپسی کی طلب نہیں ، باپ کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کا احساس نہیں ، خواہش ہے تو صرف یہ کہ ہمارے اونٹ غلے سے لاد دو ، ہمارا وزن پورا کردو ، ہمیں مالا مال کردو ، رقم کی طرف نہ دیکھو ۔ یہ بھائیوں کی خود غرضی سنگدلی کا کرشمہ ہو تو ہو لیکن قحط سالی اور فقر و فاقہ کی مصیبتیں بھی کم نہیں ہوتیں ۔ محتاجی انسان کی اکڑی ہوئی گردن کو کیسے جھکا دیتی ہے یہ ایک مثال ہے ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا خط پیش کیا جاتا ہے

برادران یوسف کی یہ دلدوز صدا بھی کچھ کم نہ تھی ۔ اس پر حضرت یعقوب علیہ السلام کا خط بھی پیش کردیا گیا ، جسے حضرت یوسف علیہ السلام نے کپکپاتے ہاتھوں سے وصول کیا ، کہ آج عرصہ دراز کے بعد پیارے باپ کے ہاتھوں کی تحریر سامنے تھی ۔ جسے دیکھ کر یوسف علیہ السلام کی آنکھیں دل کے درد کی چغلی کھانے لگیں تو آپ نے شاہانہ وقار برقرار رکھتے ہوئے تخلیہ کا حکم دیا ، تنہائی میں اپنے والد گرامی کے خط کو پرنم آنکھوں کے ساتھ پڑھا ، پرانے زخم اور جدائی کا دکھ پھر تازہ ہوگیا ۔ لیکن صابر نبی اللہ نے کمال ضبط سے کام لیتے ہوئے اپنے بھائیوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا ، خط کی دلسوز تحریر اور بھائیوں کے دلدوز سوال نے رقیق القلب یوسف کو ہلا کر رکھدیا ۔ ان کی کریم النفسی اور پاکیزگی فطرت کیلئے یارائے صبر نہ رہا ۔ ادھر اللہ کی مشیت بھی یہ ہوئی کہ اب صورتحال کھل جانی چاہیئے (ابن کثیر) حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے مزاج کی تمکنت سے خوب واقف تھے ۔ اس لئے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے غیر محسوس طریقے سے انہیں باور کرایا کہ

میں وہی ہوں مومن مبتلا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

﴿ قَالَ هَلْ عَلِمتُم مَا فَعَلتُم بِيُوسُفَ وَاَخِيهِ اِذْاَنتُم جَاهِلُونَ ﴾

''حضرت یوسف نے ان سے فرمایا کیوں بھئی تم جانتے ہو کہ یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ تم نے نادانی میں کیا معاملہ کیا تھا ؟''

کہنے کو تو آپ کہہ گئے ،اور یہ کہے بغیر چارہ نہیں بھی نہ تھا ،کیونکہ مصر پہنچنے کے اسباب کا ذکر کرنا تھا ۔لیکن معاً خیال ہوا کہ اس معاملہ کی یاد میں ان کیلئے سرزنش و خجالت ہے ۔ اس لئے فوراً ایک ایسی بات بھی کہدی کہ بھائیوں کی طرف سے معذرت کا پہلو بھی نکل آئے اور وہ شرمندگی کا بوجھ محسوس نہ کریں ۔

☆ اذ انتم جاهلون ...... جب تم نادان تھے اس طرز تخاطب میں خود ایک حد تک ان مجرموں کی دلجوئی کا پہلو موجود تھا ۔

☆ اذ انتم جاهلون ......علماء نے لکھا ہے کہ ہر معصیت جہالت کی وجہ سے سرزد ہوتی ہے ۔اگر جہالت نہ ہو تو گناہ کرے ہی کیوں ؟ گناہگار انسان کو اپنے گناہ کے جواز کیلئے کوئی نہ کوئی بہانہ سوجھ جاتا ہے۔ یہ بھی تو جہالت ہی ہوتی ہے .کہ کوئی بات نہیں ابھی توبہ کیلئے بڑا وقت پڑا ہے .

☆ اذ انتم جاهلون......سے مراد وہ وحی ربانی کا پورا ہونا بھی ہے جب یوسف کو یہی بھائی کنوئیں میں ڈال رہے تھے تو انہیں کہا گیا تھا کہ ایک وقت آئیگا جب تم ان کو یہ وقت یاد دلاؤ گے ، جب یوسف کو یہ تسلی دی جا رہی تھی تو بھائیوں کو کچھ پتہ نہ چلا ﴿ لتنبئنهم بامرهم هذا وهم لا يشعرون ﴾

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تمہی یوسف ہو؟

﴿ قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنتَ يُوسُفُ قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَهٰذَآ اَخِى قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَآ اِنَّهٗ مَن يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ ○ قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○﴾

''وہ کہنے لگے! کہیں آپ یوسف تو نہیں ہیں؟ کہا! ہاں میں یوسف ہی ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے۔بس اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور وہ ہر اس شخص پر اپنے لطف وکرم کی بارش برساتا ہے۔ جو اس سے تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے۔ بے شک اللہ کریم نیکوکار کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔''

بھائیوں نے جب یہ غیر متوقع بات سنی تو چونک پڑے کہ عزیز مصر، یوسف کا اس طرح ذکر کیوں کر رہا ہے۔ اور جب لب و لہجہ صورت پر غور کیا توصاف نظر آ گیا کہ یہ تو بالکل یوسف ہی ہے۔یعنی وہ اس حیرانی و پریشانی میں تھے کہ ہم عزیز مصر کے دربار میں کھڑے ہیں، اس سے باتیں کر رہے تھے ، اس سے داد وفریاد کر رہے ہیں اور یہ بے محل اور اچانک یوسف کا ذکر کیسا؟ صورت وشکل اور گفتگو کے طرز و انداز کو اب دوسری نظروں سے دیکھا تو یوسف کی شکل نگاہ کے سامنے پھرنے لگ گئی۔ایک دم ان کو خیال آیا اور پچھلے سارے واقعات بجلی کی سی تیزی کے ساتھ ذہن میں گھومنے لگ گئے۔ وہ اپنے حسد کے جذبات، یوسف کا خواب، یوسف اور بنیامین کے ساتھ عداوت، یوسف کو کنوئیں میں پھینکنا اور اپنی ان دونوں بھائیوں کے ساتھ بدسلوکیاں ایک ایک کر کے یاد آ گئیں۔اور ساتھ ہی یہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال بھی ستانے لگا کہ کہیں یوسف کے اس خواب کی تعبیر یہی تو نہیں ہے۔ سمجھ گئے کہ بے شک یہ یوسف ہی ہے۔ مناسب لب ولہجہ سے کہنے لگے۔ یہ باتیں آپ کو کیسے معلوم ہوئیں، کہیں آپ یوسف تو نہیں ہیں؟ کہا! ہاں میں یوسف ہی ہوں اور یہ میرا بھائی بنیامین ہے۔ بس اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور وہ ہر اس شخص پر اپنے لطف وکرم کی بارش برساتا ہے۔ جو اس کا تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے ۔ بے شک اللہ کریم نیکوکار کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔

قرآن نے اس موقع کا سارا مکالمہ صرف دو جملوں میں بیان کر دیا ہے۔ یہی قرآن کا اعجاز ہے ورنہ اس طرح کی منظر کشی صرف دو جملوں میں کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔ سوالیہ اسلوب ان ساری کیفیتوں کو واضح کرنے کیلئے کافی ہے جو برادران یوسف کے ذہن وفکر پر اس وقت طاری ہوگئی تھیں اور اس طرح کے مواقع پر قدرتی طور پر طاری ہو جایا کرتی ہیں۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر وتحمل اور احساس نعمت کا مقام بلند دیکھئے کہ ایک جملہ بھی شوخی وتعلّی کا نہیں کہا، بلکہ غایت درجہ عجز وانکساری کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ جو کچھ بھی ہوا اللہ کے کرم وفضل سے ہوا، انسان کی کیا مجال کہ وہ اپنی حالت بدل سکے۔

☆ نیز فرمایا کہ میں ہی نہیں جو انسان بھی اللہ سے ڈرے اور مصیبت پر صبر کرے اللہ اس کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ زندگی میں عروج حاصل کرنے اور انعامات الٰہیہ کو ممکن بنانے کیلئے بہترین نسخہ بتایا کہ انسان مصیبت کے وقت اللہ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے صبر وثبات کا راستہ اختیار کرے تو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی حسرتیں مسرتوں میں تبدیل ہوسکتی ہیں ، یہ اللہ کا وعدہ ہے ۔

بھائیوں کا اظہار عجز وندامت

جب ہر بات ان پر آشکارا ہوگئی تو بڑی حسرت و ندامت اور احساس خفت سے بولے ﴿قَالُوا تَاللّٰهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ﴾ بے شک اللہ نے تمہیں ہماری نسبت تمہیں عظمت و بزرگی دے رکھی ہے اور تم بزرگی کے اہل بھی ہو ۔ رہے ہم..... تو بہت پاپی ہیں ،خطا کار ہیں ،اور شدت سے اس کا احساس بھی رکھتے ہیں ۔حضرت یوسف نے اپنے بھائیوں کی خستہ حالی اور پشیمانی دیکھی تو آپ کی اخلاقی برتری اور پیغمبرانہ شفقت و رحمت اس کو برداشت نہ کرسکی اور عفو درگزر حلم و کرم کے ساتھ ارشاد فرمایا ۔

﴿قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ﴾

نہیں آج ملامت و ندامت کا دن نہیں، پشیمانی و خجالت کا دن نہیں ، انتقام لینے یا اشتعال و انفعال کا دن نہیں بلکہ آج کا دن بچھڑے ہوؤں کے ملنے اور ٹوٹے ہوئے رشتوں کے جڑنے کا دن ہے ۔عفو و کرم کو ظاہر کرنے ، رنج و غم کو بھلانے اور حسرت و پشیمانی کو مٹانے کا دن ہے ۔ رشتوں کے تقدس و احترام اور لحاظ کا دن ہے ۔ بے فکر ہوجاؤ ! تم پر کوئی سرزنش نہیں ، عیب نہیں ، ملامت نہیں ، میں تم کو سب کچھ معاف کر رہا ہوں ۔ اللہ بھی تمہارا قصور معاف کرے ۔ اور وہ تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیرت یوسفی اور سیرت محمدی میں مماثلت

یاد رہے کہ انبیاء کی برادری اپنی دعوت کے طریق کار اور کردار کے لحاظ سے ایک دوسرے کا آئینہ ہوتی ہے۔ خاص طور پر نبی ﷺ تو تمام انبیاء کی خصوصیتوں اور خوبیوں کے جامع تھے۔ آپ ﷺ صرف حضرت یوسف کے حسن ہی کے نہیں، اخلاق و کردار کا عکس بھی تھے۔ دیکھئے یہی جملہ لاتثریب علیکم الیوم کہ آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں آتا، آقائے دو جہاں ﷺ نے بھی ارشاد فرمایا تھا۔ جب مجرمین مکہ فتح کے دن اسی طرح نظریں جھکائے ہوئے آپ کے سامنے کھڑے تھے، اس جملے کا تاریخ انسانی میں شائد یہی دو مواقع پر برمحل استعمال ہو سکا ہے۔ مکے کے یہ لوگ بھی برادران یوسف کی مثال تھے۔ ان کی طرح ان کا تعلق آپ ؐ سے خونی بھی تھا۔ انہوں نے بھی نبی ﷺ کی اسی طرح درجہ ناشناسی کی، جس طرح برادران یوسف نے کی تھی۔ برادران یوسف کی طرح انہوں نے بھی آپ ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا مگر ان کی تدبیریں بھی الٹ ہوگئیں۔ یوسف علیہ السلام مصر پہنچ کر بام عروج کو پہنچے اور محمد رسول اللہ ﷺ مدینہ پہنچ کر عرب و عجم کی سیادت پر فائز ہوئے۔ غور کرو حالات میں حیران کن یکسانیت نظر آتی ہے۔ اس عروج و زوال کی تاریخ دہرائے جانے کی طرف اشارہ سورہ یوسف کے نزول کے وقت کر دیا گیا تھا مگر نادان اہل مکہ نہ سمجھ سکے لقد کان فی یوسف واخوته آیات للسائلین۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزاں کی رخصتی اور بہار کی آمد

﴿اِذهَبُوا بِقَمِيصِي هٰذَا فَالقُوهُ عَلٰى وَجهِ اَبِي يَأتِ بَصِيرا وَأتُونِي بِأَهلِكُم اَجمَعِينَ﴾

''جاؤ میرا یہ قمیص لیجاؤ اور میرے باپ کی آنکھوں پر ڈالدو۔ ان کی بینائی پلٹ آئیگی۔اورتم سب اہل وعیال سمیت میرے پاس چلے آؤ۔''

حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ کہہ کر ندامت کے احساس سے توجہ ہٹانا چاہی کہ جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا۔ اب ہم سب کو یہ داستان فراموش کر دینی چاہیئے۔ میں اللہ رب العزت کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ بھی تمہارا قصور معاف کردے۔کیونکہ وہی سب سے بڑھ کر رحیم و کریم ہے۔اب تم کنعان واپس جاؤ اور میرا یہ پیراہن لیتے جاؤ اور والد محترم کی آنکھوں پر ڈالو۔ انشا اللہ شمیم یوسف ان کی آنکھوں کو روشن کر دے گی۔ اور تمام خاندان کو مصر لے آؤ کیونکہ یہ قحط ابھی پانچ برس اور رہے گا۔ برادران یوسف کیلئے اس سے بڑھ کرسعادت کی بات کیا ہوسکتی ہے۔ یوسفؑ کو چاہ کنعان میں ڈال کر یعقوب علیہ السلام کے پاس خون آلود پیراہن لانے والوں، جھوٹ اور فریب کے ساتھ باپ کے جگر کو زخمی کرنے والوں کو آج یوسف کا پیراہن لیجانے کا موقع مل رہا ہے تا کہ وہ باپ کے زخموں کا مرہم بنے اور رنج وغم مسرت و شادمانی سے بدل جائے۔ وہی چیز جو کبھی فراق کا پیغام لائی تھی اب وصال کی بشارت بن گئی۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیراہن یوسف علیہ السلام کی خوشبو

﴿ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ اَبُوهُمْ اِنِّى لَاَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُونَ ○ قَالُوا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِى ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ○ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ اَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّى اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُونَ ○ ﴾

ادھر برادران یوسف کا کاروان پیراہن یوسفؑ لیکر چلا، ادھر یعقوب کا دل و دماغ شمیم یوسف سے مہکنے لگ گیا۔ فرمانے لگے" اے خاندان یعقوب اگر تم یہ نہ کہو کہ بڑھاپے کی وجہ سے میں سٹھیا گیا ہوں، تو میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ مجھ کو یوسف کی مہک آرہی ہے عربی شاعر کے بقول

ولقد تهب لی الصبا من ارضها فيلذ مس هبوبها و يطيب

وہ سب کہنے لگے بخدا ...... تم تو اپنے کسی پرانے خبط میں پڑے ہو۔ یعنی اس قدر عرصہ گزر جانے کے بعد بھی یوسف یوسف کی رٹ لگا رکھی ہے۔

زمانہ گزرا یوسف کو بے نشان ہوئے۔

کنعان کا قافلہ بخیریت آ گیا اور برادران یوسف نے حضرت یوسف کے ارشاد کے مطابق ان کا پیراہن یعقوب کی آنکھوں پر ڈال دیا اور ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ تو فرمانے لگے دیکھا میں نہ کہتا تھا کہ میں اللہ کی جانب سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اِنِّى اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُونَ ﴾

☆ تفندون عربی میں کہتے ہیں بڑھاپے میں سٹھیا جانا۔

☆ معلوم ہوتا ہے کہ خاندان یعقوب میں یوسف کے سوا باپ کا قدردان کوئی نہ تھا اسے کہتے ہیں چراغ تلے اندھیرا، تفہیم القرآن کے مصنف مولانا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اس موقع پر اپنے درد دل کا اظہار یوں کیا ''گھر کے چراغ کی روشنی باہر پھیل رہی تھی مگر خود گھر والے اندھیرے میں تھے اور ان کی نگاہ میں وہ ایک ٹھیکرے سے زیادہ کچھ نہ تھے۔ فطرت کی اس ستم ظریفی سے تاریخ کی اکثر و بیشتر بڑی شخصیتوں کو سابقہ پیش آیا ہے۔

مسئلہ علم غیب اور انبیاء کرام

یہاں ایک بات قابل توجہ ہے کہ ابھی قافلہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قمیص لیکر مصر سے چلا اور ادھر سینکڑوں میل کے فاصلے پر حضرت یعقوب اس کی مہک پالیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی یہ خاصیتیں اللہ کی بخشش کا خاص نتیجہ تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب اور جس قدر چاہتا ہے، انہیں کام کرنے کا موقع دیتا تھا۔ دوسری طرف حالت یہ ہے کہ حضرت یوسف کنعان کے کنوئیں میں رات بھر پڑے رہے۔ بعض روایات کے مطابق تین رات کنوئیں میں رہے۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے یہی قول لکھا ہے۔ اس کے علاوہ برسوں مصر رہے، حضرت یعقوب علیہ السلام کو ان کی کبھی خوشبو نہ آئی، مگر اب یکا یک قوت ادراک کی تیزی کا یہ عالم ہوگیا کہ ابھی ان کا قمیص مصر سے چلا ہے اور وہاں ان کی مہک آنا شروع ہوگئی۔

شیخ سعدی کے الفاظ میں کسی نے ایک روشن ضمیر خردمند بوڑھے سے پوچھا جس کا بیٹا گم ہوگیا تھا، کہ کیا وجہ ہے، پیراہن مصر سے چلا تو بو سونگھ لی اور کنعان کے کنوئیں میں خود پیراہن والا پڑا رہا مگر آپ کو خوشبو نہ آئی؟ جواب دیا ہماری مثال اندھیرے میں کوندنے والی برق کی سی ہے۔ جب

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برق چمکتی ہے تو جہاں روشن ہو جاتا ہے اگلے لمحے تاریکی چھا جاتی ہے تو اپنی پاؤں کی پشت بھی نہیں دیکھ سکتے ۔ اسی طرح ہم بھی وحی الٰہی کی روشنی کے محتاج ہوتے ہیں ۔ جب اللہ چاہتا ہے چمک پیدا کر دیتا ہے ۔ نہ بجھانا چاہے تو کنوئیں سے بھی نہ سونگھائے اور چاہے تو سینکڑوں میل سے شمیم یوسف سے مشام جان معطر کر دے ، بس یہ مرضئ مولا ہے ۔

یکے پرسید از گم کردہ فرزند کہ اے روشن پیرے خردمند
ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی چرا در چاہ کنعان نہ دیدی
بگفتا حال من برق جہان است کہ دم پیدا و دیگر دم نہاں است
گہے برطارم اعلی نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

حضرت یعقوب علیہ السلام کو یوسف کے بارے میں کیا فکر تھی؟

جب بھائیوں نے مصری تمدن کی خیرہ کن داستان اور حضرت یوسف علیہ السلام کے عروج اور بادشاہی کے کروفر کی داستان اور شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کی تفصیلات بڑے مزے لے لے کر باپ کو سنائیں ، تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں میں کوئی چمک پیدا نہ ہوئی ۔ انہوں نے پوچھا کہ علی ای دین ترکتہ قال ترکتہ علی الاسلام یوسف نے دین اسلام کے ساتھ وفاداری بھی برابر رکھی ہے یا نہیں ؟ بھائیوں نے جب بتایا کہ وہ تو مقام نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں ، تو حضرت یعقوب نے سجدہ شکر ادا کیا اور جانا کہ منزل مراد مل گئی ہے ۔

کہیا یعقوب سناؤ نہ حاجت کوئی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین برابر رکھیا یوسف ، یا کجھ غلطی ہوئی
کہیا بشیر طریقہ اسدا دین اسلام صفائی
شکر کیتا یعقوب پیغمبر ساری دولت پائی

اس کے برعکس بائبل کے بیان کے مطابق جب یعقوب کو یوسف کے عروج کی داستان بیٹوں نے سنائی تو اس نے مان کر نہ دیا ،اسے یقین نہ آیا ، اس کا دل دھک کر رہ گیا ۔..... جب انہوں نے خاندان کو لانے والی شاہی گاڑیاں دیکھیں ،تب ان کو یقین آیا ۔لیکن اصل پیغمبر کی شان وہی ہے ، جو قرآن نے ذکر کی کہ ان کیلئے صرف ایک بات باعث تسلی تھی کہ ان کی اولاد اسلام پر قائم رہے۔ کہیں اللہ کو چھوڑ کسی اور کی عبادت نہ کرنے لگ جائے ۔ اسلئے آپ نے بوقت وفات ان سے پوچھا میرے بعد تم کس معبود کی عبادت کرو گے ؟ وہ کہنے لگے ہم تیرے اور تیرے آباء و اجداد کے الہ کی عبادت ہی کرینگے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں ﴿ اَم کُنتُم شُھَدآءَ اِذ حَضَرَ یَعقُوبَ المَوتُ اِذ قَالَ لِبَنِیہِ مَا تَعبُدُونَ مِن بَعدِی قَالُوا نَعبُدُ اِلٰھَکَ وَ اِلٰہَ آبَاءِکَ اِبرَاھٖمَ وَاِسمَاعِیلَ وَاِسحٰقَ اِلٰھًا وَاحِدًا وَنَحنُ لَہٗ مُسلِمُونَ﴾ جب انہوں نے دین اسلام پر قائم رہنے اور اللہ کی عبادت پر جمے رہنے کا یقین دلایا تو آپ کو اطمینان ہوگیا ۔ اسلئے آپ کی آخری وصیت بھی آپ کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح یہی تھی ﴿یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصطَفٰی لَکُمُ الدِّینَ فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنتُم مُّسلِمُونَ﴾ اے میرے فرزندو ! اللہ نے تمہیں اپنے دین کیلئے چنا ہے ۔ یادرکھو مرتے دم تک اسی پر قائم رہنا ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ والد گرامی حفظہ اللہ تعالی نے اسی نہج پر کوشش کی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ انہوں نے بھی اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے شروع دن سے ہی وقف کیے رکھا ہے، مدتیں گزریں گھر سے نکلے ہوئے، انہوں نے آج تک کبھی دنیوی ترقیوں کے بارے میں پوچھا نہ کبھی مادی طور پر ہم سے کچھ چاہا، بلکہ ہمیشہ یہی تلقین کی کہ دین کی خدمت میں کوتاہی نہ آنے پائے۔ دین سے ناطہ کمزور نہ ہونے پائے فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُم مُّسْلِمُونَ ۔عملی طور پر ہم نے ساری زندگی اپنے والد کو کبھی پوری رات غفلت سے سوتے نہیں دیکھا یا قرآن کی بلند آواز میں تلاوت کرتے ہوئے سنا جس کی وجہ سے قرآن کی متعدد سورتیں بغیر استاد کے ہمیں حفظ ہوگئی تھیں، یا پھر رات کو پچھلے پہر عربی، فارسی، اردو اور پنجابی کی مناجات و دعوات دہراتے ہوئے سنا ہے۔ مولوی عبدالستار مرحوم کے اشعار بالخصوص مذکورہ بالا اشعار پرسوز لہجہ میں کثرت سے پڑھتے اور ہمیں اکثر سناتے رہتے کہ انہی راہوں کو اللہ نے کامیابی کی راہ کہا ہے۔ انہیں ہی اپنانے کی کوشش کرنا۔ ہمارے گھر کے اسی ماحول کا نتیجہ تھا کہ حضرت یعقوب، یوسف اور ان کے بھائیوں کی باتیں اس طرح معلوم ہوتی تھیں جیسے ہمارے ہی ماحول کی باتیں ہیں اور ابھی ابھی واقع ہوئی ہیں۔ آج جب یہ سطور میں لکھ رہا ہوں تو بچپن کا ماحول شدت سے یاد آرہا ہے اور والدین کیلئے دل سے بے اختیار دعا نکل رہی ہے کہ انہوں نے ہماری تربیت اسی نہج پر کرنے کی سعی کی ہے ایسے زاہد و عابد باپ کا وجود دلیل سعادت ہے۔ آج ہم جو کچھ بھی ہیں اللہ کے فضل، اور والدین کی تمناؤں اور دعاؤں کے باعث، اور جو نہیں ہیں تو اپنی نالائقیوں کے باعث ﴿رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ......رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا﴾

پیراہن یوسف اور خوابوں کی تعبیر کا کردار

قصہ یوسف میں دو باتوں کا کردار بڑا حیران کن رہا ہے ایک تو خوابوں اور ان کی تعبیر کا، کہ اس قصہ کی ابتداء خواب سے ہوتی ہے۔ اور انتہاء اس کی تعبیر سے۔ ساقی سے جیل میں ملاقات وتعارف ہوا تو اس کے خواب کی تعبیر بتانے کی وجہ سے۔ دس سال بعد دربارشاہی میں ساقی حضرت یوسف علیہ السلام کا تذکرہ کرتا ہے تو بھی بادشاہ کے خواب کی تعبیر کے ضمن میں کہ اس کی تعبیر صرف وہی بتلاسکتا ہے اور یہی سبب بنا آپ کے معاملے کی چھان بین اور پھر باعزت رہائی کا۔ پھر بادشاہ کے خواب ہی کی وجہ سے مملکت کا نظم ونسق آپ کے سپرد کردیا گیا تاکہ آپ ممکنہ قحط سے بچنے کی تدابیر بھرپور طریقے سے کریں۔

اور دوسرا اہم کردار پیراہن یوسف کا رہا۔ یہ کرتہ ہی تھا جسے جھوٹا خون لگا دیکھ کر حضرت یعقوبؑ کے ساتھ بیٹوں نے مکاری کی جس کے نتیجے میں ان کی آنکھوں کی بینائی چھن گئی۔ یہ کرتا ہی تھا جو زلیخا کے ہاتھ آیا اور یوسف کی پاکدامنی اور زلیخا کی گناہگاری کا شاہد بنا اور یہ کرتا ہی تھا جو شمیم یوسف لایا اور یعقوب کی نہ صرف بینائی واپس آگئی بلکہ یوسف کے فراق کے اختتام کا پیامبر ثابت بھی ہوا واللہ غالب علی امرہ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادران یوسف کا اظہار ندامت

﴿قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾

خاندان یعقوب کیلئے یہ وقت بہت کٹھن تھا، شرم و ندامت سے سر جھکا کر کہنے کہ اے باپ آپ خدا کی جناب میں ہمارے لئے گناہوں کی مغفرت کیلئے دعا کیجئے کیونکہ اب تو ظاہر ہوچکا ہے کہ ہم سب خطاکار ہیں ۔ حضرت یعقوب نے فرمایا میں عنقریب اپنے رب سے تمہاری مغفرت کی دعا کرونگا ۔ وہ بہت کرم کرنے والا ہے ۔

☆ غور کیجئے برادران یوسف نے مصر میں اپنی خطا کا اعتراف حضرت یوسفؑ کے سامنے کیا ۔ تو اس کے جواب میں یوسف علیہ السلام نے ان کیلئے از خود ہی مغفرت کی دعا کر دی ۔ مگر جب انہوں نے کنعان میں اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے درخواست کی کہ ہمارے لئے اللہ سے معافی طلب کریں تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے امید دلائی ۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے تو بن مانگے ان کیلئے کہدیا تھا یغفر اللہ لکم مگر حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ نہیں کہا بلکہ سوف استغفر لکم کہکر صرف توقع ہی دلائی اس فرق کی وجہ کیا ہے؟ شاید اسلئے کہ ان کی تمام خطاؤں کا معاملہ براہ راست حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام سے بالواسطہ ۔ اسلئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اخلاق کریمانہ کی راہ سے اسی وقت معاف کردیا ۔ مگر حضرت یعقوب علیہ السلام تجربہ کار، محتاط اور پھر باپ تھے اس لئے چاہتے تھے کہ بیٹوں کا امتحان کریں کہ ان کا یہ انفعال اور اظہار ندامت محض وقت

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ہنگامی ہے یا اب انہیں حقیقی ندامت و شرمساری کا احساس ہو چکا ہے؟ اور یہ واقعی اپنی خطا پر صداقت سے نادم ہیں۔ اس لئے بالکل انہیں مایوس نہیں کیا صرف توقع اور امید تک ہی معاملہ چھوڑ دیا۔

بعض علماء نے اس کا ایک سبب اور بھی بتایا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں بوقت تہجد تمہارے لئے دعا کرونگا کیونکہ یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔

عفو و درگزر نبوت کے امتیازات میں سے ہے

ایک عام باپ اور نبی باپ میں یہ فرق ہوتا ہے کہ ایسی سنگدل اولاد کو نہ صرف خود معاف کر دیا، بلکہ ان کیلئے اللہ سے بھی مغفرت مانگی۔ اولاد انسان اللہ سے مانگتا ہے کہ اسے جوانی میں کھلونے اور بڑھاپے میں سہارا ملے۔ لیکن اس قسم کی اولاد جو ساری زندگی باپ کو زخم پہ زخم ہی لگاتی رہی۔ جب باپ کی شام غم ختم ہوئی، راحت ملی تو اولاد کی طرف سے ملنے والی عمر بھر کی کلفتیں ایسے بھلا دیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ بلاشبہ انبیاء کرام علیہم السلام ایسے ہی اخلاق کریمانہ کے مالک ہوتے ہیں۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی شام غم ختم ہوتی ہے

﴿ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ ﴾

"پس حضرت یعقوب اور ان کا خاندان حضرت یوسف کے پاس پہنچے تو یوسف نے والد سے عرض کیا کہ اب آپ اللہ کے فضل سے عزت و احترام اور امن و حفاظت کے ساتھ شہر میں تشریف لے چلیں۔"

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنا سارا خاندان لیکر مصر روانہ ہو گئے۔ اس وقت ان کا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھرانا ستر افراد پر مشتمل تھا جس میں آپ کے بیٹے بہویں اور ان کی اولادیں تھیں ۔ جب حضرت یوسف نے اپنے والد اور خاندان کی آمد کی خبر سنی تو استقبال کیلئے خوب تیاریاں کیں ۔ مصر کی سرحد پر جا کر ان کا بڑا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ حضرت یعقوب نے مدت دراز سے بچھڑے ہوئے لخت جگر کو دیکھا تو سینے سے چمٹا لیا ۔ توریت میں ہے ''یوسف نے اپنی گاڑی تیار کی اور اپنے باپ کے استقبال کیلئے ''جشن'' کی طرف چلا اپنے تئیں اس کے پاس حاضر کیا اور اس کے گلے لپٹا اور دیر تک رویا''۔ باپ بیٹا کی یہ ملاقات پورے تینتیس برس بعد ہوئی ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر اس وقت ایک سو تیس سال تھی اور اس کے بعد سترہ سال آپ مزید زندہ رہے ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی حقیقی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا ۔ آپ کی پرورش سوتیلی ماں اور حقیقی خالہ نے کی تھی ۔ جب یہ مسرت افزا ملاقات ہو چکی ، تو یوسف علیہ السلام نے والد سے عرض کیا کہ اب آپ عزت و احترام اور امن و حفاظت کے ساتھ شہر میں تشریف لے چلیں ادخُلُوا مِصرَ اِن شَاءَ اللّٰہُ آمِنِینَ ﴾

آج مصر تو وہی ہے مگر .....؟

حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ جملہ ادخُلُوا مِصرَ اِن شَاءَ اللّٰہُ آمِنِینَ ﴾ آج بھی قاہرہ ائیر پورٹ پر ایک بینر کی شکل میں آویزاں ہے ۔ مگر صدر ناصر کے دور سے بالخصوص استعمار کی نمائندہ مصری حکومت نے مصر کا یوسفی امتیاز ختم کر کے فرعونیت سے اپنا ناطہ جوڑ رکھا ہے ، اور اس پر انہیں فخر بھی ہے ۔ اس

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اب یہ مصر پیروکاران یوسف کیلئے جائے امن نہیں رہا۔ نومبر ۱۹۹۳ کی ایک شب جب راقم نے مصر میں داخل ہونا چاہا تو عبدالاعلی کو ابوالاعلےٰ سمجھ کر ظالموں نے داخل ہونے سے روکدیا۔ اور وجہ بتائی کہ تم فینڈامینٹل ہو دہشت گرد لگتے ہو کیونکہ تم نے داڑھی رکھی ہوئی ہے اور نماز کی امامت بھی کراتے ہو (جب امیگریشن افسر پاسپورٹ چیک کرنے آیا تو ایئر پورٹ لاؤنج میں دیگر مسافروں کو نماز پڑھا رہا تھا)

رقیبوں نے رپٹ لکھائی جاجاکے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

حضرت یعقوب علیہ السلام کی دو آرزوؤں کی تکمیل

حضرت یعقوب علیہ السلام اور تمام خاندان شاہانہ وقار اور پورے اعزاز کے ساتھ شہر میں داخل ہوئے۔ سارے شہر میں جشن کا سماں تھا۔ حضرت یعقوب کو اگرچہ یوسف کے اسلام پر قائم رہنے اور شرف نبوت سے سرفراز ہونے کی خبر مل چکی تھی۔ اب خود یوسف کی زبانی تصدیق ہوگئی تو حضرت یعقوب علیہ السلام کہنے لگے کہ آج میں نے اپنی زندگی کی دو بڑی آرزوئیں پوری ہوتی دیکھ لی ہیں۔ ایک تو تمہاری ملاقات اوردوسری یہ کہ جب بھی تم سے ملوں اپنے آباء و اجداد کے مذہب پر پاؤں الحمدللہ اللہ نے میری دونوں آرزوئیں ہی پوری کردیں۔

سورج، چاند اور ستاروں کا سجدہ

آفتاب ماہ وانجم ہوگئے وقت سجود

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوت ایمانی سے ہیں مغلوب سب بزم وجود

وَرَفَعَ اَبَوَيهِ عَلَى العَرشِ وَ خَرُّوا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يَاَبَتِ هٰذا تَاوِيلُ رُؤيَايَ مِن قَبلُ قَد جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَد اَحسَنَ بِي اِذ اَخرَجَنِي مِنَ السِّجنِ وَ جَاءَ بِكُم مِّنَ البَدوِ مِن بَعدِ اَن نَّزَغَ الشَّيطٰنُ بَينِي وَ بَينَ اِخوَتِي اِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ العَلِيمُ الحَكِيم ﴾

ان تمام باتوں سے فراغت کے بعد دربار شاہی منعقد کیا گیا، تاکہ مصریوں کا بھی اپنے بزرگ باپ اور خاندان سے تعارف ہوجائے اور تمام اہل دربار ان کی عزت و احترام سے آگاہ ہوجائیں ۔ دربار منعقد ہوا تمام درباری اپنی مقررہ نشستوں پر بیٹھ گئے ۔یوسف کے حکم سے ان کے والدین کو تخت شاہی پر جگہ دی گئی اور باقی تمام خاندان نے حسب مراتب نیچے جگہ پائی ۔ جب یہ سب انتظامات مکمل ہوگئے ، تب یوسف شاہی محل سے نکل کر تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوئے ۔ اس وقت تمام حاضرین نے دستور کے مطابق تعظیم دی جسے دیکھ کر تمام خاندان یوسف نے بھی یہی عمل کیا یہ دیکھ کر حضرت یوسف کو اپنے بچپن کا خواب یاد آیا ۔اور اپنے والد سے کہا!

''ابا جان یہ ہے تعبیر میرے اس خواب کی جو مدت ہوئی میں نے دیکھا تھا۔ جسے آج میرے رب نے سچا کر دکھایا ہے هٰذا تَاوِيلُ رُؤيَايَ مِن قَبلُ قَد جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا اور یہ میرے مالک کا احسان ہے کہ اس نے مجھے قید سے رہائی دی اور تم سب کو صحراء دیہات سے نکال کر میرے پاس پہنچا دیا اور یہ سب کچھ اس کے بعد ہوا کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان اختلاف ڈالدیا تھا ۔بلاشبہ میرا پروردگار ان سب باتوں کیلئے جو وہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہے، بہتر تدبیر کے ساتھ کرنے والا ہے اور وہ علم وحکمت والا ہے

وَقَد اَحسَنَ بِی اِذ اَخرَجَنِی مِنَ السِّجنِ.....الخ

☆ تعبیر کے پورا ہونے کو اللہ کا احسان کہا ۔ یہ ہے نور نبوت کا کرشمہ، ورنہ لوگ ایسے موقع پر اپنے کارناموں کو شمار کرتے ہوئے نہیں تھکتے ۔ بلاشبہ اللہ ہی کی مدد شامل حال ہو تو آدمی اپنی جدوجہد میں سرخرو ہوسکتا ہے۔

☆ اپنے مصائب کا تذکرہ حضرت یوسف نے بھائیوں کے کنوئیں میں ڈالنے سے نہیں کیا ۔ حالانکہ مصائب کا آغاز اسی سے ہوا تھا، بلکہ آپ نے جیل سے رہا ہونے سے بات شروع کی ، کیونکہ کنوئیں کے ذکر سے ان مہربانوں کی سبکی ہوتی تھی ۔ اسلئے فرمایا اللہ کا شکر ہے ،جس نے جیل سے رہائی دی ۔ یوں بھی عروج کا آغاز جیل سے رہا ہونے کے بعد ہوا ورنہ پہلے تو ایک کے بعد دوسری آزمائش ہی آن کھڑی ہوتی تھی ۔

☆ پھر سارے خاندان کی کنعان سے مصر آمد کو بھی اللہ کا احسان قرار دیا کیونکہ کنعان ایک بادیہ تھا، جبکہ مصر تہذیب وتمدن کا گہوارہ تھا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ دیہات کی نسبت شہر کی زندگی اپنی معروف خامیوں کے باوجود بہتر ہے ۔

☆ اب تک ہونے والے جان لیوا حادثات اور تکلیف دہ واقعات کو شیطان کی شرارتوں کی طرف منسوب کردیا ۔ زندگی کے اچھے پہلوؤں کو اللہ کا فضل قرار دینے سے مقصد ایک تو اللہ کا شکر ادا کرنا تھا ، اور دوسرا بھائیوں سے ندامت کا بوجھ ہلکا کرنا تھا ، گویا کہ یہ شیطان کا فتنہ تھا ، جو اس نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان عداوت ڈالدی ، اس طرح زندگی بھر کے مصائب کو بھول جانے اور بھائیوں کے سامنے ایک معمول کی بات باور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرانے کی کوشش کی کہ اس طرح ہوتا رہتا ہے بھائیوں کے درمیان غلط فہمیاں شیطان پیدا کردیا کرتا ہے۔ یہی بات یوسف کا خواب سن کر حضرت یعقوب نے کہی تھی کہ شیطان انسان کا بہت بڑا دشمن ہے ان الشیطان للانسان عدو مبین ﴿

دیکھو عفو و بخشش اور درگزر کا کیسا بلند مقام ہے، علو ہمتی کی کیسی نظیر ہے، پیغمبرانہ خلق کی کیسی عظمت ہے، تحمل و بردباری کا کیا شاندار نمونہ ہے؟ جو دشمنوں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کرسکتا ہے۔ وہ اپنوں کیلئے کتنا رحیم و شفیق ہوگا۔ جس شخص کی سیرت کا یہ حال ہو اس کیلئے فضیلت و بزرگی کا کونسا درجہ اور معیار باقی رہ جاتا ہے۔ بقول شیخ سعدی، اللہ والے دشمنوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرتے ہیں ایک تم ہو کہ اپنوں سے بھی برسر پیکار رہتے ہو، تو یہ بلند مقام کیسے حاصل کرسکتے ہو۔

شنیدم کہ مردان راہ خدا دل دشمناں ہم نہ کردند تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام کہ با دوستانت خلاف است جنگ

مظلومی و بے چارگی کی حالت میں صبر کرلینا بھی بلاشبہ خوبی ہے لیکن طاقت و اختیار رکھتے ہوئے بخش دینا اس سے بھی بڑی بات ہے وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذَالِكَ لَمِن عَزمِ الاُمُور۔ یوسف علیہ السلام کی سیرت میں دونوں عظمتیں جمع ہوگئیں۔ جب بیچارگی تھی تو اف نہ کی اور جب طاقت ملی تو انتقام نہیں لیا بلاشبہ یہ بلند مقام انبیاء اور ان کی اتباع کرنے والوں کا ہی ہے۔ اسی طرح یہ سرگزشت جس خواب سے شروع ہوتی ہے اسی کی تعبیر پر ختم ہوگئی ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سجدہ تعظیمی کی تشریح

دربار یوسفی میں سب کے تعظیم کرنے کیلئے سجدہ کے الفاظ آئے وخروا لہ سجدا کہ وہ یوسف کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ اس لفظ سے بعض لوگوں نے بادشاہوں اور پیروں وغیرہ کو سجدہ تعظیمی کرنے کا جواز پیدا کرنے کی ناروا کوشش کی ہے۔ حالانکہ اول تو یہ سجدہ نماز کی طرح کا سجدہ نہ تھا کیونکہ نماز والا سجدہ بلکہ تعظیمی سجدہ بھی کسی آسمانی شریعت میں جائز نہیں رہا ہے اور جن لوگوں نے کہا ہے کہ پہلی امتوں میں سجدہ تعظیمی جائز تھا انہوں نے بھی غلط کہا ہے۔ سجدے کی نوعیت جو نماز میں ہوتی ہے نہ آج جائز ہے نہ کبھی جائز رہی ہے۔ البتہ تعظیم کی خاطر زمین پر جھکنا، سینے پر ہاتھ رکھ کر تعظیم دینا وغیرہ کا طریقہ بہت قدیم سے جاری ہے۔ جس سے حکمران کی توقیر اور اپنے عجز و انکسار کا اظہار مقصود ہوتا تھا۔ مصر بابل روم، ایران، سلاطین بنی اسرائیل اور ہندوستان سب کے ہاں تعظیم کا یہ طریقہ رائج رہا ہے۔ آج بھی جاپان وغیرہ میں رائج ہے۔ لیکن اسلام نے تعظیم کے ایسے تمام طریقے حرام قرار دے دیئے۔ اور واضح کر دیا کہ انسان کی جبین صرف اللہ ہی کے سامنے جھکائی جاسکتی ہے۔ کسی غیر کے سامنے کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ بلکہ یہ انسانیت کی توہین ہے، تحقیر ہے، تذلیل ہے جبکہ اسلام نے انسانیت کا مقام بلند کیا، اسے فانی انسان اور دیگر مخلوقات کے سامنے جھکنے کی بجائے خالق کائنات کے سامنے جھکنے کا ذوق بخشا۔ صرف سجدہ ہی نہیں کہ جس میں جبین انسانی زمین پر لگتی ہے بلکہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، یعنی قیام کی حالت بنانا، گھٹنوں کے بل جھکنا انہیں رکوع کرنا۔ سجدہ والی کیفیت بھی ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ تعظیم نہیں تقسیم ہے، اللہ کے حق میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ہے۔ تعظیم کی یہ تمام صورتیں ایک اللہ خالق ارض و سموات کیلئے ہیں، کس دوسرے کو ان میں شریک کرنا سخت گناہ ہے۔ اللہ کے ماسوا نبی ہو، ولی ہو، پیر و مرشد جیسی عقیدت والی ہستی ہو، کچھ بھی ہو، کوئی بھی ہو کیسا بھی ہو، انسان ہی ہے، مخلوق ہی ہے، مر کر مٹی میں دفن ہونے والا ہے اور مٹی کی خاصیت نیچے کی طرف جھکنا ہے۔ تعظیم عزت و توقیر محبت و عقیدت بزرگی و دانائی بجا سہی، لیکن کبریائی صرف اللہ ہی کی ہے جس طرح ماں کا اپنا حق ہے، بہن کا ایک خاص مقام ہے، بیٹی کی ایک الگ حیثیت ہے، بیوی کا استحقاق اور طرح کا ہے۔ اسی طرح نبی کا احترام ایک خاص نوعیت رکھتا ہے، بزرگوں اور اولیاء اللہ سے عقیدت کی اپنی حدود ہیں، لیکن تعظیم کے یہ سب طریقے اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں اور غیر اللہ کیلئے حرام۔

اب سوال یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے جو سجدہ تعظیم کیا گیا اس کی نوعیت کیا تھی۔ اگرچہ علماء نے اس کا جواب دیا کہ پہلی امتوں میں سجدہ تعظیمی جائز تھا اس امت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ لیکن مجھے یہ ماننے میں بھی تامل ہے۔ کیونکہ سب انبیاء کی دعوت خالص توحید کی دعوت رہی ہے۔ سجدہ تعظیم جو خالصتاً اللہ کی عبادت کا ایک طریقہ رہا ہے، کیسے دوسروں کیلئے جائز رکھا گیا ہوگا؟ واقعہ پر غور و فکر کرنے سے جو چیز سامنے آتی ہے وہ یہ ہے، کہ جو بادشاہوں کے سامنے تعظیم کیلئے فرشی سلام

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی شریعت میں بھی غیر اللہ کیلئے جائز نہیں رہا۔ بائبل میں ہے کہ بابل کی اسیری کے زمانے میں جب اخسویرس بادشاہ نے ہامان کو اپنا امیر الامراء بنایا اور حکم دیا کہ سب لوگ اس کو سجدہ تعظیمی بجالائیں تو ''مردکی'' نے جو بنی اسرائیل کے اولیاء میں سے تھے یہ حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ تلمود میں اس واقعہ کی شرح کرتے ہوئے اس کی جو تفصیل دی گئی ہے وہ پڑھنے کے لائق ہے۔

'' بادشاہ کے ملازم نے کہا آخر تو ہامان کو سجدہ کیوں نہیں کرتا ہم بھی آدمی ہیں مگر شاہی حکم کی تعمیل کرتے ہیں اس نے جواب دیا تم لوگ نادان ہو۔ کیا ایک فانی انسان جو کل خاک میں مل کر مٹی ہو جانے والا ہے اس قابل ہو سکتا ہے کہ اس کی بڑائی مانی جائے؟ کیا میں اس کو سجدہ کروں جو ایک عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا کل بچہ تھا آج جوان ہے کل بوڑھا ہوگا پرسوں مر جائیگا؟ نہیں میں تو اس ازلی وابدی خدا کے آگے جھکوں گا، جو حی و قیوم ہے، وہ کائنات کا خالق اور حاکم ہے میں تو بس اسی کی تعظیم بجالاؤنگا اور کسی کی نہیں۔'' (تفہیم القرآن)

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ یہ سجدہ محض رواجی قسم کا تعظیمی جھکاؤ تھا، نہ کہ سجدہ نماز ہمارے اس موقف کو مزید تقویت اس چیز سے بھی ملتی ہے کہ حضرت یوسف کا یہ خواب تھا کہ سورج چاند ستارے ان کو سجدہ کر رہے ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ ان سب کا سجدہ انسانوں کی نماز کے سجدے کی صورت تو نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی ہماری طرح پیشانی زمین پر رکھتے ہونگے وغیرہ تو اس سے مقصود اظہار عقیدت ہے جس طرح سورج وغیرہ کا جھکنا سجدہ کہلایا اسی طرح حضرت یوسف کے سامنے تعظیم کے لئے جھکنا سجدہ کہلایا تعظیم یہ کیفیت پہلی امتوں میں جائز رہی ہوگی لیکن اس امت میں تو

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی جائز نہیں ہے ۔ یہ اسلام ہی ہے جس نے خالص توحید ایسا شاندار تصور دیا ہے جس نے انسانیت کا سر فخر سے بلند کر دیا جو لوگ اسلام کے اس عقیدہ کی لذت سے آشنا نہیں ہیں ۔ جنہیں ایک اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کی نعمت میسر نہیں ہے ، ذرا ان کی بیچارگی دیکھو انہیں کئی کئی جگہ سجدے کرنے کی مرض لاحق ہے کبھی کسی لکڑ پتھر دھات کے بنے ہوئے بتوں کے سامنے اور کبھی کسی پیر ، مولوی اور درویش کے سامنے دو زانو ہوتے ہیں ، ان کے پاؤں پر سر رکھنا اور کبھی کسی فوت شدہ کی قبر آستانے اور خانقاہ کی خاک چھاننا پڑتی ہے ۔ وہ جو کل مسجود ملائکہ تھا آج کائنات کی حقیر ترین چیزوں کے سامنے جھک رہا ہے ۔ اس سے بڑھ کر انسانیت کی تذلیل کیا ہو سکتی ہے بقول نفیس خلیلی مرحوم کے ۔

کہیں نخل مرقد کی چھاؤں میں سجدہ
کہیں مرنے والے کے پاؤں میں سجدہ
اشاروں میں سجدہ ، نگاہوں میں سجدہ
یہاں اور وہاں خانقاہوں میں سجدہ
یہ قبہ و قبر پرستی کا پامال سجدہ
یہ مزاروں پہ جا جا کے ہر سال سجدہ

اسی لئے ضروری ہے کہ انسان صرف اللہ کے سامنے سجدہ کرنے کی لذت سے آشنا ہو جائے ۔ نتیجہ کیا ہو گا ؟ ایک دانائے راز کی تعبیر کے مطابق .

یہ ایک سجدہ ، جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اقبال

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاویل الاحادیث کا مفہوم

حضرت یوسف نے اللہ کے احسانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ابا جان یہ ہے، تعبیر میرے اس خواب کی جو میں نے پہلے سے دیکھا تھا۔ جسے اللہ نے سچ کر دکھایا۔ یابت هذا تاویل رؤیای من قبل اس کے علاوہ بھی اس واقعہ کے ضمن میں تاویل رویاء کا ذکر کئی بار آیا ہے۔ تاویل کا مطلب ہے، کسی بات کا نتیجہ معلوم کر لینا۔ تاویل احادیث سے عام طور پر خوابوں کی ہی تعبیر مراد لی جاتی ہے۔ حالانکہ اس سے مراد علم و حکمت دین و دنیا کے مسائل کا فہم و ادراک وغیرہ وہ سب کچھ جس کا سمجھنا کامیابیوں کیلئے ضروری ہو۔ خوابوں کی تعبیر بھی ان کے ضمن میں ہی آجاتی ہے۔ ویسے خوابوں اور ان کی تعبیرات کا حضرت یوسف کی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ جس طرح کہ ہم ذکر کر چکے ہیں۔ لیکن تاویل احادیث کے ضمن میں بھی ہم نے ایک جگہ اشارہ کیا تھا کہ اس سے مراد معاملہ فہمی ہے۔ جو اللہ کی طرف سے انبیاء کو خاص طور پر عنایت ہوتی ہے۔

دیکھئے! حضرت یوسف کنعان کے ایک بدوی قبیلے میں پیدا ہوئے جو صدیوں سے صحرائی زندگی کا عادی تھا۔ جوانی کی حد تک آپ اس ماحول سے وابستہ رہے۔ آپ کو خارجی تعلم و تربیت حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ نہ شہری زندگی کے راہ و رسم سے آشنائی رہی۔ مگر جب آپ تخت مصر کے وارث بنے تو ایسے حکیمانہ اور ماہرانہ انداز سے حکومت چلائی اور ہر قسم کے بحرانوں پر ایسی دانائی اور تدبیر سے قابو پایا کہ عقل و تاریخ انسانی حیران ہوگئی۔ وہ خوفناک

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قحط جو صرف مصر تک ہی محدود نہ تھا۔ بلکہ تاریخ کا ایک ہولناک قحط تھا اس سے نہ صرف اپنی قوم کو محفوظ رکھا بلکہ جہاں جہاں سے کوئی سفر کر کے مصر پہنچ سکتا تھا اسے بھی مالا مال کیا۔ آخر ایسا انسان جو چند سال پہلے صحرائی زندگی سے نکل کر آیا تھا اور کسی کالج یا یونیورسٹی کا طالب علم بن کر نہیں ایک غلام کی حیثیت سے لایا گیا تھا اور جیل میں جو خواب کی تعبیر پھر قحط کی خوفناکی سے بچنے کی تعبیر بتائی تھی۔ جس پر جب اپنے عہد حکومت میں عمل درآمد کیا تو دنیا نے حرف بہ حرف اس تدبیر کی سچائی کو ملاحظہ کیا۔ وہ محض ایک تھیوری ہی نہ تھی، ایک فلسفہ یا صرف زبانی جمع خرچ ہی نہ تھا۔ جس طرح کہ دنیا کے بڑے بڑے سائنسدانوں فلسفیوں اور لفاظی کے بادشاہ داناؤں کا طریق کار رہا ہے۔ یہی فرق ہوتا ہے نبی اور غیر نبی کے علم وفہم، احساس و شعور ادراک اور بصیرت میں۔ آخر سوچو تو کہ اچانک اس نوجوانوں میں اتنا علم وفہم، ذکاء اور دانائی کہاں سے آگئی اور کیسے پیدا ہو گئی؟ قرآن نے اس ساری کیفیت کیلئے تاویل احادیث کا لفظ استعمال کر کے جواب دیا ہے کہ یہ سارا کام ہمارا ہے۔ اگرچہ خوابوں کی سچی تعبیر جان لینا بھی خصائص نبوت کا حصہ ہے۔ مگر اکیلا یہ علم اتنا ممتاز نہیں ہے کہ ایک نبی کا امتیاز ہی قرار دیا جائے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی آخری دعا

﴿ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ أَنتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴾

یہ تمام واقعات ایک عجیب وغریب ترتیب سے وقوع میں آئے اور قدم قدم

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی کرشمہ سازیوں کے بے نظیر مظاہرے پیش آتے رہے تمام آغاز و انجام کے اس حسن خاتمہ کو دیکھ کر یوسف علیہ السلام بے اختیار ہو گئے اور اللہ کی جناب میں شکر و دعا کا اس طرح اظہار کرنے لگ گئے کہ'' اے پروردگار تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی اور واقعات کو پیشگی سمجھ لینے اور نتیجہ نکال لینے کا فہم عطا فرمایا اے ارض و سماء کے خالق تو ہی میرا کارساز ہے ۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تو میرا ولی ہے ۔ جہاں اتنے احسانات فرمائے وہاں ایک اور کرم بھی فرمائیو کہ دنیا سے بوقت رخصت حالت اسلام پر ہی رکھیو ۔ اور ان لوگوں میں شامل کرنا جو تیرے صالح بندے ہیں۔'' حضرت یوسف علیہ السلام کا اعتراف نعمت اور حسن خاتمہ کی دعا کرنا آنجناب کی سیرت پاک کا اہم ترین مقام ہے ، عظمت و کامرانی کے اتنے اونچے منصب پر پہنچ جانے کے باوجود بھی ان کے دل میں یہی آرزو جنم لیتی ہے کہ اطاعت حق تعالیٰ پر ان کا خاتمہ ہو اور ان لوگوں کی رفاقت نصیب ہو ۔ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے صالح بندے ہیں ۔ بلاشبہ انجام بخیر کی دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ دنیا میں حالات اوپر نیچے ہوتے رہتے ہیں لیکن اصل کامرانی حسن خاتمہ ہی ہے ۔

ذرا غور کرو ..... کہ ان چند فقروں سے حضرت والا کی سیرت کیسے نکھر کر سامنے آتی ہے ؟ ایک نوجوان اپنے ہی باپ جائے بھائیوں کے ہاتھوں اغوا ہو کر کنوئیں میں پھینک دیا جاتا ہے ، پھر دو دفعہ فروخت ہوتا ہے ، گناہ سے بچنے کے جرم میں جیل میں ڈالدیا جاتا ہے ، آٹھ دس سال بعد اپنے علم و فہم ، وسعت ظرفی ، حلیمی اور ہمدردی کے جذبات کے باعث جیل سے رہا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجاتا ہے اور فوراً ہی تختِ مصر کا مالک بن جاتا ہے، قحط کی وجہ سے بھائی غلہ لینے کیلئے آجاتے ہیں۔ دو تین بحرانوں کے بعد راز افشا ہوجاتا ہے اور ۳۳ سال بعد باپ سے ملاقات ہوجاتی ہے۔اب جبکہ سارا خاندان اور ملک مصر ان کے سامنے تعظیم بجالا رہا ہے۔ اس وقت عام لوگ ڈینگیں مارنا شروع کردیتے ہیں، شیخی بھگارتے، فخر جتاتے، پرانے نامہربانوں سے شکوے کرتے اور انہیں طعنوں و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں، لیکن خدا پرست انسان کا یہ کردار ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام نے پیش کیا۔ وہ اپنے اقبال کی بلندی کو اللہ کا احسان باور کرتے ہیں۔ جان کے دشمنوں پر کوئی احسان نہیں جتاتے بلکہ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے شیطان کی لگائی ہوئی آگ کو بجھادیا اور اس کی چالوں کو ناکام بنادیا۔ بلکہ جو میرے اور بھائیوں کے درمیان دوری شیطان نے ڈالدی تھی، اس میں بھی اللہ نے میرے لئے خیر پوشیدہ کررکھی تھی۔ یعنی بظاہر شر خیر میں بدل گیا۔اللہ کارساز ہے اس کے بعد خود اللہ کے سامنے دعا کی کہ تو ہی میرا دستگیر ہے، تو نے ہی مجھے یہ عظمتیں بخشیں، جب تک زندہ رکھے ایمان پر رکھنا اور اپنے پسندیدہ طریقہ اسلام پر ہی موت دینا اور موت کے بعد اپنے صالح بندوں میں شامل فرمانا۔

☆ یاد رہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ دعا مانگنا ﴿تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾ کہ اے رب مجھے اسلام پر ہی موت دینا اس بات کی دلیل ہے کہ تمام انبیاء کا دین اسلام ہی رہا ہے۔ ان کی امتیں مسلمان کہلاتی تھیں یہودی عیسائی وغیرہ یہ نام بعد میں رکھے گئے اللہ نے اپنے ماننے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کا صرف ایک ہی نام رکھا ہے یعنی مسلمان ھو سماکم المسلمین من قبل وفی ھذا۔

☆ بعض حضرات نے حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا کے ضمن میں موت کی آرزو کرنے کے جائز و ناجائز ہونے میں طویل و عریض بحثیں کی ہیں۔ حالانکہ اس دعا کا مطلب ہے کہ انبیاء باوجودیکہ وہ مقام عصمت پر فائز ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی ہر آن حفاظت کرتا ہے پھر بھی وہ اس سفر میں ثابت قدمی کے خواہاں ہوتے ہیں کہ جب بھی موت آئے تو حالت ایمان پر آئے۔ نیز وہ دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دیتے ہیں اور صلحاء کی رفاقت انہیں بھلی لگتی ہے۔ یعنی اس دعا سے مراد تمنائے موت نہیں بلکہ موت علی الاسلام کی خواہش ہے۔ حضرت ابن عباس سے بھی یہی تفسیر مروی ہے قال ابن عباس فی روایته عطا یریداذا توفیتنی فتوفنی علی دین الاسلام فھذا طلب لان یجعل الله وفاته علی الاسلام ولیس فیه ما یدل علی انه طلب الوفاة (تفسیر رازی)

بعینہ جیسے نماز جنازہ میں سبھی لوگ دعا کرتے ہیں اللھم من احیته منا فاحیه علی الاسلام ومن توفیته منا فتوفاه علی الاسلام اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسلام پر رکھنا اور جسے موت دے تو ایمان کی حالت میں دینا۔ وہاں کوئی بھی شخص یہ نہیں سمجھتا کہ وہ موت کا سوال کر رہا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص بہت فتنے میں مبتلا ہے تو وہ موت کی اس طرح خواہش کرسکتا ہے کہ اے اللہ اگر موت میرے حق میں بہتر ہے تو مجھے اٹھا لے ان کانت الوفاة خیرالی فتوفنی الیك منها غیر مفتون (بخاری) یعنی تب

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مشیت الٰہیہ کا سوال ہے کیونکہ یہ زندگی بہت بڑی نعمت ہے، جو دوبارہ ہرگز نہیں ملتی ۔ یہ عاقبت کی تیاری کیلئے مہلت ہے، آخرت کی کھیتی ہے ۔ حالات کی تنگی وترشی سے گھبرا کر اس سے جان چھڑانا عام حالات میں محمود نہیں ہے ۔ اللہ سے ہمیشہ عافیت مانگنی چاہئے ۔ امام رازی نے اس مقام پر بہت تفصیل سے دنیا کی بے لذتی اور زود فنائی کو بیان کرنے کے بعد لکھا ہے کہ میرے لئے یہ کیفیتیں حال بن گئی ہیں اور میں مکروہات ومکروہات دنیا سے عاجز آ کر دعائے یوسفی کا کثرت سے ورد کرتا رہتا ہوں ۔

قرآن اور بائبل کے بیان میں فرق

قرآن کریم نے جس جامع انداز میں اس واقعہ کو بیان کیا ہے ۔ قدم قدم پر عبرت ونصیحت ، تقویٰ وتعلق باللہ کا احساس بلند کرداری وژرف نگاہی ، یہ اس کے کلام الٰہی ہونے کی واضح دلیل ہے مگر بائبل اور تلمود میں جہاں متعدد مقامات میں جھول ہے ، وہاں حضرت یوسف علیہ السلام کی اس دعا کا بھی کوئی ذکر نہیں ہے ۔ جس سے ایک تو اس قوم کے جھوٹ کی قلعی کھل جاتی ہے کہ قرآن محمد ﷺ کی تصنیف ہے اور دوسرے یہ کہ قرآن نے یہ واقعات پہلی کتابوں سے لیکر بیان کئے ہیں ۔ اور تیسری یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ خود یہ کتابیں انسانی دست برد کا بڑی فراخدلی سے شکار ہوئی ہیں اسلئے یہ خدائی عہد نامے'' ثقاہت سے خالی ہیں ۔ مگر جس انداز سے قرآن نے واقعات کو بیان کیا ہے ، وہ اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن کریم پہلی ساری کتابوں کیلئے 'مھیمن '' یعنی نگران ہے ، ناقل نہیں ہے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل کی مصر میں آباد کاری

اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام کا تمام خاندان مصر کے ایک خاص علاقے ''جشن'' میں آباد ہوگیا۔ جو دمیاط اور قاھرہ کے درمیان واقع ہے یہ ملک کا بہترین زرخیز علاقہ تھا۔ وہاں انہوں نے کھیتی باڑی کی اور اپنے تہذیب و تمدن کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ اسلام کی تبلیغ بھی جاری رکھی۔ انہیں مصریوں سے الگ آباد کرنے سے حضرت یوسف علیہ السلام کا مقصد یہ تھا کہ بنی اسرائیل اپنی مذہبی زندگی پر قائم رہ کر مصری بت پرستی سے متنفر اور وہاں کی تہذیبی بداخلاقی اور متبذل شہری عادات و خصائل سے محفوظ رہیں گے۔ اور اپنی شجاعانہ و بدویانہ زندگی کو کبھی نہ بھولیں گے۔

حضرت یعقوب اور یوسف کی وفات اور تدفین

﴿ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنتُم مُّسلِمُونَ ﴾

حضرت یعقوب مصر تشریف آوری کے بعد سترہ سال تک زندہ رہے اور ۱۴۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ کی موت کے وقت کا تذکرہ قرآن مجید نے کیا ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد سے عہد لیا کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرینگے اور دین اسلام پر مضبوطی سے جمے رہیں گے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو ہمیشہ یہی فکر رہی کہ میری اولاد اسلام سے دور نہ ہوجائے۔ اور آج اپنے آپ کو ان کی اولاد کے طور پر باور کرانے والی قوم اسلام کے خلاف سازشوں اور مکروہ کردار کی وجہ سے دنیا کی سب لعنتوں اور برائیوں کا سرچشمہ سمجھی جاتی ہے۔ کاش یہ مغضوب وملعون قوم اپنے آباء و اجداد کے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین اسلام کا اتباع کرتی تو آج دنیا امن کا گہوارہ ہوتی ۔ بہرحال حضرت یعقوب کی وفات کے بعد آپ کی نعش کو یوسف علیہ السلام ایک بڑے جنازے کے ساتھ کنعان لے گئے اور وہاں اپنے آبائی قبرستان میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق کی قبور کے ساتھ دفن کر دیا ۔اس کے بعد یوسف علیہ السلام نے اپنی زندگی کا طویل عرصہ مصر ہی میں گزارا ۔ ۸۰ سال تک خود مختار بادشاہ کی حیثیت سے حکومت کی ۔زندگی کے آخر دم تک آپ حکمران ہی رہے ۔اور ۱۱۰ سال کی عمر میں وفات پائی ۔حضرت یوسف علیہ السلام نے وفات سے پہلے اپنے خاندان والوں سے یہ عہد لیا کہ جب بنی اسرائیل دوبارہ آباء واجداد کی سرزمین فلسطین میں واپس ہوں تو میری ہڈیاں وہیں لیجا کر سپرد خاک کر دینا ۔چنانچہ انہوں نے وعدہ کیا اور جب یوسف علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ان کی نعش کو توریت کے بیان کے مطابق خوشبو بھر کر ایک تابوت میں محفوظ کر دیا تقریباً پانچسو سال بعد جب بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی زیر قیادت مصر سے نکلے تو یوسف علیہ السلام کی نعش والے تابوت کو بھی ساتھ لیتے گئے اور آباء واجداد کی سرزمین میں لیجا کر سپرد خاک کر دی ،حموی کہتے ہیں کہ یوسف علیہ السلام کی قبر بلاط میں ہے جو فلسطین کے علاقہ نابلس کا ایک گاؤں ہے یہ قبر ایک درخت کے نیچے ہے ۔

☆ اپنے وطن کی مٹی میں دفن ہونے کی خواہش انبیاء کرام کیلئے بھی جائز ہی رہی ہے ۔اگر یہ محمود نہ ہوتی تو کم از کم طبقہ انبیاء اس کی خواہش نہ پائی جاتی ۔

دور یوسفی کے بعد بنی اسرائیل کی تاریخ: حضرت یوسف علیہ السلام کا خاندان ہونے کی وجہ سے ملک میں ان کی بڑی عزت تھی اور بڑا اثر و رسوخ تھا ۔کیونکہ یہ لوگ بھی عربی تھے اور اس زمانے کے بادشاہوں کا تعلق بھی اصلاً عرب ہی سے تھا ۔پندرھویں صدی قبل مسیح تک یہ لوگ مصر پر قابض رہے اور ان کے زمانے میں ملک کا اقتدار عملاً انہی کے ہاتھ میں رہا ۔سولہویں صدی قبل مسیح مصر میں ایک زبردست قوم پرستی کی تحریک اٹھی تھی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے ہکسوس اقتدار کا تختہ الٹ گیا۔ اڑھائی لاکھ کی تعداد میں عمالقہ ملک سے نکال دیئے گئے ۔ ایک نہایت متعصب قبطی النسل خاندان برسر اقتدار آ گیا، جس نے عمالقہ دور کی تمام یادگاروں کو مٹا دیا ، اور بنی اسرائیل پر مظالم کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا تا آنکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جن کی قیادت میں بنی اسرائیل مصر سے نکل آئے اور جب تقریباً پانچسو سال کے بعد موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو ان کی تعداد تقریباً بیس لاکھ تھی ۔ظاہر ہے ان ستر آدمیوں کی نسل اتنی بڑی تعداد میں نہیں ہوسکتی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے ساتھ فلسطین سے مصر آئے تھے ۔ چونکہ بنی اسرائیل پیغمبروں کی اولاد تھے ان کے قائد حضرت یوسف تھے ۔ پانچسو سال تک اقتدار عملاً انہی کے ہاتھ میں رہا اس طرح انہوں نے اسلام کی تبلیغ بھی کی ،جو اسلام قبول کرتا وہ پوری طرح بنی اسرائیل میں شامل ہوجاتا اور ان کی تہذیب و تمدن اپنا لیتا۔ مصریوں نے ان سب کو بنی اسرائیل ہی کی حیثیت سے باور کیا ۔جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندو مسلمان ہی قرار دیتے ہیں ہندوستانی نہیں ۔ اس تعصب کی بنا پر انہیں الگ وطن پاکستان حاصل کرنا پڑا اس لئے یہ ساری تعداد صرف خاندان یعقوب ہی کی نہ تھی بلکہ ان میں شامل ہونے والے مصری مسلمان بھی تھے ۔اس کی تائید بائبل کے ان اشارات سے بھی ہوتی ہے جن میں بنی اسرائیل کے خروج کی داستان بیان ہوئی ہے ۔

قصہ یوسف کا اختتام

حضرت یوسف کا واقعہ تو اس مقام پر ختم ہوجاتا ہے .اگر قرآن کا مقصد محض قصہ سنانا ہوتا تو وہ ہو چکا لیکن دعائے یوسفی کے بعد مزید دس آیات میں عبرت و نصیحت کی باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں ھم چاہتے ہیں کہ ان دس آیات کے ضمن میں جو عبرت و موعظت کے پہلو ہیں انہیں بھی بیان کردیں تا کہ اس سورت کی تفسیر مکمل ہوجائے ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ یوسف کا تکملہ

ذَالِكَ مِن أَنبَاءِ الغَيبِ نُوحِيهِ إِلَيكَ وَمَا كُنتَ لَدَيهِم إِذ أَجمَعُوا وَهُم يَمكُرُونَ ○ وَمَا أَكثَرُ النَّاسِ وَلَو حَرَصتَ بِمُؤمِنِينَ ○ وَمَا تَسئَلُهُم عَلَيهِ مِن أَجرٍ إِن هُوَ إِلَّا ذِكرٌ لِّلعَالَمِينَ ○ وَكَأَيِّن مِن آيَةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالأَرضِ يَمُرُّونَ عَلَيهَا وَهُم عَنهَا مُعرِضُونَ ○ وَمَا يُؤمِنُ أَكثَرُهُم بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُم مُّشرِكُونَ أَفَأَمِنُوا أَن تَأتِيَهُم غَاشِيَةٌ مِّن عَذَابِ اللّٰهِ أَو تَأتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغتَةً وَهُم لَا يَشعُرُونَ ﴾ چونکہ یہ سورہ یہود کے بتائے ہوئے ایک سوال "کہ بنی اسرائیل کا اصل وطن تو فلسطین تھا یہ مصر کیسے جا پہنچے؟" کے جواب میں اتری تھی. چاہیئے تو یہ تھا کہ جب ان کا ٹھیک ٹھیک جواب نازل کر دیا گیا تو وہ ایمان لے آتے لیکن انہوں نے اعراض و انکار کی پرانی روش اختیار کیے رکھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے یہ سب کی سب غیب کی خبریں ہیں۔ ظاہر ہے ایک تو یہ واقعہ دو ہزار سال پہلے کا ہے۔ دوسرا عرب میں دیگر داستانوں کی طرح یہ واقعہ ہرگز معروف نہ تھا۔ سوائے یہود اہل کتاب کے اسے کوئی نہیں جانتا تھا اس لئے یہود نے آزمائش کیلئے یہ سوال کیا تھا۔ ارشاد ہوا اے نبی نہ تو آپ اس وقت وہاں موجود تھے جب برادران یوسف مکر اور سازشوں میں مصروف تھے اور نہ ہی ہماری وحی کے علاوہ کوئی ذریعہ معلومات آپ کے پاس ہے۔ جس سے آپ ان حقیقتوں کو بیان کریں، سو مخالفین لاجواب بھی ہو جائیں گے۔ مگر ان کی اکثریت ایمان سے محروم ہی رہے گی، خواہ آپ کتنی ہی خواہش رکھیں۔

☆ اس ارشاد کا مقصد نبی ﷺ کو تسلی و تشفی دینا ہے کہ آپ ان کے اعراض و انکار سے ہرگز دلبرداشتہ نہ ہوں آپ کا فرض منصبی پورا ہو چکا۔ آگے ان کا نصیب! ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ پھر فرمایا آپ ان سے کوئی معاوضہ بھی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مانگ رہے اور وہ چیز انہیں دے رہے ہیں جو جہان والوں کیلئے نصیحت ہے، خیر خواہی ہے وَمَا تَسْئَلُهُم عَلَيهِ مِن اَجرٍ اِن هُوَ اِلَّا ذِكرٌ لِّلعَالَمِينَ کہ یہ تو ایک حقیقت ہے جسے یہ لوگ مان نہیں دے رہے۔ یہاں ہم نے تو زمین و آسمان میں سمجھنے والوں کیلئے بے شمار نشانیاں رکھ دی ہیں، جنہیں دن رات یہ لوگ دیکھ رہے ہیں لیکن ایمان نہیں لاتے بلکہ اکثر لوگ اللہ کو مانتے ہیں مگر اللہ کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں۔ ﴿ وَكَأَيِّن مِن آيَةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَالاَرضِ وَمَا يُؤمِنُ اَكثَرُهُم بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُم مُّشرِكُونَ ﴾ یہ شاید اس انتظار میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بلا کی شکل میں انہیں دبوچ لے یا بے خبری میں قیامت کی گھڑی ان پر آوارد ہو ﴿ اَفَاَمِنُوا اَن تَاتِيَهُم غَاشِيَةٌ مِّن عَذَابِ اللّٰهِ اَو تَاتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغتَةً وَهُم لَا يَشعُرُونَ ﴾

عقیدہ توحید عقل و بصیرت کا حامل ہے لیکن آپ ان کے اعراض و انکار کو نہ دیکھیں بلکہ صاف صاف کہدیں کہ تم جس دین کی پیروی کرتے ہو وہ آباء کی اندھی تقلید کا ہے لیکن میں اور میرے پیروکار جس چیز کی طرف دعوت دے رہے یعنی توحید کی طرف وہ ایک جانی بوجھی حقیقت ہے ﴿ قُل هٰذِهِ سَبِيلِي اَدعُو اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَمَا اَنَا مِنَ المُشرِكِينَ ۝

نبی ﷺ کا طریقہ کونسا ہے؟ یہ بات تو طے ہے کہ سبیل الرسول وہی ہے جس میں آپ کی اطاعت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت بے غل وغش پائی جائے۔ یہ راستہ صراط مستقیم ہے۔ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کا راستہ کونسا ہے فرمایا ما انا علیہ و اصحابی جس پر میں اور میرے اصحاب چلیں۔ ظاہر ہے اس وقت امتیوں کی طرف منسوب فرقے تو پیدا نہیں ہوئے تھے۔ اس وقت تو ایک ہی راستہ، طریقہ اور

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب تھا ماانا علیہ و اصحابی والا ۔اور ظاہر ہے یہی آج کے دور میں صرف ایک ہی جماعت کا نصب العین ہے بھلے سے لوگ اسے وہابی کہیں یا غیر مقلد کہیں یا کوئی اور نام دیں حقیقت اپنی جگہ یہی ہے ۔ یہ لوگ اصحاب الحدیث ہمیشہ سے رہے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے جیسا نبی ﷺ نے فرمایا لاتزال طائفة من امتی منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة قال ابن المدینی هم اصحاب الحدیث رواه الترمذی شاہ ولی اللہ دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں واضح کیا کہ آج کے تقلیدی مذاہب چوتھی صدی ہجری کی پیداوار ہیں ۔ورنہ اس دور تک لوگ کتاب وسنت کو ہی رہنما مانتے تھے اور کسی ایک مذہب معین کو قابل اتباع نہ جانتے تھے ان اهل المائة الرابعة لم یکونوا مجتمعین علی التقلید الخالص علی مذهب واحد والتفقه له والحکایة لقوله ۔

کیا اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے؟

عام طور پر یہ بات لوگوں کے ذہنوں میں بٹھائی جا چکی ہے کہ اجتہاد کا دروازہ تو بند ہو چکا ہے اور حق چار مذاہب تک محدود ہے ان میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے ۔ ان چار کے علاوہ کسی راستہ اختیار کرنا گمراہی اور خواہشات کی پیروی کرنا ہے ۔ یہ دعویٰ کوئی معمولی نہیں ہے اگر یہ سچ ہے تو اسے مانے بغیر چارہ نہیں ہے اور اس وقت تک کوئی آدمی مسلمان ہو ہی نہیں سکتا ،جب تک اسے دل و جان سے تسلیم نہ کرے .....لیکن ذرا ٹھہریئے .....سب سے پہلے ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ کیا اتنی بڑی بات ، اہم اصول ، اور دین کا اتنا بڑا ستون کہیں قرآن وحدیث سے ثابت بھی ہے یا محض اختراع ہے؟ اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ بات قرآن سے بھی ثابت نہیں اور نہ ہی حدیث سے بلکہ اس کے برعکس تعلیمات ہمیں ملتی ہیں ۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو ایک ہونے کا حکم دیا کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں اور فرقے فرقے نہ بنیں واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا بلکہ فرقوں سے بچنے کا سختی سے حکم دیا گیا اور یہاں تک کہا گیا کہ جو لوگ فرقہ بندی میں مبتلا ہیں آپ کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ان کے ساتھ تو اللہ ہی نمٹے گا ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعا لست منهم في شئ انما امرهم الى الله ثم ينبئهم بما كانوا يفعلون اور حدیث میں نبی ﷺ نے جو آخری وصیت امت کو فرمائی ان میں کسی قسم کی گروہ بندی کو گمراہی بتا کر واضح کیا گیا کہ حق کا راستہ سچائیوں کا راستہ صرف ایک ہے یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے تھامنا۔ تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله و سنتي (مؤطا) بلکہ حدیث میں تو ان فرقوں کو ٹیڑھے میڑھے راستوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ ان کو چھوڑ کر صرف میرے راستے پر چلو جیسا کہ ابن ماجہ میں ہے نبی ﷺ نے ایک مجلس میں زمین پر ایک لکیر سیدھی کھینچی اور اس کے دائیں بائیں دو دو لکیریں کھینچیں اور پھر درمیان والی لکیر پر انگلی رکھ کر فرمایا یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے اور پھر اس آیت کی تلاوت کی کہ بے شک یہ میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے۔ اسی کے پیچھے لگو اور اس کے علاوہ دوسرے راستوں کے پیچھے مت چلو کیونکہ یہ راستے تمہیں راہ حق سے دور کردیں گے۔ عن جابر قال كنا عندالنبي ﷺ فخط خطا وخط خطين عن يمينه و خط خطين عن يساره ثم وضع يده في الخط الاوسط فقال هذا سبيل الله ثم تلا هذه الآية وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله۔ ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سیدھا راستہ صرف کتاب و سنت کا راستہ ہے باقی سب ٹیڑھے میڑھے راستے ہیں۔ اس لئے ان یہ دعویٰ بلا دلیل اور کتاب و سنت کے خلاف ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے ﴿ وَمَا اَرسَلنَا مِن قَبلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُوحِي اِلَيهِم مِّن اَهلِ القُرىٰ اَفَلَم يَسِيرُوا فِي الاَرضِ فَيَنظُرُوا كَيفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبلِهِم وَلَدَارُ الاٰخِرَةِ خَيرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوا اَفَلَا تَعقِلُونَ ﴾ "اے محمد ﷺ تم سے پہلے جتنے رسول بھی ہم نے بھیجے وہ سب انسان ہی تھے اور انہی بستیوں کے رہنے والوں میں سے تھے اور انہی کی طرف بھی ہم اس طرح وحی بھیجتے رہے۔ کیا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں کہ انہیں پہلی قوموں کا انجام نظر آتا جو ان سے پہلے گزر چکی ہیں یقیناً آخرت کا گھر ان کیلئے زیادہ بہتر ہے جنہوں نے رسولوں کی بات مان کر تقویٰ کی روش اختیار کی کیا اب بھی تم لوگ نہیں سمجھو گے" پھر فرمایا ﴿ حَتّٰى اِذَا استَيئَسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوا اَنَّهُم قَد كُذِبُوا جَاءَهُم نَصرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ وَلَا يُرَدُّ بَاسُنَا عَنِ القَومِ المُجرِمِينَ ﴾ پہلے رسولوں کے ساتھ بھی یہی ہوتا رہا ہے کہ وہ مدتوں نصیحت کرتے رہے اور لوگوں نے سن کر نہ دیا یہاں تک کہ رسول لوگوں سے مایوس ہوگئے اور لوگوں نے بھی سمجھ لیا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا ہے کہ یکا یک ہماری مدد رسولوں کے پاس پہنچ گئی پھر جب ایسا موقع آتا ہے تو ہمارا قاعدہ یہ ہے کہ ہم جسے چاہتے ہیں بچا لیتے ہیں اور مجرم قوم پر سے تو ہمارا عذاب ٹالا نہیں جاسکتا۔ نیز ارشاد ہوا کہ ﴿ لَقَد كَانَ فِي قَصَصِهِم عِبرَةٌ لِّاُولِي الاَلبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفتَرىٰ وَ لٰكِن تَصدِيقَ الَّذِي بَينَ يَدَيهِ وَ تَفصِيلَ كُلِّ شَيءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحمَةً لِّقَومٍ يُّؤمِنُونَ ﴾ گزرے لوگوں کے قصوں میں عبرت ہے، ہوش و خرد رکھنے والوں کیلئے، جو کچھ قرآن میں بیان کیا جارہا ہے، یہ گھڑی ہوئی باتیں نہیں ہیں بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے آئی ہوئی ہیں، یہ انہی کی تصدیق کرتا ہے اور اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور ایمان لانے والوں کیلئے ہدایت و رحمت ہے ۔ صدق الله العظيم۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ یوسف کے کرداروں پر ایک نظر

سورہ یوسف کی تفسیر اللہ کے فضل سے یہاں اختتام پذیر ہوتی ہے ۔ یوں تو ہر آیت کے بعد اس میں بیان شدہ حقائق وعبر اور نصیحت کو ہم نے بیان کرنے کی سعی کی ہے لیکن آخر میں ہم چاہتے ہیں کہ اس سورت میں بیان کردہ تمام کرداروں کو ذہن میں تازہ کریں تاکہ قاری قرآن کے کردار کی تشکیل کیلئے رہنمائی کا کام دیں کیونکہ واقعہ یوسف اہل ایمان کی کردار سازی کیلئے بھی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے ۔ اس میں حضرت یعقوب ، حضرت یوسف ، برادران یوسفؑ اہل قافلہ ، عزیز مصر اور اس کی بیوی ، اس کا چچازاد ، طبقہ امراء کی لیڈیاں ، ساقی اور بادشاہ مصر وغیرہ جن کا کردار کسی نہ کسی شکل میں سامنے آتا ہے۔ قرآن اپنے قاری کے سامنے ان سب کو پیش کر کے ایک خاموش سوال رکھ دیتا ہے کہ دیکھو ان میں سے کس کا کردار تمہیں اچھا لگتا ہے ؟ اس آئینے میں ہر شخص اپنا نفسیاتی تجزیہ اور اپنے کردار کا تعین کرسکتا ہے ۔ ویسے تو ہر واقعہ کو بیان کرنے میں قرآن کے سامنے یہی چیز پیش نظر ہوتی ہے لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب اور بالخصوص قصہ یوسف علیہ السلام میں لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین آیئے اس موضوع پر بھی اختصار سے روشنی ڈالیں ۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا کردار: سب سے پہلے اس واقعہ میں ہمیں حضرت یعقوب علیہ السلام کا کردار نظر آتا ہے۔ آپ وراثت ابراہیمی کے حقیقی وارث ہیں ، صبر وتحمل ، راضی برضا رہنے والے ، اپنا دکھ درد صرف اپنے مولیٰ کے سامنے بیان کرنے والے ہیں۔ یوسف جیسے ہونہار بیٹے کی اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں گمشدگی کی خبر سن کر صبر جمیل کرنے کا اظہار عزم کرتے ہیں ۔ پورے کنبے میں ان کے ساتھ کوئی ہمدردی جتانے والا نہیں ، امید دلانے والا نہیں ۔ اولاد ہے تو نری

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زحمت، گستاخ، بے ادب اور بدخواہ۔ جو کوئی موقع آپ کو ستانے کا، رلانے کا، طعن و طنز کے تیر برسانے کا ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ پہلے سب سے پیارے لختِ جگر کو گم کر دیا۔ پھر اس کے حقیقی بھائی کو چور بنا کر پیش کیا لیکن یعقوب علیہ السلام نے کوئی جزع و فزع یا ماتم نہیں کیا۔ بے صبری کا اظہار نہیں کیا، بلکہ ہمیشہ بیٹوں سے ان کی تمامتر نالائقیوں کے باوجود، نرم لہجے میں بات کی۔ لیکن اپنا شکوہ و دکھڑا صرف اللہ ہی کو سنایا۔ پھر جب یوسف علیہ السلام کی حیات و حکمرانی کی خبر ملی ان کی بادشاہی کا رعب و جلال سنا تو عام باپوں کی طرح اپنی بیباکانہ خوشی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ جب یہ پتہ چلا کہ وہ دین اسلام پر قائم ہے تو جانا کہ مراد پالی۔ اور جب بیٹوں نے اپنی بیباکیوں اور گستاخیوں پر اپنی شرمندگی کا اظہار کیا تو آپ نے ان کے ماضی کی طرف توجہ نہیں دلائی۔ نہ غصے کا اظہار کیا اور نہ ہی انہیں لعن طعن کی بلکہ ان کیلئے اپنے رب سے استغفار کیا۔ مرتے وقت ساری اولاد کو اسلام پر قائم رہنے کی تلقین کی۔ گویا یعقوب علیہ السلام کی زندگی کی ابتداء و انتہاء، راضی برضا رہنا اور دین اسلام پر مضبوطی سے جمے رہنا تھا۔ یہی پہلو آپ کی حیات مبارکہ کا سبق ہے۔ یعنی اسلام اور صرف اسلام یعقوب علیہ السلام انسان تھے، غم و اندوہ اور اندھے مصائب نے ان کے چمن میں برسوں ڈیرہ ڈالے رکھا۔ دل آتش فراق میں پھنک رہا ہے لیکن ان کی روح صبر و یقین سے معمور اور دماغ صبر جمیل سے مخمور ہے۔ غم کو دیکھو تو جان لیوا مگر صبر و ثبات کو دیکھو تو ایمان افزا۔ درد فراق کو دیکھو تو ہوش ربا مگر عزم و استقلال کو دیکھو تو دلربا۔ اگر دل اپنی بے قراریوں میں کمی نہیں کرتا تو دماغ بھی اپنے شیوہ صبر و رضا میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اگر کبھی بے اختیار ہو کر یاأسفا علی یوسف کی آہ نکل بھی جاتی ہے تو کس کے سامنے؟ جس کے سامنے اگر اپنا دکھڑا نہ رکھا جائے تو ناشکرگزاری سمجھی جائے

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکن تغافل ازیں بیشتر کہ می ترسم
گمان برند کہ ایں بندہ بے خداوند است

جناب یوسف کا کردار اس کہانی کے مرکزی کردار حضرت یوسف علیہ السلام ہیں۔ جن کی سیرت کا سب سے بڑا جوہر قوت ایمانی، استقامت، ضبط نفس، صبر و شکر، عفت و شرافت، دیانت و امانت، عفو و درگزر، جذبہ تبلیغ، اعلائے کلمۃ اللہ کا عشق اور اصلاح و تقوی جیسے اخلاق فاضلہ اور صفات کاملہ کا ایک نادر سلسلہ ''سلسلۃ الذھب'' ہے جو ان کی شخصیت کے ہر پہلو سے نظر آرہا ہے۔ آپ کا تعلق خاندان نبوت سے تھا۔ آپ کے آباء واجداد میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین جیسے جلیل القدر انبیاء کرام تھے۔ اتنا عظیم الشان سلسلہ نسب کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔ آغوش نبوت میں پرورش پائی۔ ذاتی نیک نہادی اور فطری پاکیزگی نے جب ایسے لطیف ماحول کو دیکھا تو تمام فضائل و اوصاف چمک اٹھے۔ اور بچپن و جوانی اور کہولت کی زندگی کے تمام گوشے تقوی عفت وصبر و استقامت اور عشق الٰہی کے ایسے روشن مظاہر بن گئے کہ عقل انسانی اس مجموعہ کمالات ہستی کو دیکھ کر محو حیرت ہو جاتی ہے۔ اپنے آباء و اجداد کی طرح راضی برضا رہنا حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت کا سب سے روشن پہلو ہے۔ سترہ برس کے تھے کہ باپ کی آغوش محبت سے جبراً علیحدہ کر کے کنوئیں کی تہہ میں ڈال دیئے گئے مگر آپ نے کوئی بے صبری نہیں دکھائی۔ دو دفعہ برائے فروخت ہوئے، پیش ہو گئے۔ مصر کے ایک عہدیدار نے خریدا، جی جان سے اس کی عزت و ناموس کی حفاظت کی۔ مصر میں بھی غلاموں سے وہی بدترین سلوک ہوتا تھا جو دنیا کی دوسری قوموں کا شیوہ تھا، مگر یوسف نے کچھ اس انداز میں اپنے آپ کو پیش کیا کہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آقا انہیں فرزند کی طرح چاہنے لگا۔ بیوی سے کہا اس کی عزت کرنا ہم اسے بیٹا بنا لیں گے ﴿ اکرمی مثواہ عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدا﴾ یہ راضی برضا رہنے اور استقامت علی الحق کا نتیجہ تھا کہ زلیخا کی بے رہروی اور شہری عورتوں کے جال سے اس احساس کی وجہ سے صاف بچ نکلتے ہیں کہ وہ اپنے مالک حقیقی اور محسن و مربی کے اعتماد کو ٹھیس پہنچانا گوارا نہیں کرتے۔ اس کی امانت میں خیانت نہیں کرنا چاہتے اس خیانت اور معصیت الٰہی سے بچنے کیلئے ان رنگین مگر معصیت سے پُر اور حسن و جمال کے جلوؤں کی بجائے جیل کی کال کوٹھڑیوں کی خلوت کو اختیار کر لینا آسان سمجھتے ہیں ۔جیل پہنچ کر تبلیغ حق کا ایک موقع ملا تو بڑے سلجھے انداز میں توحید کا سبق ذہن نشین کرایا اور جیل کے ساتھیوں کے ساتھ کچھ ایسا پیارا سلوک کیا کہ وہ آپ کی نیکو کاری کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئے ﴿ انا نراك من المحسنین ﴾ پھر اپنے معاملے کی تحقیق کا مطالبہ ساقی کے ذریعے اٹھاتے ہیں۔ وہ شخص سات آٹھ سال تک بھولے رہتا ہے لیکن جب وہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر پوچھنے آتا ہے، تو اس پر اظہار ناراضگی نہیں کرتے، منہ نہیں موڑتے، غصہ نہیں دکھاتے، احسان فراموشی کا طعنہ نہیں دیتے۔ تعبیر بتلانے کی کوئی قیمت نہیں مانگتے بلکہ تعبیر کے ساتھ ساتھ تدبیر بھی بن پوچھے اور بلا معاوضہ بتلا دیتے ہیں یعنی اس کے عوض بھی اپنی رہائی کا سوال تک نہیں کرتے، بلکہ جب رہائی کا پروانہ آتا ہے تو معاملہ کی تحقیق کئے بغیر رہا ہونے سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ احسان شناسی کا معیار دیکھو کہ تحقیق کا مطالبہ کرتے ہوئے امرأۃ العزیز کی بجائے ہاتھ کاٹنے والی عورتوں کا حوالہ دیتے ہیں۔ پھر جب بادشاہ معاملہ صاف کر کے حکومت آپ کے سپرد کرتا ہے تو برسوں جیل جانے کا سبب بننے والوں سے کوئی انتقام نہیں لیتے۔ پھر آپ کا بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک سامنے آتا ہے۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبور و بے اختیار آدمی دشمن کو معاف کردے تو بھی بڑی بات ہے لیکن صاحب اختیار ہو کر حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا بڑی عظیمت کی بات ہے ﴿ولمن صبر وغفر ان ذالك لمن عزم الامور﴾ غرضیکہ پوری سرگزشت دیکھ لو کسی مرحلہ پر بھی غصے، انتقام یا طنز و تحقیر کا اظہار نہیں ملتا بلکہ عفو و درگزر کا شاندار مظاہرہ نظر آتا ہے۔اور جب ماں باپ مل جاتے ہیں بچھڑے ہوؤں سے ملاقات ہوجاتی ہے، حکومت و سلطنت مل جاتی ہے تو حسن خاتمہ کی دعا کرتے ہیں۔ یہ حضرت یوسف علیہ السلام کی سیرت کا وہ روشن ترین پہلو ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔ سیرت کی یہ بلندی، اخلاق کا یہ درجہ، عفو و درگزر کا یہ مظاہرہ، حلم وچشم پوشی کا یہ اظہار ہی آپ کی شخصیت کا حقیقی جوہر ہے۔

برادران یوسف کا کردار: ان کا تعلق بھی خاندان نبوت سے ہے مگر حسد و بغض اور کینہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ ان کے حاسدانہ کردار کی وجہ سے برادران یوسف کی اصطلاح رائج پا گئی جو اپنوں سے دھوکہ کرنے والوں پر بطور پھبتی استعمال کی جاتی ہے۔ کیونکہ انہیں اپنے بھائی یوسف کے عروج واقبال کی بات ہضم نہیں ہوسکی تھی۔ اسے راستے سے ہٹا دینے کیلئے سر جوڑ کر بیٹھتے ہیں اور اس بات کا مشورہ کرتے ہیں کہ اپنے باپ جائے معصوم بھائی کو قتل کردیں تاکہ باپ کی توجہ ہماری طرف ہوجائے یعنی انسانی جذبات کو سمجھنے کی صلاحیت ہے نہ پسندیدگی کے معیار سے شناسائی، ان کا خیال یہ ہے کہ جس پھول سے باپ کے مشام جان معطر ہیں، جس کے جمال سے اس کی آنکھوں میں تروتازگی اور روح میں بالیدگی ہے، اسے ہی مسل دیا جائے، تاکہ وہ ان کانٹوں کو سینے سے لگالے۔ پھر چند وجوہ کی بنا پر اسے قتل کرنے کی بجائے کسی اندھے کنوئیں میں اتار دینے پر متفق ہوجاتے ہیں۔ اپنے دل کے درد، اپنی روح کی علت، اپنی آنکھوں کی جلن، اپنی حیوانی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہشات اور درندگی کے جذبات کی تسکین کیلئے قدم قدم پر جھوٹ کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ پہلے جھوٹ بول کر بھائی کو حاصل کیا ، پھر جھوٹا خون لگا کر ، جھوٹی کہانی گھڑ کر باپ کے زخموں پر نمک پاشی کی ۔ پھر جب بنیامین بھائی پر آفت آئی تو بجائے اس کے کہ اس کا دفاع کرتے ، برسوں پہلے کنوئیں میں پھینک دیئے جانے والے بھائی (یوسف) کو اس کے منہ پر ہی چور گردان ڈالا ۔ پھر باپ کو اس حادثے کی خبر دیتے ہوئے یہ نہیں کہا ہمارے بھائی سے غلطی ہوگئی ہے ۔ کہنے لگے کہ تیرے لاڈلے نے چوری کی ہے ۔ پھر بوڑھے باپ کو اس بات پر سٹھیایا اور از عقل رفتہ کہا کہ وہ درد فراق یوسف میں شدت سے آہ کھینچتے ہیں یعنی باپ کو ، اللہ کے نبی کو ، خاندان نبوت کے اس روشن چراغ کو ، ستانے کا ، رلانے کا اور طعن و تشنیع کے تیروں سے چھلنی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے ۔ جب دربار یوسفی میں ان کی حیثیت سے مطلع ہوتے ہیں ، تو تب یوسف کی عظمت اور اس پر اللہ کے انعام کا اقرار و اعتراف کرتے ہیں ۔ مگر کب ؟ جب یہ اپنا پورا چارہ لگا چکے ، اپنے باپ جائے بھائی کو حوالہ حوادث کر چکے ، باپ کو اندھا کر چکے ، جب پلوں کے نیچے سے کافی پانی بہہ چکا تھا تو پچھتاوے کا کیا فائدہ ؟ برادران یوسف کے اس کردار سے سبق ملتا ہے کہ حسد و بغض کی جلن بہت سنگین ہوتی ہے ، ساری خاندانی عظمتیں راکھ ہو جاتی ہیں ۔ جھوٹ ، مکاری ، عیاری اور فریب جیسی مکروہ بیماریوں کی جڑ یہی حسد کی آگ ہے ۔ اور نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ حاسد کا بنتا کچھ نہیں اور محسود کا بگڑتا کچھ نہیں ۔ حاسد کو سوائے شرمندگی کے کچھ ہاتھ نہیں آتا ، جب کہ محسود کیلئے اللہ تعالیٰ بہت سی راہیں کھول دیتا ہے ﴿ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شی قدرا ﴾

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز یہ کہ خاندان نبوت سے منسلک ہونا سعادت کی بات تب ہے جب عمل بھی اس کے لائق ہو

زلیخا اور دیگر بیگمات کا کردار: پھر زلیخا کا کردار سامنے آتا ہے۔ جس نے یوسف علیہ السلام کو ایک بڑی آزمائش سے دوچار کیا۔ جس جیسی آزمائش کے سامنے بڑے بڑے عابدوں اور زاہدوں کا پتا پانی ہوجاتا ہے۔ حالانکہ یوسف علیہ السلام کے مقابلے میں اس کی حیثیت ایک مالکہ کی تھی بلکہ اس کے خاوند کے بقول ایک ماں کی سی تھی، مگر یہ مالکہ کی بجائے بندی بے دام بن گئی، دشمن عفت و ایمان بن گئی، اس حال میں کہ یوسف اس کے طالب نہیں مطلوب ہیں، حبیب نہیں محبوب ہیں۔ مگر اللہ کی توفیق سے آپ معاذ اللہ کہہ کر معصیت حق تعالیٰ کی راہ سے صاف بچ نکلتے ہیں اس بلند کرداری کی وجہ سے وہ یوسف صدیق وعفیف کہلائے اور یہ اپنے ہی رشتہ دار اور اپنے خاوند کی نگاہ میں مکار ٹھہری اور شہر بھر کی عورتوں میں اس کی وارفتگی کا بڑا مضحکہ خیز چرچا ہوگیا۔ اس کے باوجود اس کی ڈھٹائی بے مثال ہے، سب عورتوں کی موجودگی میں کہہ رہی ہے کہ اگر اس نے میری بات نہ مانی تو اسے میرے غصے و انتقام کا سامنا کرنا پڑیگا ﴿ ولئن لم یفعل ما آمرہ لیسجنن و لیکونن من الصاغرین ﴾ رہی یہ امیرزادیاں جو اتنی منہ چڑھی ہیں کہ ایک مقتدر شخصیت کا محبوب دیکھنے کیلئے کیسے کیسے بہانے تلاش کرتی ہیں۔ اور اس مجلس میں بے خود ہوکر اپنے ہاتھ تک کاٹ لیتی ہیں۔ اس بات کا اعتراف بھی کرتی ہیں کہ عفت و پاکدامنی فرشتوں کی سی معصومیت کا پرتو شمار ہوتی ہے حاش لله ما هذا بشرا ان هذا الا ملك كريم اس کے باوجود وہ کھلم کھلا بے حیائی کو اپنانے کی کوشش کرتی ہیں۔

ساقی کا کردار: ایک کردار ساقی کا سامنے آتا ہے جسے جیل میں حضرت یوسف کی صحبت بھی نصیب ہوئی، توحید کا مدلل وعظ بھی سننے کو ملا لیکن اس نے مان کر نہ دیا، تعبیر کے مطابق اسے رہائی نصیب بھی ہوگئی مگر سات آٹھ سال اس احسان فراموش کو یوسف صدیق کی یاد تک نہیں آئی

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتانے سے مملکت کے تمام کاہن عاجز آ گئے تو اسے یوسف صدیق یاد آئے اور یہاں پہنچ کر اس نے اپنے اس غیر اخلاقی فعل پر معذرت نہیں بلکہ جاتے ہی خواب کی تعبیر پوچھنے لگ گیا۔اس کی کم ظرفی اور یوسف صدیق کی عظمت دونوں ہی غور کے قابل ہیں۔

شاہ مصر کا کردار پھر اس واقعہ میں بادشاہ مصر ولید بن ریان کا ناقابل فراموش کردار بھی سامنے آجاتا ہے۔ جو علم و دانائی، تدبر و فہم کی صلاحیتیں دیکھ کر حضرت کا جی جان سے گرویدہ ہوگیا تھا کیونکہ جوہر شناس انسان تھا۔ جوہر شناسی تو عزیز نے بھی ظاہر کی تھی لیکن اس نے وقت آنے پر اپنی بیگم کا لحاظ و پاس کرتے ہوئے یوسف معصوم کو جیل بھجوادیا۔ اس کے مقابلے میں بادشاہ مصر نے آپ کو صحیح جگہ دی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملک و وطن کا خیر خواہ اور باصلاحیت لوگوں کا قدردان بھی تھا۔ یقیناً اس نے اپنے ملک کو بہت کچھ دیا ہوگا۔لیکن یوسف جیسے خدا پرست حکمران کا تقرر اس بادشاہ کا اپنے ملک کیلئے وہ عطیہ ہے کہ قیامت تک اہل مصر اس کے اس احسان سے سبکدوش نہیں ہوسکتے ایک تفسیری روایت کے مطابق تین لوگوں کی نظریں بہت دور رس اور نتیجہ خیز ثابت ہوئیں۔ ایک تو حضرت شعیب کی بیٹی جس نے مدین کے کنوئیں پر حضرت موسیٰ کی سیرت دیکھ کر باپ کو بتایا کہ یہ آدمی توانا اور دیانتدار ہونے کے باعث آپ کے ہاں مزدوری کرنے کے لائق ہے ﴿ یاابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامیـــن ﴾ دوسرا عزیز مصر، جس نے یوسف کی عادات دیکھ کر بیوی سے کہا، اسے عزت سے رکھنا، بعید نہیں یہ ہمارے لئے مفید ثابت ہو یا ہم اسے بیٹا بنالیں۔ ﴿ اکرمی مثواہ عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ ولدا ﴾ اور تیسرے حضرت ابوبکر صدیقؓ ،جنہوں نے اپنی وفات کے وقت امت کی باگ ڈور حضرت عمرؓ کے سپرد کردی۔ اس خیال سے کہ روئے زمین پر ان سے بہتر کوئی آدمی امت کی کشتی کو سنبھالا دینے والا

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے ۔ تاریخ نے ان تینوں کے انتخاب لاجواب کو سلام کیا ہے ۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو اس فہرست میں دو شخصیتیں اور بھی شامل کی جاسکتی ہیں ۔ ایک امرأۃ فرعون حضرت آسیہ علیہا السلام جنہوں نے فرعون کو قتل موسیٰ سے روکا کہ یہ ہمارے لئے نفع مند ثابت ہوسکتا ہے ممکن ہے اسے ہم بیٹا بنالیں ﴿ لاتقتلوہ عسی ان ینفعنا او نتخذہ ولدا ﴾ اسے ایمان لانے کی وجہ سے جنت مل گئی ﴿ اذ قالت رب ابن لی عندك بیتا فی الجنة اور دوسری شخصیت بادشاہ مصر کی ہے ۔ جس نے خواب کی تعبیر سنتے ہی کہا ، اسے میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا خاص آدمی بنالوں ۔ جب آپ سے گفتگو کی ، تو اور زیادہ متاثر ہو کر کہنے لگا آج آپ کی قدر و منزلت ہماری نگاہوں میں بڑھ گئی ہے اور ہمیں آپ کی امانت و دیانت اور ذہانت و فطانت پر پورا بھروسہ ہے ﴿ ائتونی به استخلصه لنفسی فلما کلمه قال انك الیوم لدینا مکین امین ﴾

وبیداللہ التوفیق

ہم نے اللہ کی توفیق و کرم نوازی سے اس واقعہ کو قرآن کے انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے اپنی رحمت کا حقدار بنائے ۔ فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الزین هداهم الله و اولئك هم اولوالالباب

وصلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و علی آله وصحبه اجمعین

خاکسار

محمد عبدالاعلیٰ بریڈفورڈ برطانیہ یکم جنوری ۱۹۹۷ بمطابق شعبان ۱۴۱۷ھ

اس کتاب کی ابتدا کمپوزنگ جمعرات 29/3/2001 مارچ شروع کی تھی اور اللہ کی توفیق سے منگل کی صبح 3/4/2001 کو لاہور میں مکمل ہوئی ۔

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن و جمال کا چاند

سورۂ یوسفؑ کی منفرد تفسیر

علم و ادب کا حسین شاہ پارہ

اب تک اس موضوع پر لکھی جانے والی سب تفاسیر سے منفرد انداز

پیغمبرانہ وقار اور خانوادہ نبوت کی شایان شان

جس کے مطالعہ سے

☆ روح وجد میں آئے

☆ علم و عمل اور فکر کی دنیا میں انقلاب پیدا ہو جائے

☆ قرآن و احادیث صحیحہ کی روشنی میں سیدنا یوسف علیہ السلام کی وجد آفرین سیرت طیبہ

☆ قرآنی نکات کی خوبصورت توضیح

☆ ایک ایسی تفسیری کاوش جو روح میں سرور اور دل میں نور پیدا کرتی ہے

☆ علماء، خطباء، داعیوں، عامۃ الناس اور اسلامی لٹریچر کے شائقین کے لیے ایک نادر تحفہ

www.pdfbooksfree.pk
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ